بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

ماہنامہ
میمن سماج
اردو۔ گجراتی

بانٹوا میمن جماعت
قیام: 2 جون 1950

دسمبر 2019ء ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ

મેમણ
સમાજ
ગુજરાતી - ઉર્દૂ માસિક

MEMON SAMAJ
Urdu Gujrati Monthly
December 2019, Rabi-ul-Sani 1441 Hijri

تعلیم نسواں کی روح رواں

مادرِ تعلیم

خصوصی اشاعت

بہ موقع 29 ویں برسی

محترمہ حاجیانی خدیجہ ماں مرحومہ

مادرِ تعلیم، بانیٔ رونق اسلام گرلز اسکولز و کالج اور گھریلو دستکاری اسکولز

تاریخ پیدائش: 20 جنوری 1899ء (بانٹوا)

تاریخ وفات: 18 دسمبر 1990ء (کراچی)

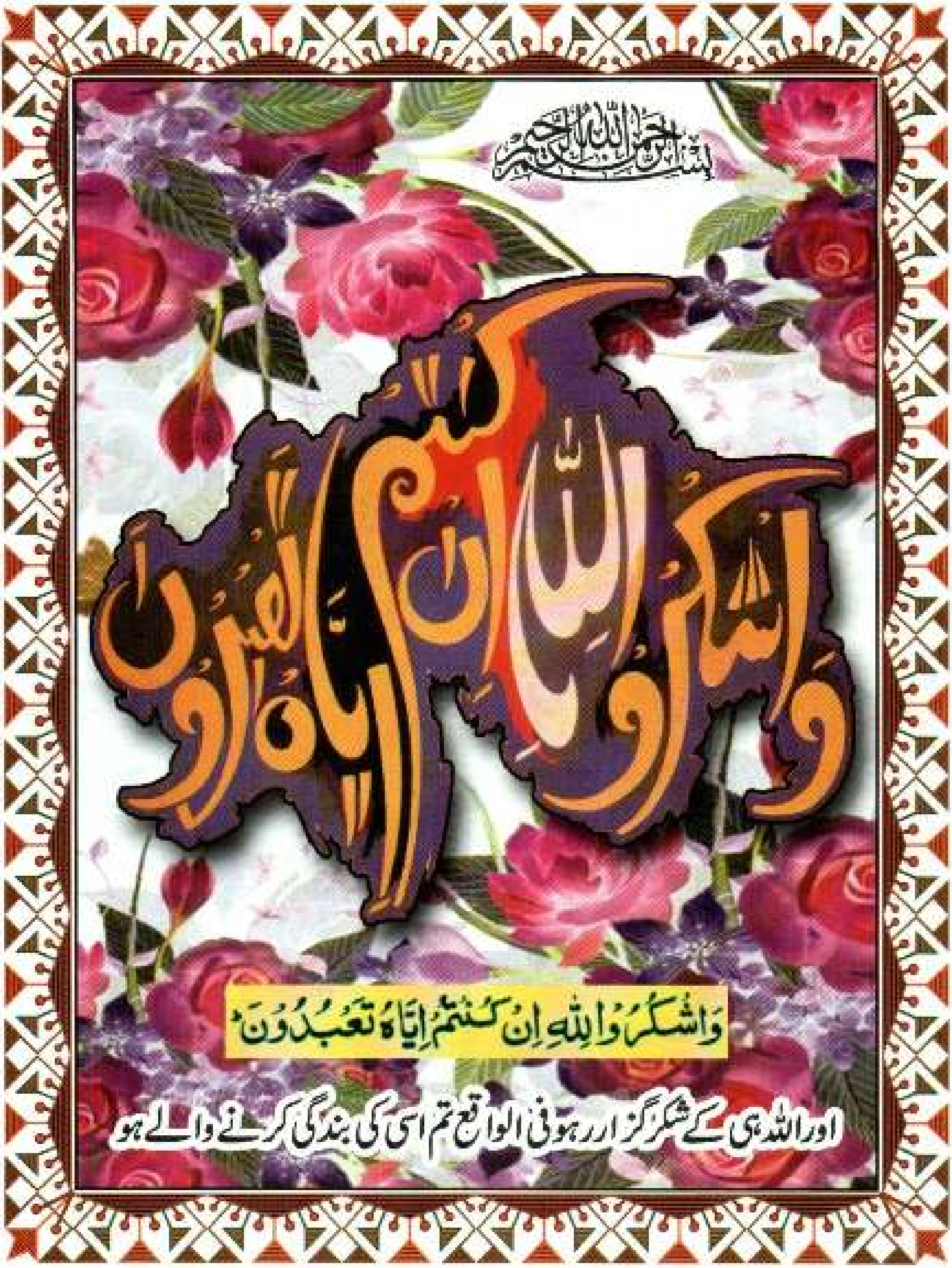
بسم اللہ الرحمن الرحیم
واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون

وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ

اور اللہ ہی کے شکر گزار رہو فی الواقع تم اسی کی بندگی کرنے والے ہو

آیئے ہم سب مل کر کام کریں

برادری سے غربت کا مکمل خاتمہ، معیاری اور اعلیٰ تعلیم کا فروغ،
گھریلو تنازعات کا حل، مجموعی خاشحالی، ہر شعبہ ہائے زندگی میں
تیز رفتار ترقی

ہمارا نصب العین

مذکورہ مقاصد کے حصول اور اپنی برادری کی بہتر خدمت کی خاطر
بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی
سے بھرپور تعاون کیجیے اور ہمارا ساتھ دیجیے

نیک خواہشات کے ساتھ ۔۔ تعاون کے طلب گار
عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین
بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

BMJ

ماہنامہ

میمن سماج

اردو۔ گجراتی کراچی

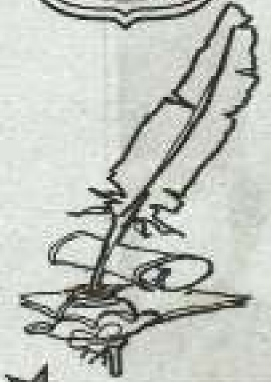

مدیر اعزازی **جناب علی محمد (حاجی بابا) کھانانی**

پبلشر **جناب امتیاز عبدالغفار بدو**

دسمبر 2019

ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ

شمارہ: 12

جلد: 64

فی شمارہ: 50 روپے

- ایک سال کی خریداری (مع ڈاک خرچ): 500 روپے
- پیٹرن (سرپرست) 10,000 روپے
- لائف ممبر: 4000 روپے

32768214
32728397

Website : www.bmjr.net
E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ، ملحقہ نوربائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد [illegible]، کراچی۔

Regd. No. SS-43

Printed at : City Press Ph: 32438437

Save for Pakistan
Invest in Pakistan

"We ... in general and youngmen in particular do not know the value of money. A paisa saved today is two paisa tomorrow, four paisa after that and so on and so forth. Because of our addiction to living beyond means and borrowing money we lost our sovereignty over this Sub-cotinent."

Mohammad Ali Jinnah
Founder of Pakistan
(Ziarat, 1948)

Bank AL Habib Limited
Rishta Bharosay Ka

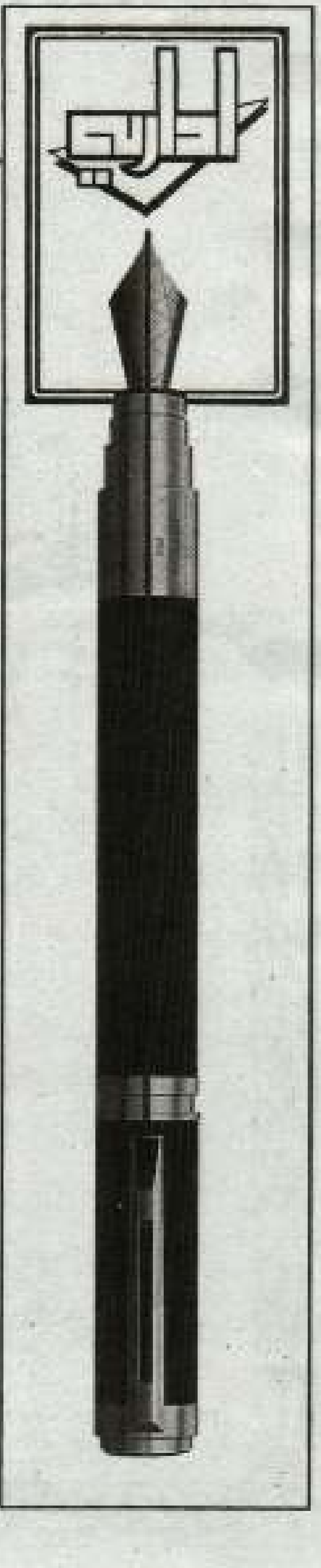

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کا تعلیم نسواں کا سفر

مرحومہ خدیجہ حاجیانی ماں جیسی پر خلوص شخصیات اور ہستیاں صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ مادر تعلیم خدیجہ حاجیانی ماں کو ہم سے جدا ہوئے 29 سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن ان کی کمی بانٹوا میمن جماعت اور میمن برادری میں ہمیشہ محسوس کی جاتی رہے گی۔

مرحومہ خدیجہ حاجیانی ماں نے اپنی پوری زندگی تعلیم کی ترویج و اشاعت میں صرف کردی۔ انہوں نے تعلیم نسواں کے لیے جو روقی اسلام گرلز اسکولوں و کالج کے پودے لگائے تھے وہ تناور درخت بن کر آج مستحکم ہو گئے ہیں۔ محترمہ خدیجہ ماں عظمت کا ایک امتیازی نشان تھیں جس کی روشنی نہ صرف اردگرد بلکہ میلوں، کوسوں تک اندھیرے دور کردیتی ہے۔ مرحومہ کو تعلیم نسواں کے ساتھ مشرقی تہذیب اور اسلامی اقدار سے بے پناہ وابستگی تھی اور بچیوں کی رفتار و گفتار، ان کی شخصیت و کردار میں یہی رچاؤ دیکھنے کی انہیں بڑی آرزو تھی۔

کئی دہائیوں کے درمیان اپنی زندگی بچیوں کی تعلیم کو عام کرنے میں وقف کردی۔ عظیم خاتون، مادر تعلیم کی پیروی کرنا آج کی خواتین کی اولین ضرورت ہے۔ پھر بھی آج ایک اور مادر تعلیم کی ضرورت ہے، جو فروغ تعلیم کے مشن و وژن جاری و ساری رکھ سکے۔ محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں نے روقی اسلام اسکولوں و کالج اور دستکاری اسکول کو قائم کر کے جو ایجوکیشن کو عام کیا یہ بے لوث اور گراں قدر تعلیمی خدمات ہمیشہ امر رہیں گی۔ آپ کے قائم کردہ روقی اسلام گرلز اور کالج نہ صرف شہر کراچی کی بچیوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر کے انہیں تعلیم یافتہ، باشعور اور مفید شہری بنا رہے ہیں بلکہ قوم کی بے شمار بچیاں ان کے طفیل آج زیور تعلیم سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ حاجیانی ماں کی زندگی میمن برادری کی خواتین کے لیے ایک مثالی اور انسانی زندگی کی عظمت کا ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔

اسی طرح بانٹوا میمن برادری کی قابل فخر شخصیت مرحوم سلیمان بھورا کی خدمات کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا جنھوں نے میمن برادری کے نوجوانوں کو تعلیم کی دولت سے مالا مال کیا۔ آپ نے مخیر حضرات کے تعاون سے کئی اسکول کھولے جن میں مدرسہ اسلامیہ نمبر 1 اور 2 اور میمن سیکنڈری اسکول فیڈرل بی ایریا قابل ذکر ہیں۔ علاوہ میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے بانی بابائے تعلیم سر آدم جی حاجی داؤد اور دیگر بے شمار میمن اکابرین کی تعلیمی، سماجی اور فلاحی خدمات روز روشن کی طرح زندہ جاوید

دیا۔

قوم کی بچیوں کی تعلیم و تربیت کے میدان میں حاجیانی ماں کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ وہ اس لائق ہیں کہ انہیں سنہری حروف سے رقم کیا جائے گا۔ ماضی، حال اور مستقبل میں میمن برادری میں تعلیم نسواں کے میدان میں حاجیانی خدیجہ ماں کے حوالے سے سدا یاد رکھی جائیں گی۔

میمن برادری کے بابائے تعلیم سر آدم جی حاجی داؤد نے میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کی داغ بیل ڈال کر برادری کے غیر تعلیم یافتہ افراد کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا تھا اور بابائے تعلیم کا خطاب پایا بالکل اسی طرح حاجیانی خدیجہ ماں نے آل پاکستان میمن ویمن ایجوکیشنل سوسائٹی نے رونق اسلام گرلز اسکولز اور کالج قائم کر کے قوم کی بچیوں کے مستقبل کو سنوار دیا اور مادر تعلیم کا خطاب پایا۔

نیک خواہشات کے ساتھ

علی محمد (حاجی بابا) کھانانی

مدیر اعزازی ماہنامہ میمن سماج کراچی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

زکوٰۃ اور مالی عطیات کے سلسلے میں اپیل

الحمدللہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کی مجموعی کارکردگی آپ کے بہترین تعاون اور کارکنوں کی انتھک کوششوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اگر ہم اپنی جماعت کی کارکردگی کا مختصر سا جائزہ لیں تو ہمیں یہ جان کر خوشی ہوگی کہ پچھلے سالوں میں جماعت نے آپ کے تعاون کی وجہ سے خصوصاً مالی امداد میں کافی اضافہ کیا ہے۔ آپ کی جانب سے دی جانے والی زکوٰۃ اور مالی معاونت کی رقوم برادری کے غریب ضرورت مند بھائیوں اور بہنوں کی شادی مدد، آبادکاری، مالی امداد اور تعلیمی امداد کے سلسلے میں بانٹوا میمن جماعت کو بھجوانے کی گزارش کرتے ہیں۔ آیئے ہم سب مل کر جماعت کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں اور اس ضمن میں ہم آپ سے بھرپور اپیل کرتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں اور امداد کو جاری و ساری رکھنے کے لئے بڑھ چڑھ کر امداد دیں۔ شکریہ

آپ کے تعاون کا طلب گار

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتا: ملحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ نزد رابعہ مینشن کراچی

فون نمبر: 32768214 - 32728397

Website : www.bmjr.net
E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

ان کی باتوں میں گلوں کی خوشبو

☆ جو علم کی راہ میں چلتا ہے، اللہ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے۔ (حضور اکرم ﷺ)

☆ جس پر نصیحت اثر نہ کرے وہ جان لے کہ اس کا دل ایمان سے خالی ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆ جس نے رب کے لئے جھکنا سیکھ لیا وہی علم والا ہے کیونکہ علم کی پہچان عاجزی ہے اور جاہل کی پہچان تکبر ہے۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

☆ دنیا جس کے لئے قید خانہ ہے قبر اس کے لئے آرام گاہ ہے۔

(حضرت عثمان غنیؓ)

☆ رزق کے پیچھے اپنا ایمان خراب مت کرو کیونکہ رزق انسان کو ایسے تلاش کرتا ہے جیسے مرنے والے کو موت۔ (حضرت علیؓ)

☆ مجھے جنت سے زیادہ نماز عزیز ہے کیونکہ جنت میری رضا ہے نماز میرے رب کی رضا ہے۔ (حضرت امام حسینؓ)

☆ موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کی دوا ہے۔

(حضرت عبدالقادر جیلانیؒ)

☆ جو علم دنیا کمانے کے لئے حاصل کرتا ہے علم اسکے قلب میں جگہ نہیں پاتا۔ (امام اعظم ابوحنیفہؒ)

☆ لالچی انسان پوری دنیا کا مالک بھی بن جائے تو بھوکا ہی رہتا ہے اور قناعت کرنے والا ایک روٹی سے بھی سیر ہو جاتا ہے۔

(شیخ سعدیؒ)

☆ عالموں کا سارا کام دو کلمات پر منحصر ہے۔ ایک ملت کی اصلاح اور دوسرا مخلوق کی خدمت۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

☆ جس طرح کمرے کے چھوٹے سوراخوں سے سورج کے طلوع ہونے کا علم ہوتا ہے، اسی طرح انسان کی چھوٹی چھوٹی باتوں سے اس کے کردار کا پتا چلتا ہے۔ (خلیل جبران)

☆ جو شخص اپنے علم کی بنیاد تجربے پر نہیں رکھتا وہ ہمیشہ غلطی کرتا ہے۔

(جابر بن حیان)

☆ یاد رکھو کار خیر انجام دینے میں اجرت، رشوت اور ہدیہ کوئی چیز نہیں۔ (ابن الہیثم)

☆ زندگی ایک پھول ہے اور محبت اس کا شہد۔ (وکٹر ہیوگو)

☆ مصیبتیں بیدار کرنے کے لئے آتی ہیں پریشان کرنے کے لئے نہیں۔ (ٹامسن)

☆ ناکامی کا لفظ مجھے نہیں ڈرا سکتا۔ میں اسے خوب جانتا ہوں، سمجھتا ہوں یہ تو میری کامیابیوں کا زینہ ہے۔ (جارج ایلیٹ)

☆ اچھی کتاب کا مطالعہ دل کو زندہ اور دماغ کو بے داغ رکھتا ہے۔

(شیکسپیئر)

☆ آپ خوش ہوں یا غم زدہ، تکلیف اور مصیبت سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ آپ کے پاس وقت نہ ہو۔ (فرینکلن)

☆ جب لوگ میری ہاں میں ہاں ملا رہے ہوں تو مجھے خیال آتا ہے کہ ضرور مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ (آسکر وائلڈ)

حمد

ثاقب انجان (مرحوم)

حمد ہے اس کی جو ہے خلاق افلاک و زمیں
پالنے والا وہی ہے سب کا رب العالمین

ماورائے قوم و نسل و رنگ ہے سب کا امیں
وہ نہ رب الکافریں تنہا نہ رب المسلمین

مالک جن و ملک پروردگار انس و جاں
خالق ہر ہر زمان و کردگار این و آں

جو سزا کا اور جزا کا آپ خود مختار ہے
اس پہ ہم ایمان رکھتے ہیں تو بیڑہ پار ہے

اے اللہ ہم سب تجھی سے بس اعانت خواہ ہیں
ہم پرستش میں فقط تیری ہی اے اللہ ہیں

ہم کو سیدھی اور سچی راہ کا رہرو بنا
راہ ان کی جن پہ تیرے لطف ہیں حد سے سوا

ان کی راہوں سے بچا جن پر تری دھتکار ہے
ان کی راہوں سے بچا جن پر غضب کی مار ہے

نعت

عبداللہ سوداگر دیوانہ

دیار محمد ﷺ کا، گدا ہوں میں
دنیا کے رشتوں سے، جدا ہوں میں
تمنا ہے میری گنبد خضرا دیکھ لوں
جنت میں جانے کا، وسیلہ چاہتا ہوں میں
تڑپتا ہے دل روضہ مبارک، کے دیدار کو
اک نظر دیکھ لوں، دنیا کو بھول جاؤں میں
یوں تو ہر وقت مدینہ، تصور میں رہتا ہے
لے جائے گی تقدیر، اس امید پہ زندہ ہوں میں
دیکھتے ہی دیکھتے کٹ گئی عمر، ان آنکھوں میں ساری
اللہ کرے ان آنکھوں میں اب، خاک مدینہ لگاؤں میں
در مصطفےٰ ﷺ کا ہے یہ دل دیوانہ
دیوانے دل کو اب، کیسے سمجھاؤں میں
دیار محمد ﷺ کا، گدا ہوں میں
دنیا کے رشتوں سے، جدا ہوں میں

KOHINOOR
KOHINOOR
TEZ
MIXTURE
FAMILY PACK
PREMIUM QUALITY BLEND
KOHINOOR
TEZ
JOSH
JOSH

برسوں کی کاوش اور تحقیق کے نتیجے میں
کوہ نور پیش کرتے ہیں تازگی اور فرحت کا نیا احساس۔

تیز مکسچر چائے۔
جو کہ دنیا کی بہترین چائے کی پتیوں کا ایک منفرد بلینڈ ہے۔

جوش دانے دار۔
اُن لوگوں کے لیے جو چائے کی لذت کا اصل لطف چاہتے ہیں۔

کیونکہ کوہ نور کی نظر میں اپنے کرم فرماؤں کا

اعتماد ہے تو سب کچھ ہے...

Cell # 0334-3062524

KOHINOOR PREMIUM TEA

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

اہلیہ حسن سلوک کی مستحق ہے

تحریر: احمد بتاسی (مرحوم)

بیوی کے شوہر پر لاتعداد حقوق ہیں۔ اس میں اس کے ساتھ ''حسن سلوک'' سب سے اہم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور ان کے ساتھ عمدہ (معاشرتی) طرز عمل کریں۔ ان کے ساتھ اچھا رہن سہن اپنائیں۔''

حضور رحمت للعالمین ﷺ نے اس جہان فانی سے پردہ فرماتے ہوئے آخری وقت میں تین وصیتیں فرمائیں۔ نماز، نماز اور جو تمہاری ملکیت (میں غلام وغیرہ) ہیں انہیں ان کی توانائی (طاقت) سے زیادہ تکلیف نہ دینا۔ عورت کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ اس لئے کہ وہ تمہارے ہاتھوں گرفتار ہیں اور تم نے انہیں (بطور) اللہ کی امانت ساتھ رکھا ہے اور کلمۃ اللہ کے ساتھ ان کی ''شرم گاہیں'' تمہارے لئے حلال ہوئی ہیں۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا: جو اپنی بیوی کی ''بد اخلاقی'' پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اسے حضرت ایوب علیہ السلام کا بوقت امتحان صبر کرنے سے زیادہ اجر دے گا۔ اور جس بیوی نے شوہر کی بد اخلاقی پر صبر کیا، اللہ تعالیٰ اسے فرعون کی بیوی آسیہ کے ثواب کے برابر ثواب عطا کرے گا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''خواتین کے ساتھ حسن سلوک صرف یہی نہیں کہ انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچائیں بلکہ ان کی ایذا و اذیت پر صبر کریں۔ خاتون غصہ کرے تو مرد رواداری سے پیش آئے۔ حضور پاک ﷺ کی اس معاملے میں پیروی کریں۔''

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ حضور پاک ﷺ عورتوں اور بچوں پر سب لوگوں سے زیادہ رحم دل تھے۔ حضرت لقمان فرماتے تھے: ''عقلمند کو چاہیے کہ گھر میں بچے کی مانند رہے (یعنی نرم طبیعت رکھے) اور جب لوگوں میں کوئی کام ہو تو مرد بن کے رہے''۔

احیاء العلوم کیمیائے سعادت میں ہے: ''عورتوں سے خوش خلقی سے پیش آئیں اور خوش خلقی کا مطلب صرف یہ نہیں کہ انہیں تکلیف نہ پہنچائیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی نرم و گرم باتوں اور ناخوش گواری وغیرہ پر صبر سے کام لیا جائے۔''

حدیث شریف ہے: ''عورت کی تخلیق ناتوانی اور پوشیدگی سے ہوئی ہے اس لئے ان کی ناتوانی کا علاج خاموشی ہے۔

حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے ''جو اپنی بیوی کی بدخوئی پر صبر سے کام لے، اسے اتنا ثواب حاصل ہوگا جتنا حضرت ایوب علیہ السلام کو حاصل ہوا تھا جب انہوں نے اپنی مصیبتوں، آفتوں اور بلاؤں کو بے حد صبر سے برداشت کیا تھا۔''

ایک روز امیر المومنینؓ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی سے کہا: ''کتنی گستاخ ہو جو اس طرح جواب دے رہی ہو؟'' بیوی نے جواب دیا: ''ہاں اتم سے حضور پاک ﷺ بہتر ہیں ہے کہ نبی ﷺ ہونے کے باوجود اپنی ازواج کے جواب سن لیتے ہیں (اور صبر سے کام لیتے ہیں)''۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اگر ایسا ہے تو حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر افسوس اگر وہ بھی ایسا کرتی ہوں اور خاکساری و انکساری سے کام نہ لیتی ہوں اور بعد میں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جا کر فرمایا: ''بیٹی!!...... رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہرگز گستاخی نہ کرنا۔''

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ بیوی کے حسن سلوک کے ضابطوں میں سے ایک یہ بھی ہے: ''بیوی کے ساتھ ہنسی مذاق کرتا رہے اور اس کی عقل کے مطابق اس کے ساتھ رہے (اپنی اہلیت اور علم کی دھاک و دھونس سے اسے مرعوب کرنے کا احمقانہ پن نہ کریں)۔ بیوی کو روٹی کپڑا، نان و نفقہ اور اشیائے ضرورت مہیا کرے۔ اس کی فضیلت صدقہ سے زیادہ ہے۔ بیوی کو خستہ حالی میں نہ رکھا جائے۔''

حضور پاک ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ''ایک دینار کسی غازی (مجاہد) کو بوقت جہاد دیا جائے اور ایک دینار ایسے غلام کو دیا جائے جس سے وہ آزاد ہو رہا ہو اور ایک دینار کسی مسکین کو دیا جائے اور ایک دینار بیوی و بچوں کے نان نفقہ پر خرچ کیا جائے تو ان چاروں دیناروں میں سے ثواب کے حساب سے وہ دینار زیادہ افضل ہے جو بیوی و بچوں کے لئے خرچ کیا جائے۔''

* * *

آپ کے تعاون کے بغیر سماج میں غلط رسم و رواج کے
خاتمے کے لیے جماعت کی کوششیں
کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتیں

وہ آج بھی ہم سب کے دلوں میں زندہ ہیں

جناب محمد حنیف حاجی قاسم مچھیارا کھانانی
صدر

جناب محمد حنیف حاجی قاسم مچھیارا کھانانی

صدر بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کو اس دنیا سے رخصت ہوئے کم و بیش تین دہائیاں گزر چکی ہیں۔ مرحومہ 18 دسمبر 1990ء کو جبکہ وہ اپنی عمر عزیز کی 91 برس میں اپنے خالق حقیقی سے جاملیں اور اس طرح حاجیانی ماں کی زندگی کا وہ سفر اپنے اختتام کو پہنچا جو 20 جنوری 1899ء کو بانٹوا میں شروع ہوا تھا۔ وہ اس شہر میں حاجی احمد بلوانی (اکولی) کے گھر پیدا ہوئی تھیں۔

حاجی احمد بلوانی (اکولی) ملازمت کے سلسلے میں بمبئی میں رہتے تھے جہاں حاجیانی ماں نے پڑوسیوں سے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی اور تھوڑی بہت اردو بھی پڑھی تھی۔ یہ ان کی مجموعی تعلیم تھی جس کے سرمائے کی بنیاد پر انہوں نے اپنی پوری زندگی گزار دی تھی اور پاکستان آنے کے بعد تو انہوں نے اپنی برادری کی بچیوں میں تعلیم کا شوق اجاگر کرنے کے لیے اپنی پوری زندگی وقف کردی تھی وہ صرف تیرہ یا چودہ برس کی تھیں کہ ان کی شادی کردی گئی مگر شادی کے صرف چھ سال بعد ان کے شوہر حاجی سلیمان حاجی غنی موٹن بھی انتقال کر گئے۔ اس کے کچھ عرصے بعد ان کی بڑی بیٹی بھی دنیا سے رخصت ہوگئی۔ اب ان کا کوئی بھی بچہ زندہ نہیں تھا شوہر پہلے ہی اللہ تعالی کو پیارے ہو چکے تھے۔ بچے بھی زندہ نہ رہ سکے اور محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں اس بھری دنیا میں بالکل تنہا رہ گئیں۔ مگر انہوں نے اس دکھ کو اپنی زندگی کا روگ نہ بنایا بلکہ دوسرے بچوں پر توجہ دینی شروع کردی۔ رونق اسلام اسکولز اور گرلز کالج انہی کے بے مثال کارنامے ہیں جن کی وجہ سے بانٹوا میمن برادری، میمن برادری اور کراچی کی بچیوں میں علم کے چراغ روشن ہوئے اور خاص طور سے لڑکیوں میں علم کے اجالے پھیل گئے۔

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کو دیکھ کر اور ان کے کام کرنے کے انداز کو دیکھ کر کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ بہت معمولی پڑھی لکھی ہیں مگر انہوں نے اپنی اس کمی کو اس طرح دور کیا کہ پوری برادری کی بچیوں کو تعلیم یافتہ اور باشعور بنانے کا عزم کیا اور ان بچیوں کو زیور تعلیم سے کچھ طرح آراستہ کیا کہ بعد میں یہ تعلیم یافتہ بچیاں اپنی برادری اور اپنے والدین کے لیے نئی طاقت اور نئی امید بن گئیں۔ حاجیانی صاحبہ جس کام کے لیے اس دنیا میں تشریف لائی تھیں وہ انجام دینے کے بعد لگ بھگ نوے سال کی عمر میں واپس اللہ تعالی کی بارگاہ میں چلی گئیں۔ مگر ایسا لگتا ہے جیسے وہ آج بھی ہمارے درمیان موجود ہیں۔ ویسے بھی علم کے چراغ روشن کرنے والے تو دنیا سے کبھی نہیں جاتے اور اپنے چاہنے والوں کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ چنانچہ حاجیانی صاحبہ آج بھی ہمارے دلوں میں زندہ ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ اللہ تعالی ان کی روح کو خوشیاں اور سرشاری نصیب فرمائے۔ آمین

محترمہ خدیجہ حاجیانی کو ہم انہیں کبھی نہیں بھول سکیں گے

جناب محمد سلیم محمد صدیق بکیا سینئر نائب صدر اول

جناب محمد سلیم محمد صدیق بکیا
سینئر نائب صدر اول بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن برادری کی تاریخ میں محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کی گراں قدر تعلیمی خدمات ہمیشہ یاد رہیں گی۔ محترمہ خدیجہ بائی حاجیانی ماں ہم سے 18 دسمبر 1990ء کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جدا ہوگئی تھیں۔ بے شک وہ جسمانی طور پر ہم سے ضرور الگ ہوئیں مگر عملی طور پر وہ ہمارے درمیان آج بھی موجود ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ حاجیانی ماں ایک ایسی شفیق اور ملنسار ہستی تھیں جو ہم سے کبھی دور نہیں ہوسکیں گی اور نہ ہی وہ اپنی قائم کردہ تعلیمی درس گاہوں، رونق اسلام اسکولوں اور کالجز کی یادوں سے دور بھلائی جاسکیں گی۔ وہ ہم میں اور ہمارے اداروں میں ہمارے درمیان ہمیشہ زندہ و جاوید رہیں گی۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی ہمارے لیے بے شمار تعلیمی ادارے اور درس گاہوں کو قائم کرکے میمن اور بانٹوا میمن برادری کا مان بھی بڑھایا تھا اور بچیوں کے لیے تعلیم حاصل کرنے کے بھرپور مواقع بھی فراہم کیے تھے۔ انہوں نے جیسے جیسے رونق اسلام گرلز اسکول اور کالج قائم کیے ویسے ویسے علم کی روشنی ہر طرف پھیلتی چلی گئی۔

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں نے اہل کراچی کے لیے بالعموم اور بانٹوا میمن برادری کے لیے بالخصوص ایسے ایسے تعلیمی ادارے قائم کیے تھے جنھوں نے بعد میں جاکر ان کے لیے علم حاصل کرنے کے ایسے ایسے دروازے کھولے کہ ان کی وجہ سے ان کے لیے تعلیم کی راہیں روشن ہوتی چلی گئیں۔ محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کی تعلیمی خدمات اس شہر قائد کے لیے روز روشن کی طرح عیاں ہیں، آپ نے خاص طور سے بانٹوا میمن برادری کی خواتین میں تعلیم نسواں کی وہ روح پھونکی اور اپنی برادری کی بچیوں کو جس طرح تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا، وہ تاریخ کا حصہ ہے۔ محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں لڑکیوں کی تعلیم میں خصوصی دلچسپی لیتی تھیں۔ ان کی سپرد اس مدرسے کا انتظام کردیا گیا جو لڑکیوں کے لیے مخصوص تھا۔ اس عہدے پر فائز ہونے کے بعد حاجیانی ماں نے بڑی زبردست پرفارمنس دکھائی اور بچیوں کے لیے رونق اسلام گرلز اسکولز قائم کیں اور دل و جان سے اپنے ذمے لگائے گئے کاموں کو انجام دیا۔ حالانکہ محترمہ کو اسکول کے چلانے کا کوئی عملی تجربہ نہیں تھا مگر پھر بھی انہوں نے اپنی ذاتی صلاحیت سے کام لیتے ہوئے رونق اسلام گرلز اسکولوں کو چلایا تو لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کی وجہ سے وہ اسکولز فوراً ہی چل پڑے اور جلد ہی ترقی کی منازل بھی طے کرنے لگے جس پر ہر طرف ان کی تعریف و توصیف کے چرچے ہونے لگے اور وہ یعنی محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں جلد ہی شہرت کی بلندیوں تک جاپہنچیں۔ مگر آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں البتہ ان کے پڑھائے گئے پیار و محبت کے درس ہمیں آج بھی یاد ہیں اور ہم سے ہر ایک کہتے ہیں: ''ہم انہیں کبھی نہیں بھول سکیں گے۔''

محترمہ خدیجہ حاجیانی اور تعلیم نسواں

جناب نجیب عبدالعزیز بالاگام والا

سینئر نائب صدر دوم بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

جناب نجیب عبدالعزیز بالاگام والا سینئر نائب صدر دوم

ایک تاریخی صداقت اور حقیقی سچائی یہ ہے کہ محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں صاحبہ ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جدا ہو چکی ہیں۔ وہ بظاہر تو 90 سال کی عمر میں یعنی 18 دسمبر 1990ء کو ہم سے رخصت ہوئی تھیں مگر ہمیں آج بھی اس تلخ حقیقت پر یقین نہیں آتا کہ وہ اس فانی دنیا سے جا چکی ہیں۔ اس موقع پر ہمارے ذہنوں میں ان کی یاد اور باتیں ان کی یاد دلا رہی ہیں۔ انہوں نے قوم کی بچیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔ کیونکہ نیک لوگ بھی اپنے کام سے پیچھے نہیں ہٹتے اور نہ ہی وہ اس کام کو کرنے سے رکتے ہیں جس کو کرنے کی ہدایت اور توفیق اپنے رب کی جانب سے ملتی ہے۔ محترمہ خدیجہ حاجیانی نے اپنے وسائل اور مخیر حضرات کے تعاون سے اپنی پر خلوص ساتھی خواتین کے ساتھ مل کر علم کی دنیا اور علم کی تاریخ میں جو کارنامہ انجام دیا ہے وہ پاکستان میں، کراچی کے عوام کو ان کی تعلیمی خدمات کی یاد دلاتا رہے گا۔

چنانچہ ثابت ہوا کہ حاجیانی صاحبہ ایک روشن اور چمکتا ہوا ستارہ بن کر اپنے رب کی خوشنودی اور رضا کی خاطر اپنے ذمے لگائے گئے کاموں میں ہمیشہ مصروف رہیں بہر حال خدیجہ حاجیانی ماں کی تعلیم نسواں کا پودا اور رونق اسلام اسکولوں کی خدمات کا سلسلہ جاری ہے اور روحانی انداز میں ہمیشہ ہی جاری رہے گا۔ ہم سب اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ محترمہ خدیجہ حاجیانی نے بہت ہی معمولی سی واجبی اور برائے نام تعلیم حاصل کی تھی مگر اس صورت میں بھی انہوں نے اپنی برادری میں جس عزت و ہمت کے ساتھ علم کے چراغ روشن کیے اور علمی دیپ جلائے بلاشبہ یہ انہی کی ہمت تھی۔ وہ واقعی بہت باہمت خاتون تھیں جنھوں نے اپنوں سے محروم ہونے کے بعد یعنی اپنے شوہر اور اپنی اولادوں سے محروم ہونے کے بعد بھی خود کو ایک فولادی چٹان بنا لیا تھا اور جس طرح رونق اسلام گرلز اسکول اور رونق اسلام گرلز کالج قائم کر کے برادری کی بچیوں کو تعلیم یافتہ اور باشعور بنانے کے بعد ساری دنیا کو یہ درس دیا کہ اگر قدرت نے مجھ سے میری اپنی بچی جدا ہوگئی تو کیا ہوا؟ قوم اور برادری کی بچیاں بھی تو میری ہی بچیاں اور میری ہی بیٹیاں ہیں۔

میں ان کے سروں پر ہاتھ رکھوں گی، ان کی تعلیم و تربیت کروں گی اور انہیں اس دنیا میں جینے کے قابل بنا کر انہیں حوصلہ دوں گی کہ میرے رب نے میرے ذمے یہی ڈیوٹی لگائی ہے اور میں اس فرض کو پورا کروں گی۔ چنانچہ اپنے اس فرض کو پورا کرنے کے بعد خدیجہ حاجیانی ماں 18 دسمبر 1990ء کو اس دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دار الفانی سے کوچ کر گئیں مگر جاتے جاتے ساری دنیا کو امن، محبت اور پیار کا یہ درس دے گئیں کہ دوسروں کے بچوں اور بچیوں کی سرپرستی کرنا، ان کے سر پر شفقت اور پیار سے ہاتھ رکھنا بھی عبادت ہے۔

رہبر تعلیم نسواں محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کی تعلیمی خدمات نہیں بھلائی جاسکتیں

جناب انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا اعزازی جنرل سیکریٹری

جناب انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں نے برادری کی بچیوں میں علم کی شمع روشن کی جو آج تک رونق اسلام گرلز اسکولوں اور رونق اسلام گرلز ڈگری کالج اور دستکاری کے مراکز کی صورت میں ہمیں مرحومہ کی یاد دلا رہے ہیں۔ یہ بات سب نے تسلیم کی ہے کہ علم ایک ایسی کنجی ہے جو ہر معیبت کے وقت کام آتی ہے۔ تعلیم اور ہنر وہ دولت ہے جسے کوئی چھین نہیں سکتا۔ مرحومہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ کی تعلیمی خدمات اہل کراچی کے لیے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ آپ نے خصوصاً بانٹوا میمن اور میمن برادری کی خواتین میں تعلیم نسواں کی وہ روح پھونکی اور اپنی قوم کی بچیوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لیے جو جدوجہد کی تاریخ میں اس کا ذکر سنہرے حروف سے کیا جائے گا۔

مادر تعلیم نے رونق اسلام اسکولز اور کالج اپنی انتھک کوششوں اور جدوجہد سے قائم کیں

جناب عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا

جونیئر نائب صدر اول بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

جناب عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا جونیئر نائب صدر اول

محترمہ خدیجہ حاجیانی (مرحومہ) کے قائم کردہ تعلیمی اداروں میں قوم کی بچیاں ابتدائی جماعتوں سے لے کر ڈگری کالج تک کی تعلیم حاصل کررہی ہیں۔ آپ نے بانٹوا سے ہجرت کے بعد کراچی میں علم کی شمع روشن کی جس نے ہر چہار سو روشنیاں بکھیر دیں۔ سب سے پہلے خدیجہ ماں نے نانک واڑہ میں رونق اسلام گرلز اسکول کی داغ بیل ڈالی۔ 1965ء میں کھارادر کے علاقے میں مخیر حضرات کے تعاون سے لڑکیوں کے لیے پہلا ڈگری کالج قائم کیا تھا۔ یہ کالج جس کا نام رونق اسلام گرلز ڈگری کالج تھا۔ پاکستان اور بیرون ملک ہر جگہ پر ان اسکولوں کی تعلیم یافتہ اور تربیت کردہ لڑکیاں (طالبات) بانٹوا میمن اور میمن برادری اور خدیجہ حاجیانی کے باعث صد توقیر و افتخار بنی ہوئی ہیں۔

مادر تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کی تعلیمی خدمات ہمیشہ امر رہیں گی

جناب جاوید صدیق میتی والا

جونیئر نائب صدر دوم بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

جناب جاوید صدیق میتی والا جونیئر نائب صدر دوم

عظیم خاتون، مادر تعلیم کی پیروی کرنا آج کی خواتین کی اولین ضرورت ہے۔ محترمہ خدیجہ حاجیانی کا نام بانٹوا میمن اور میمن برادری کی تاریخ میں ہمیشہ روشن و تابندہ رہے گا۔ پاکستان بننے کے بعد کراچی میں لڑکیوں کی تعلیم حاصل کرنے کا ادارہ قائم کرنے کا سہرا محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کے سر ہے۔ رونق اسلام گرلز کالج محترمہ حاجیانی اماں کی انتھک محنت اور جدوجہد کا نتیجہ ہے جہاں آج سیکڑوں بچیاں تعلیم حاصل کررہی ہیں اس کالج میں ایک مدرسہ بھی قائم کیا گیا تاکہ بچیاں دینی اور دنیاوی دونوں قسم کی تعلیم حاصل کرسکیں۔ حاجیانی اماں کی پوری زندگی سادگی کا پیکر تھی۔ ہر کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں فخر محسوس کرتی تھیں۔ کسی کے سہارے کی قائل نہیں تھیں۔

مادر تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی مرحومہ نے ناخواندہ بچیوں کو خواندہ بنانے کا بیڑا اٹھایا

جناب فیصل محمد یعقوب دیوان

جوائنٹ سیکریٹری اول بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

جناب فیصل محمد یعقوب دیوان اعزازی جوائنٹ سیکریٹری اول

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں اس دنیائے فانی سے رخصت ہوچکی ہیں مگر ان کی یادگاریں اور ناقابل فراموش کارنامے اور خدمات آج بھی ہمارے درمیان مختلف شکلوں میں موجود ہیں ان کے قائم کردہ رونق اسلام گرلز اسکولز اور کالج نہ صرف قوم کی بچیوں کی تعلیمی ضرورت کو پورا کرکے انہیں تعلیم یافتہ، باشعور اور مفید شہری بنارہے ہیں بلکہ ملک و ملت کے تعلیمی تقاضوں کو بھی پورا کررہے ہیں۔ رونق اسلام گرلز اسکولز اور کالج کا قیام ان کی اس دلی خواہش کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ غیر تعلیم یافتہ لڑکیوں کو بلا کسی امتیاز کے تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا۔ مرحومہ محترمہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ اپنے وسائل اور مخیر حضرات کے تعاون سے اپنی پرخلوص ساتھی خواتین کے ساتھ مل کر علم کی دنیا اور علم کی تاریخ میں جو کارنامہ انجام دیا ہے وہ پاکستان میں کراچی کے عوام کو ان کی تعلیمی خدمات کی یاد دلاتا رہے گا۔

مادرِ تعلیم کی فروغِ تعلیم کی خدمات ہمیشہ زندہ رہیں گی

جناب محمد شہزاد ایم ہارون کوٹھاری [illegible] جوائنٹ سیکریٹری دوم

جناب محمد شہزاد ایم ہارون کوٹھاری

جوائنٹ سیکریٹری دوم بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں (مرحومہ) نے قوم کی بچیوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کی شب و روز کاوشیں کیں۔ بانٹوا میں پیدا ہوئیں۔ فروغِ تعلیم کا عملی سفر وہیں سے شروع کیا۔ تعلیمِ نسواں کے حوالے سے آپ کی گراں قدر خدمات ہمیشہ امر رہیں گی۔ ہجرت کرنے والے دیگر افراد اپنی منقولہ جائیدادیں اور قیمتی دستاویزات کے ساتھ پاکستان آئے جبکہ خدیجہ حاجیانی اپنے مدرسے کے پلاٹ کی دستاویزات اور اس کی تعمیر کے لیے جمع شدہ نقد رقم کے ساتھ پاکستان پہنچیں۔ یہ تعلیمی ادارے مرحومہ کی تعلیمی خدمات کو یاد دلاتے رہیں گے۔ یہاں بانٹوا کے مخیر حضرات کے تعاون اور سپورٹ سے رونقِ اسلام گرلز اسکول و کالج قائم کیے۔ آج ان کی قائم کردہ درس گاہوں سے کم از کم پانچ چھے ہزار طالبات فیض یاب ہوتی ہیں۔ جن میں فارغ التحصیل بچیاں ملک و قوم کی خدمت میں مصروف ہیں۔

JAANGDA AGENCIES
ESTABLISHED 1979

- Indenters of all sorts of chemicals and general merchandise from worldwide sources.
- For hassle free clearing and forwarding agency services (CHAL No. 2928)

Contact:
JAANGDA AGENCIES
(Established 1979)
2/10 Abid Chambers, New CHalli, Karachi.
Tel: +92 21 326 213 59 / 326 213 57
E-mail: siddikj55@gmail.com
Web: www.chemicalbulletin.com
www.gms.net.pk

Contact Person:
Mr. Irfan Shuja
(Sales Executive for Indant Department)
Cell: +92 312 310 64 12

Mr. Imran Khorani
(Chief Operating Officer for Clearing & Forwarding)
Cell: +92 333 237 74 24

Mr. Siddik S. Jaangda
(Chief Executive)
Cell: +92 300 922 42 12

انسان کی تلاش

Allama Abdul Aziz Memon

پروفیسر عبدالعزیز میمن

آج سے پورے سات سو برس پہلے ترکی کی حدود میں ایک بڑے شاعر اور حکیم گزرے ہیں، جن کا نام مولانا روم تھا۔ آپ نے ان کی مثنوی سنی ہوگی۔ انہوں نے ایک دلچسپ واقعہ قلمبند ہے۔ وہ میں آپ کو سناتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ کل رات کا واقع ہے ایک ضعیف العمر آدمی چراغ لئے شہر کے گرد گھوم رہے تھے اور اندھیری رات میں کچھ تلاش کررہے تھے۔ میں نے کہا حضرت سلامت، آپ کیا تلاش کررہے ہیں؟ فرمانے لگے کہ مجھے انسان کی تلاش ہے، میں درندوں کے ساتھ رہتے رہتے عاجز ہوگیا ہوں۔ میرا پیمانہ لبریز ہوچکا ہے۔ اب مجھے ایک ایسے انسان کی تلاش ہے جو اللہ کا شیر اور مرد کامل ہو۔ میں نے کہا "بزرگوار اب آپ کا آخری وقت ہے۔ انسان کو آپ کہاں تک ڈھونڈیں گے؟ اس عنقا کا ملنا آسان نہیں میں نے بھی بہت ڈھونڈا ہی ہے لیکن نہیں پایا۔" بزرگ نے جواب دیا "میری ساری عمر کی عادت ہے کہ جب کسی چیز کو سنتا ہوں کہ وہ نہیں ملتی تو اس کو اور زیادہ تلاش کرتا ہوں، تم نے مجھے اس بات پر آمادہ کردیا کہ میں اس گم شدہ انسان کو اور زیادہ ڈھونڈو اور اس کی تلاش سے کبھی نہ باز آؤں۔"

یہ ایک شاعر کا مکالمہ ہے۔ شاید آپ کو تعجب ہو کہ کیا کوئی ایسا بھی وقت تھا کہ انسان بالکل نایاب ہوگیا تھا۔ مولانا رومی نے ہمارے ذہن میں ایک سوال پیدا کردیا کہ انسان، انسان نہیں ہے اور کیا انسان کی بڑی بڑی آبادیوں میں بھی انسان نایاب ہے؟ ہم تو سمجھتے تھے کہ انسان کی ایک قسم ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کی دو قسمیں: ایک وہ جو دیکھنے میں انسان ہے، لیکن حقیقت میں انسان نہیں ہے اور دنیا میں ہمیشہ انہیں لوگوں کی کثرت رہی ہے۔ دوسرے وہ جو حقیقت میں انسان ہیں اور وہ بھی ایسے گم ہوجاتے ہیں کہ ان کو چراغ لے کر ڈھونڈنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

مولانا رومی کو سات سو برس ہوچکے ہیں۔ ان کے بعد دنیا میں ترقیاں ہوئیں۔ ہر شہر میں انسانوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے اور آج انسانی آبادی پہلے سے بہت زیادہ ہوگئی ہے اور اس کی ترقیاں بہت وسیع ہیں۔ آج انسان نے بجلی، بھاپ، ہوا اور پانی پر قبضہ جمالیا ہے۔ ہوائی جہاز، ریڈیو اور ایٹم بم سے انسان کی ترقی کا اندازہ مردم شماری کے نقشوں اور بڑے بڑے متمدن اور ترقی یافتہ ملکوں کی تصویروں سے کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ انسانیت کی ترقی ان مادی ترقیات کا نام نہیں ہے اور محض نسل انسانی کی ترقی کو انسانیت کی ترقی نہیں کہا جاسکتا۔ انسانیت کی ترقی کا اندازہ انسانوں کے اخلاق و کردار سے ہوتا ہے، اور اخلاق و کردار کا اندازہ آپس میں ملنے جلنے، ریل کے ڈبوں، پارکوں، ہوٹلوں، دفتروں اور بازاروں میں ہوسکتا ہے۔ اردو کے مشہور شاعر اکبر نے بالکل صحیح کہا ہے:

نقشوں کو تم نہ جانچو، لوگوں سے مل کے دیکھو
کیا چیز جی رہی ہے کیا چیز مر رہی ہے

WOMEN EDUCATION

گھر سے سماج تک مثبت اور موثر تبدیلی لا سکتی ہے

تعلیم یافتہ اور باشعور عورت

تحریر: محترمہ سمیرا محمد حنیف موٹا، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ

کسی بھی معاشرے کی بقا اور ترقی کے لیے مرد اور عورت دونوں کا کردار اپنی جگہ اہمیت رکھتا ہے۔ کہتے ہیں کہ مرد کی کامیابی کے پیچھے ایک عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ عورت کو مرد کا نصف بہتر بتایا جاتا ہے اور کوئی بھی معاشرہ تبھی ترقی کر سکتا ہے جب اس نصف بہتر کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا جائے تاکہ وہ زندگی کے مختلف شعبوں میں اپنی قابلیت اور صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکے اور انفرادی اور اجتماعی ترقی اور خوشحالی کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔ تعلیم و تربیت کا فقدان ہو تو سماج کا یہ نصف بہتر فکر اور شعور سے محروم رہ جائے گا، اور معاشرے میں مثبت تبدیلی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا۔ اگر ہم زندگی کے مختلف شعبوں پر ایک نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ خواتین بعض شعبوں پر اس قدر حاوی ہیں کہ ان کی اہمیت کو کسی شکل بھی کم کرنے سے عورت کی گود میں پروان چڑھنے والی نسل تدبیر اور خود اعتمادی سے محروم ہو جائے گی۔ اسی لیے اس حقیقت کو تسلیم کیا گیا ہے کہ ایک عورت کو تعلیم دینا خاندان سنوارنے کے مترادف ہے۔

عورت ایک فرد نہیں بلکہ ایک مکتب ہے جو دراصل معاشرہ کو ابتدائی تعلیمی جوہر سے روشناس کرتا ہے۔ عورت عالم بھی ہے اور مجاہد بھی ہو سکتی ہے اور اسلامی تاریخ میں اس کی کئی مثالیں موجود ہے۔ اسی طرح دنیا کی مختلف اقوام میں ترقی اور اجتماعی سطح پر انقلابی تبدیلیوں کے پیچھے نہ صرف عورت کسی نہ کسی طرح موجود رہی ہے بلکہ اس نے کئی محاذوں پر قائدانہ صلاحیتوں کو بھی منوایا ہے۔ گھر گرہستی سے جنگ کے میدان تک، تعلیم سے عدالت تک، شفاخانوں میں مسیحائی سے لے کر سائنس کے میدان میں ایجادات تک تاریخ کے اس کردار اور کارناموں سے مزین ہے۔ آج

بھی اگر ایک پڑھی لکھی اور باشعور ماں کے ہاتھوں اس کی اولاد خصوصاً لڑکی کی تعلیم اور تربیت ہو تو وہ آگے چل کر ایک کارآمد اور مہذب شہری بننے کے ساتھ قوم کی ترقی اور خوش حالی کے لیے اپنا کردار ادا کر سکتی ہے۔

حالات کبھی ایک جیسے نہیں رہتے، ضروری نہیں کہ بہت اونچے، کھاتے پیتے گھرانے میں بیاہنے سے لڑکی کا مستقبل محفوظ ہو جائے۔ یہ ایک عمومی سوچ ہے، لیکن اگر حالات پلٹا کھائیں تو عرش سے فرش پر آنے میں دیر ہی کہاں لگتی ہے۔ ایسے میں ایک پڑھی لکھی لڑکی اور پر اعتماد لڑکی یقیناً حالات کا مقابلہ کر سکتی ہے اور اپنا اور اپنے کنبے کو سہارا دے سکتی ہے۔ وہ اپنی ڈگریوں اور اہلیت کی بنیاد پر باعزت جاب حاصل کر سکتی ہے جب کہ ماں کی جانب سے اچھی تربیت اور تعلیم کے نتیجے میں پیدا ہونے والا اعتماد اسے مضبوط اور توانا رکھے گا۔ اس کے برعکس ایک ان پڑھ لڑکی ایسی افتاد سے گھبرا جائے گی اور اپنے کنبے کو سنبھالنے سے قاصر ہوگی۔ عورت کی تعلیم کا یہ سلسلہ صرف چند روایتی مضامین میں ڈگریوں کے حصول تک محدود نہیں کیا جاسکتا بلکہ وہ کوئی ہنر بھی سیکھ سکتی ہیں اور گھروں میں رہ کر بھی اپنی مالی ضروریات پوری کر سکتی ہیں۔

ہمارے سماج میں کچھ پڑھے لکھے گھرانوں کی سوچ بھی اب تک نہیں بدلی ہے اور وہ لڑکیوں کی اعلی تعلیم کے خلاف ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ لڑکیوں سے نہ تو جاب کروانی ہے نہ ہی ان کی کمائی کھانی ہے، کیوں کہ وہ غیرت مند ہیں۔ اس دور میں یہ باتیں عجیب نہیں بلکہ افسوس ناک بھی ہیں۔ کیا آپ یہی چاہتے ہیں کہ بیٹی آپ کے گھر میں رہے تو ہمیشہ آپ کے آگے اپنی ضروریات کے لیے ہاتھ پھیلاتی رہے اور باقی زندگی اپنے خاوند کے آگے؟

سوال کمائی یا ملازمت کا نہیں یہاں! سوال انہیں مکمل اعتماد کے ساتھ اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کا ہے۔ کیا خواتین صرف ہانڈی چولھا کرنے اور ہر ایک کی خدمت کرنے کے لیے ہی پیدا ہوئی ہے؟ یہ درست ہے کہ گھر اور ہانڈی چولھا عورت سنبھالتی ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کی زندگی کا صرف یہی مقصد ہے اور وہ اس کے سوا کچھ نہ کرے۔ وہ ذہنی اور جسمانی اعتبار سے اگر اس قابل ہے کہ اپنی خانگی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے ساتھ اپنی ضرورت کے لیے، اپنے رجحان اور تعلیمی قابلیت کے مطابق کوئی کام کر سکے تو اسے پابند کرنا کہاں کی دانش ہے۔ ہمارے ملک میں اکثریت مڈل کلاس یا غریب لوگوں کی ہے اور یہاں بنیادی سہولیات کا فقدان ہے جب کہ مہنگائی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس پہلو کو بھی مد نظر رکھیں کہ کسی وجہ سے عورت اپنے باپ کے سائے یا شوہر کی رفاقت سے محروم ہو جاتی ہے تو اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال سکتی ہے۔ اگر وہ سمجھدار اور تعلیم یافتہ ہوگی تو اپنے بھائیوں یا سسرالی عزیزوں کی طرف دیکھنے کے بجائے خود ہمت کر کے اپنی ضروریات پوری کر سکے گی۔

یاد رکھیے! جس قوم کی بیٹی علم کے زیور سے آراستہ ہوگی وہ کبھی کشکول لے کر اغیار کے در پر نہیں جائے گی۔ بانٹوا میمن برادری کی عظیم خاتون مادر تعلیم مرحومہ خدیجہ حاجیانی ماں کا بانٹوا میمن برادری عوام الناس کی بچیوں پر احسان ہے کہ میمن گھرانوں کو بچیوں کو تعلیم دلانے پر آمادہ کیا بلکہ انہوں نے برادری کی بچیوں کے ساتھ ساتھ کراچی کے ہر مکتب فکر کے لوگوں کی بچیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔ مادر تعلیم حاجیانی خدیجہ ماں کی فروغ تعلیم نسواں اور سماجی انمول خدمات ہمیشہ امر رہیں گی۔ مرحومہ نے رونق اسلام گرلز اسکولیں، کالج اور دستکاری کے ادارے قائم کر کے مخلصانہ خدمات انجام دیں۔ ان اداروں کے عمدہ انتظام کے لئے ”پاکستان میمن ویمن ایجوکیشنل سوسائٹی“ کی بنیاد رکھی تھی۔

اسی طرح ہمارے بزرگ اپنی بانٹوا میمن برادری کے عظیم فرزند مرحوم حاجی سلیمان بھورا کی گراں قدر تعلیمی خدمات کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا جنھوں نے میمن قوم کے نوجوانوں کو زیور تعلیم کی دولت سے مالا مال کیا اور گمراہ کن راستوں سے بچایا۔ آپ نے کئی تعلیمی درس گاہیں اپنے

رفقائے کار کے تعاون سے کھولیں جن میں مدرسہ اسلامیہ نمبر 1 اور نمبر 2 اور میمن سیکنڈری اسکول فیڈرل بی ایریا قابل ذکر ہیں۔

مرحومہ خدیجہ حاجیانی ماں میمن برادری کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑا انعام تھیں جس کے نتیجے میں آج میمن برادری کی بچیاں بھی علم کے میدان میں دوسری برادریوں کے ہم پلہ ہیں۔ محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں ہم سے 18 دسمبر 1990ء کو نوے سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔

پانی قدرت کا انمول تحفہ

سوچیں پانی نہ ہو تو جینا محال ہو جائے

☆ جانور، پرندے، نباتات کچھ باقی نہ رہے
☆ کھیتیاں سوکھ جائیں کھلیاں اجڑ جائیں
☆ درخت پھل دینا اور پودے پھول مہکانا بند کردیں
☆ پانی زندگی ہے
☆ زندگی کو اہم جانیے
☆ اس عظیم نعمت کی قدر کیجیے
☆ پانی ضائع نہ کیجیے

پانی کے حصول، حفاظت اور ذخائر کو اپنی قومی سوچ کا حصہ بنائیے

نیک کاموں میں آپ کا ساتھ

آپ کی زکوٰۃ اور ڈونیشن کی رقم کسی طالب علم کا مستقبل بہتر بنا سکتی ہے،
کسی مریض کو سہارا فراہم کرسکتی ہے، کسی بے گھر کو چھت دلوا سکتی ہے،
کسی بہن یا بیٹی کے جہیز کا بندوبست کروا سکتی ہے اور کسی بیوہ یتیم کو راشن فراہم کرسکتی ہے

لہٰذا مالی سپورٹ آپ کریں مستحقین تک ہم پہنچائیں گے

تعاون کے متمنی عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین

آپ کی اپنی بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی سے تعاون کیجئے

بہ موقع 29 ویں برسی

میمن برادری کی مادر تعلیم
جنھوں نے پوری برادری کی بچیوں اور خواتین کو تعلیم کے شعبے میں آگے بڑھایا
برادری پر مرحومہ خدیجہ حاجیانی ماں کا بڑا احسان ہے

محترمہ حاجیانی خدیجہ ماں مرحومہ

پیدائش: 20 جنوری 1899ء (بانٹوا) وفات: 18 دسمبر 1990ء (کراچی)

تحقیق و تحریر : کھتری عصمت علی پٹیل

محترمہ حاجیانی خدیجہ ماں مرحومہ

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں بانٹوا میمن برادری سے تعلق رکھنے والی وہ عظیم اور بے مثال خاتون تھیں جنھوں نے پوری برادری کی خواتین کو تعلیم کے شعبے میں آگے بڑھایا اور اس برادری کے ساتھ ساتھ اس کی خواتین کو بھی ایک نئی شناخت اور نئی جہت دی اور بلاشبہ حاجیانی ماں نے برادری کے لیے جو کچھ کیا تھا، یہ پوری میمن برادری اور بانٹوا میمن برادری اس شہر کی بچیوں پر ان کا بڑا احسان ہے جس کا بدلہ پاکستانی قوم اپنی زندگی میں دے سکی ہے اور نہ شاید آئندہ بھی دے سکے گی۔ تمغۂ نشان امتیاز کے بغیر اس مستحق خاتون کی پذیرائی کا باب ادھورا رہے گا۔

پیدائش اور والدین : محترمہ حاجیانی خدیجہ ماں کے والد محترم حاجی احمد بلوانی (اکولی) کا تعلق انڈیا کی ریاست جوناگڑھ کے ایک تجارتی شہر بانٹوا سے تھا۔ محترمہ حاجیانی صاحبہ اسی شہر میں پیدا ہوئی تھیں اور انھیں اپنے والدین پر بڑا فخر تھا جنھوں نے انھیں معمولی تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود اس دور میں تعلیم کے شعبے میں کچھ اس انداز سے آگے بڑھایا کہ وہ اس دور کی نہ صرف عظیم معلمہ بن کر سامنے آئیں بلکہ ان کی ایک منفرد شناخت بھی بنی تھی ان کے والدین کو خود بھی اس بات کا کوئی اندازہ نہیں تھا کہ ان کی یہ بیٹی آگے جا کر بڑا مقام حاصل کرنے والی ہے اور اس کی وجہ سے اس کی کوششوں کی وجہ سے اس برادری میں تعلیم کے اجالے پھیلنے والے ہیں اور وہ اجالے بلاشبہ پھیلتے چلے گئے اور ان کی وجہ سے پوری برادری پہلے بانٹوا میں اور بعد میں قیام پاکستان کے بعد اس مملکت خداداد پاکستان میں کراچی شہر میں خاص طور سے لڑکیوں میں علم کی روشنی پھیلتی چلی گئی۔

تعلیم کے فروغ میں کردار ادا کرنے والی حاجیانی صاحبہ : تعلیم کے فروغ میں محترمہ حاجیانی ماں خود کتنی تعلیم یافتہ تھیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ انھوں نے بانٹوا میں قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی تھی اور اپنے پڑوسیوں سے ہی تھوڑی بہت اردو بھی سیکھ

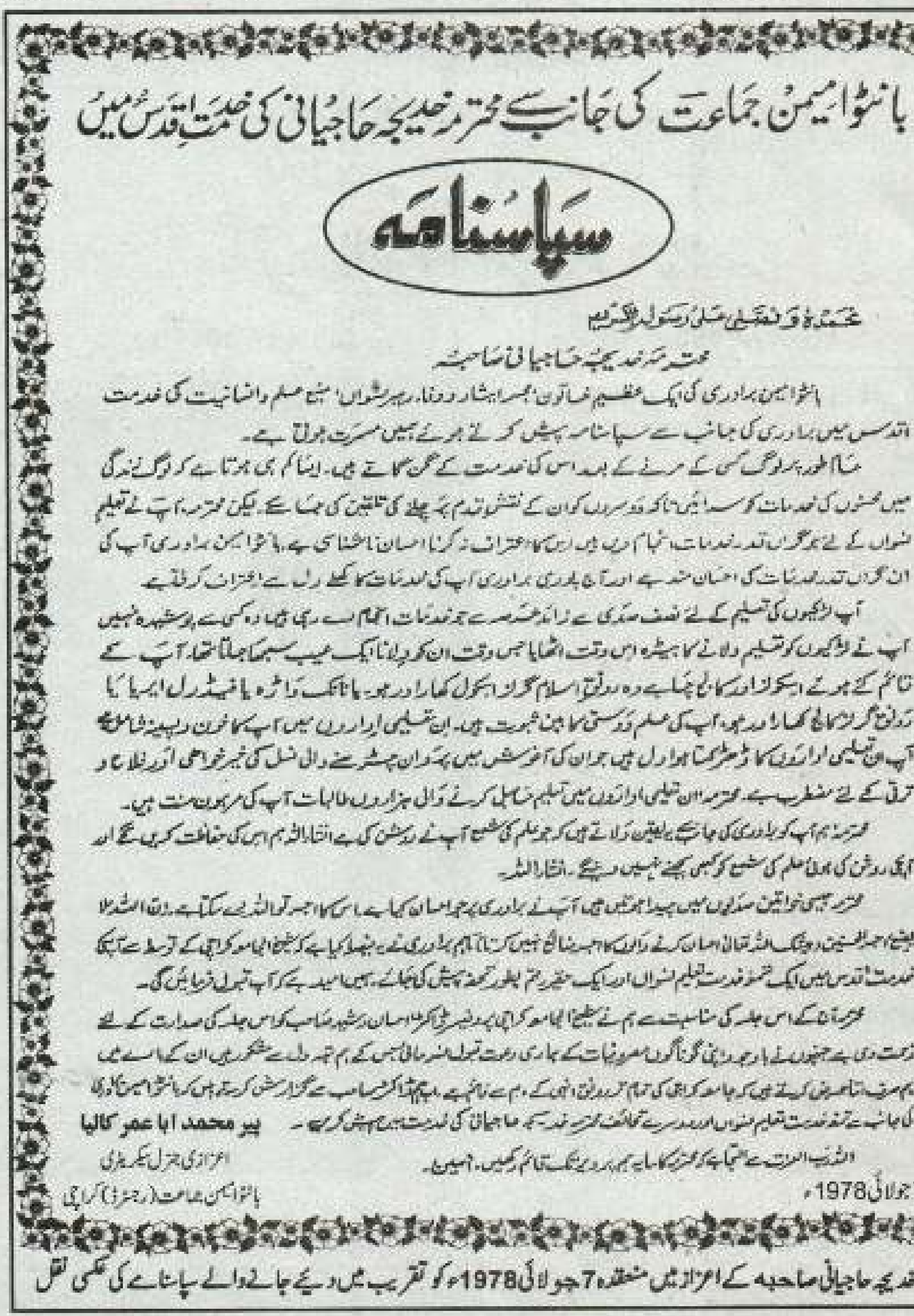

بانٹوا میمن جماعت کی جانب سے محترمہ خدیجہ حاجیانی کی خدمتِ اقدس میں

سپاسنامہ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محترمہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ

بانٹوا میمن برادری کی ایک عظیم خاتون، مجسمۂ ایثار و وفا، رہبرِ نسواں، منبعِ علم و انسانیت کی خدمتِ اقدس میں برادری کی جانب سے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے ہمیں مسرت ہوتی ہے۔

عام طور پر لوگ کسی کے مرنے کے بعد اس کی خدمت کے گن گاتے ہیں۔ ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ لوگ زندگی میں محسنوں کی خدمات کو سراہیں تاکہ دوسروں کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی تلقین کی جا سکے۔ لیکن محترمہ، آپ نے تعلیم نسواں کے لئے جو گراں قدر خدمات انجام دی ہیں اس کا اعتراف نہ کرنا احسان ناشناسی ہے۔ بانٹوا میمن برادری آپ کی ان گراں قدر خدمات کی احسان مند ہے اور آج پوری برادری آپ کی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کرتی ہے۔

آپ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے نصف صدی سے زائد عرصہ سے جو خدمات انجام دے رہی ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ آپ نے لڑکیوں کو تعلیم دلانے کا بیڑہ اس وقت اٹھایا جس وقت ان کو پڑھانا ایک عیب سمجھا جاتا تھا۔ آپ کے قائم کئے ہوئے اسکولز اور کالج چاہے وہ رونق اسلام گرلز اسکول کھارادر ہو، یا رانگ واڑہ یا سینٹرل ایریا کا رونق گرلز کالج کھارادر ہو، آپ کی علم دوستی کا بیّن ثبوت ہیں۔ ان تعلیمی اداروں میں آپ کا خون پسینہ شامل ہے۔ آپ ان تعلیمی اداروں کا دھڑکتا ہوا دل ہیں جو ان کی آغوش میں پروان چڑھنے والی نسل کی خیر خواہی اور فلاح و ترقی کے لئے مضطرب ہے۔ محترمہ ان تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والی ہزاروں طالبات آپ کی مرہونِ منت ہیں۔

محترمہ ہم آپ کو برادری کی جانب سے یقین دلاتے ہیں کہ جو علم کی شمع آپ نے روشن کی ہے انشاء اللہ ہم اس کی حفاظت کریں گے اور آپکی روشن کی ہوئی علم کی شمع کو کبھی بجھنے نہیں دیں گے۔ انشاء اللہ۔

محترمہ ایسی خواتین صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ آپ نے برادری پر جو احسان کیا ہے اس کا اجر تو اللہ ہی دے سکتا ہے۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ چونکہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ تاہم برادری نے فیصلہ کیا ہے کہ شیخ الجامعہ کراچی کے توسط سے آپکی خدمتِ اقدس میں ایک تمغۂ خدمتِ تعلیم نسواں اور ایک حقیر رقم بطور تحفہ پیش کی جائے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ قبول فرمائیں گی۔

محترمہ آج کے اس جلسہ کی مناسبت سے ہم نے شیخ الجامعہ کراچی پروفیسر ڈاکٹر احسان رشید صاحب کو اس جلسہ کی صدارت کے لئے زحمت دی ہے جنہوں نے باوجود اپنی گوناگوں مصروفیات کے ہماری دعوت قبول فرمائی جس کے ہم تہہ دل سے مشکور ہیں۔ ان کے بارے میں ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ جامعہ کراچی کی تمام تر رونق انہی کے دم سے قائم ہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ بانٹوا میمن جماعت کی جانب سے تمغۂ خدمتِ تعلیم نسواں اور دیگر تحائف محترمہ خدیجہ حاجیانی کی خدمت میں پیش کریں۔

اللہ رب العزت سے التجا ہے کہ محترمہ کا سایہ ہم پر دیر تک قائم رکھیں۔ آمین۔

پیر محمد ابا عمر کالیا
اعزازی جنرل سیکریٹری
بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

7 جولائی 1978ء

محترمہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ کے اعزاز میں منعقدہ 7 جولائی 1978ء کو تقریب میں دیے جانے والے سپاسنامے کی عکسی نقل

لی تھی۔ بس یہ تھی ان کی پوری تعلیم کی پونجی جس کی بنیاد پر انہوں نے تعلیم کے شعبے میں خواتین کے لیے غیر معمولی خدمات انجام دے کر اپنی خواتین کو مضبوط اور توانا بنایا اور انہیں زندگی گزارنے کا وہ سلیقہ اور وہ قرینہ سکھایا جس کی وجہ سے یہ سب بہت آگے چلی گئیں اور روز بہ روز ترقی کرتی چلی گئیں۔

حاجیانی ماں کی شادی اور اولاد: محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کی شادی حاجی سلیمان حاجی غنی موٹن کے ساتھ ہوئی تھی۔ جن سے ان کے 6 بچے (2 بیٹے اور 4 بیٹیاں) پیدا ہوئی تھیں مگر بدقسمتی سے ان میں سے کوئی بچہ بھی زندہ نہ رہ سکا بلکہ حاجیانی ماں کے شوہر حاجی سلیمان حاجی غنی موٹن کو شادی کے صرف 6 سال بعد ہی دنیا سے رخصت ہوگئے تھے۔ شوہر کے انتقال کے بعد جب حاجیانی ماں کی بڑی بیٹی بھی دنیا سے رخصت ہوگئیں تو وہ بہت مایوس اور دل شکستہ ہوگئی تھیں۔ بیٹی کی موت نے انہیں نڈھال کردیا کیونکہ انہیں اس بچی سے بہت پیار تھا۔ مگر بعد میں انہوں نے اس پر صبر کرلیا اور اس کو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سمجھ کر قبول کرلیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی ہوگئیں۔

محترمہ خدیجہ حاجیانی کی تعلیمی خدمات کے سلسلے میں
جناب ڈاکٹر احسان رشید شیخ الجامعہ بانٹوا میمن جماعت کی جانب سے
دس تولے کا طلائی میڈل اور پونے دو لاکھ کی رقم پیش کررہے ہیں۔
(7 جولائی 1978ء)

پھر ان کا ذہن بدل گیا: بعد میں اس سارے دکھوں کے بعد حاجیانی ماں کا اپنا ذہن اور خیال بھی بدل گیا اور انہوں نے یہ ارادہ کرلیا کہ اب وہ اپنے بچوں کا سوگ منانے کے بجائے دوسروں کی بچیوں کی درس و تدریس پر توجہ دیں گی اور انہیں اس انداز سے تعلیمی میدان میں آگے بڑھانے کی کوشش کریں گی کہ یہ بچیاں آگے جا کر اپنی میمن اور بانٹوا میمن برادری کے علاوہ اس قوم کے لیے بہت اہم کردار ادا کرسکیں گی۔ بس یہ وہ بنیادی خیال تھا جس کے بعد انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اپنے بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال کے بعد جو بھی وقت بچے گا، اس میں وہ اپنے آپ کو مصروف رکھیں گی اور لڑکیوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دیں گی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے علاقے کی مسجد کے پاس جو ان کے والد محترم نے تعمیر کرائی تھی ایک مدرسے کے قیام کا ارادہ کیا اور جب مدرسہ بن گیا تو اس کو بڑی مہارت کے ساتھ چلانا شروع کردیا۔ ان کی اس مہارت اور جذبے کو دیکھتے ہوئے ”اکولی مسجد“ کے مدرسے جمعیت انتظام الاسلام کا سارا کا سارا انتظام محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کے سپرد کردیا گیا۔

خدیجہ ماں نے بھی بخوشی اس آفر کو قبول کرلیا اور دل و جان

نے اس مدرسے کی خدمت میں مصروف ہوگئیں۔ شروع میں جبکہ یہ مدرسہ اپریل 1922ء میں چلنا شروع ہوا تھا تو یہاں صرف قرآن حکیم کی تعلیم دی جاتی تھی۔ دو سال بعد یہاں گجراتی اور اردو کی تعلیم کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا۔ خدیجہ حاجیانی ماں کو مدرسے چلانے کا کوئی تجربہ نہیں تھا اس کے باوجود انہوں نے بڑی محنت، توجہ اور دلچسپی کے ساتھ اس کام کو سنبھالا اور اسے آگے بھی بڑھانا شروع کردیا۔ بلاشبہ یہ ان کی مہارت اور کمال ہی تھا کہ انہوں نے جلد ہی اسے عمدگی سے چلانا شروع کردیا۔

کمیٹی کا قیام : ''مسلم زنانہ کونسل'' ایک ایسی کمیٹی تھی جو محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں نے قائم کی تھی۔ ان کے ساتھ اس کمیٹی میں دوسری خواتین بھی شامل تھیں جن میں عائشہ بائی بالاگام والا، رقیہ بائی بالاگام والا، حنیفہ بائی گاندھی، حور بائی حاجیانی مدراس والا اور عائشہ حاجیانی وڈالا والا قابل ذکر تھیں۔ اسی دوران زینت الاسلام نامی اسکول بھی قائم کردیا گیا۔ جس نے فوراً کام شروع کردیا۔

سچی لگن اور دیانت داری کا مظاہرہ : اس دوران محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں نے سچی لگن اور دیانت داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف لڑکیوں کی تعلیم پر اپنی توجہ مرکوز رکھی بلکہ اسکو آگے بڑھانے کے لیے بھی مسلسل کوشش کرتی رہیں اور کسی نہ کسی طرح اپنے کام کے تسلسل کو آگے بڑھاتی رہیں جس کے مثبت اثرات مرتب ہوئے اور ان کی اپنی برادری اور اس کی بھی بچیاں تیزی سے ترقی کرتی چلی گئیں۔

چونکہ مرحومہ خدیجہ ماں کی لگن سچی تھی تو اس لیے کامیابی نے ان کے قدم چومے اور ان کو ہر طرح سے تعاون ملنے لگا۔ خاص طور سے حاجی سلیمان دیوان نے ان کے ساتھ بے مثال تعاون کیا۔ انہوں نے مدرسے کے لیے 30 ہزار گز کا پلاٹ بھی عطیہ کیا جس پر حاجیانی ماں نے عمدہ تعمیرات کا آغاز کردیا چونکہ حاجیانی ماں سب کے ساتھ مل کر چلتی تھیں اس لیے عام لوگوں نے بھی ان کے ساتھ تعاون کیا اور ذرا سی دیر میں وہ 28 ہزار روپے جمع کرنے میں کامیاب ہوگئیں۔

حالات کس طرح بدل گئے ؟ جس وقت حاجیانی خدیجہ ماں اپنی منزل کے قریب تھیں تو حالات اس طرح بدل گئے کہ برصغیر تقسیم عمل میں آگئی۔ دوسروں کے ساتھ ساتھ محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کو بھی پاکستان آنا پڑا۔ جب انہوں نے پاکستان ہجرت کی اس وقت ان کے مدرسے میں 625 لڑکیاں زیر تعلیم تھیں جنہیں قرآن کے ساتھ ساتھ اردو اور گجراتی بھی پڑھائی جاتی تھی۔

پاکستان میں بھی لڑکیوں کی تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا : پاکستان آنے کے بعد دوسرے تمام لوگ تو مختلف کاموں میں مصروف ہوگئے مگر حاجیانی صاحبہ یہاں آتے ہی ایک بار پھر اپنی بچیوں کو تعلیم دلوانے میں لگ گئیں۔ انہوں نے لڑکیوں کے رونق اسلام گرلز اسکولز اور رونق اسلام گرلز کالج اور دستکاری کے ادارے بھی قائم کردیے اور ان کے ذریعے لڑکیوں کو تعلیم کے شعبے میں آگے بڑھایا۔

وفات : 18 دسمبر 1990ء بانٹوا میمن برادری کے لیے افسوس، رنج اور غم کا دن ہے کیونکہ اس دن محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں طویل عرصے برادری کی بچیوں اور عوام الناس کی مخلصانہ خدمات انجام دینے کے بعد دارالفانی سے کوچ کر گئیں۔

حوالہ نوٹ: قلمکار کشوری عصمت علی پٹیل نے روزنامہ جنگ کراچی کے خواتین کے صفحے کے لیے طویل انٹرویو لیا تھا جو روزنامہ جنگ کراچی کی 30 جولائی 1976ء کی اشاعت میں شائع ہوا تھا۔ اسے مختصر کرکے مضمون کی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

بہ موقع 19 ویں برسی

ایک سادہ مزاج خدمت گزار... انھیں بھلایا نہ جا سکے گا، آپ نے اپنی والدہ محترمہ حور بائی حاجیانی کے نام سے منسوب حور بائی حاجیانی اسکول اور مرحوم والد کے نام پر حاجی آدم میمن ہال (بانٹوا میمن جماعت خانہ) قائم کیا

سیٹھ حاجی صدیق آدم جانگڑا مرحوم

پیدائش: 21 نومبر 1936ء (بانٹوا) وفات: 20 دسمبر 2000ء (امریکہ)

تحقیق و تحریر: کھتری عصمت علی پٹیل

جناب حاجی صدیق آدم جانگڑا 21 نومبر 1936ء کو کاٹھیاواڑ کی دھن نگری بانٹوا میں پیدا ہوئے۔ آپ مشہور و معروف سماجی خدمت گزار، ہمدرد اور متحرک شخصیت جناب حاجی آدم جانگڑا کے بیٹے تھے۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم بانٹوا میں حاصل کی اور قیام پاکستان کے بعد اپنے خاندان کے ساتھ کراچی چلے آئے۔ آپ کے بھائی بہنوں کے یہ نام تھے: حاجی کریم آدم جانگڑا، حاجیانی زبیدہ صدیق، حاجیانی امینہ عزیز داؤد، جناب سیٹھ غلام احمد آدم جانگڑا، حاجیانی نفیس رزاق داؤد، جناب سیٹھ عبدالقادر آدم جانگڑا اور سیٹھ توفیق آدم جانگڑا۔

حاجی صدیق آدم جانگڑا کی شادی حاجی طیب داوا کی بیٹی محترمہ حنیفہ حاجیانی کے ساتھ انجام پائی۔ جن سے آپ کے درج ذیل بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ جناب الطاف صدیق جانگڑا، محترمہ فرزانہ عبدالرزاق آگر، جناب عارف صدیق جانگڑا، جناب آصف صدیق جانگڑا، محترمہ فوزیہ عمران شیخ، محترمہ زین صدیق جانگڑا، محترمہ عظمیٰ صدیق جانگڑا، جناب عامر صدیق جانگڑا۔

حاجی صدیق آدم جانگڑا 1983ء سے اپنی فیملی کے ساتھ امریکہ میں مقیم تھے۔ آپ نے سات بار حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور متعدد عمرے ادا کئے۔ آپ نے عوام الناس کی مخلصانہ خدمات انجام دیں اور بانٹوا میمن جماعت کے صدر کے عہدے پر فائز رہ کر بھی بہت کام کئے۔ آپ کی سب سے اہم خدمت یہ ہے کہ آپ نے فیڈرل بی ایریا میں بانٹوا میمن برادری کے پچاس خاندانوں کے لئے ذاتی خرچ سے پلاٹ خرید کر مکانات تعمیر کرا کر دیئے تھے۔ آپ کے نام پر ہی اس علاقے کو شروع ہی سے "صدیق آباد" کہہ کر پکارا گیا۔

اس کے علاوہ بانٹوا میمن جماعت کو جماعت خانے کی تعمیر کے لئے پلاٹ ملا تو آپ نے اپنی والدہ محترمہ حور بائی حاجیانی کے نام سے منسوب

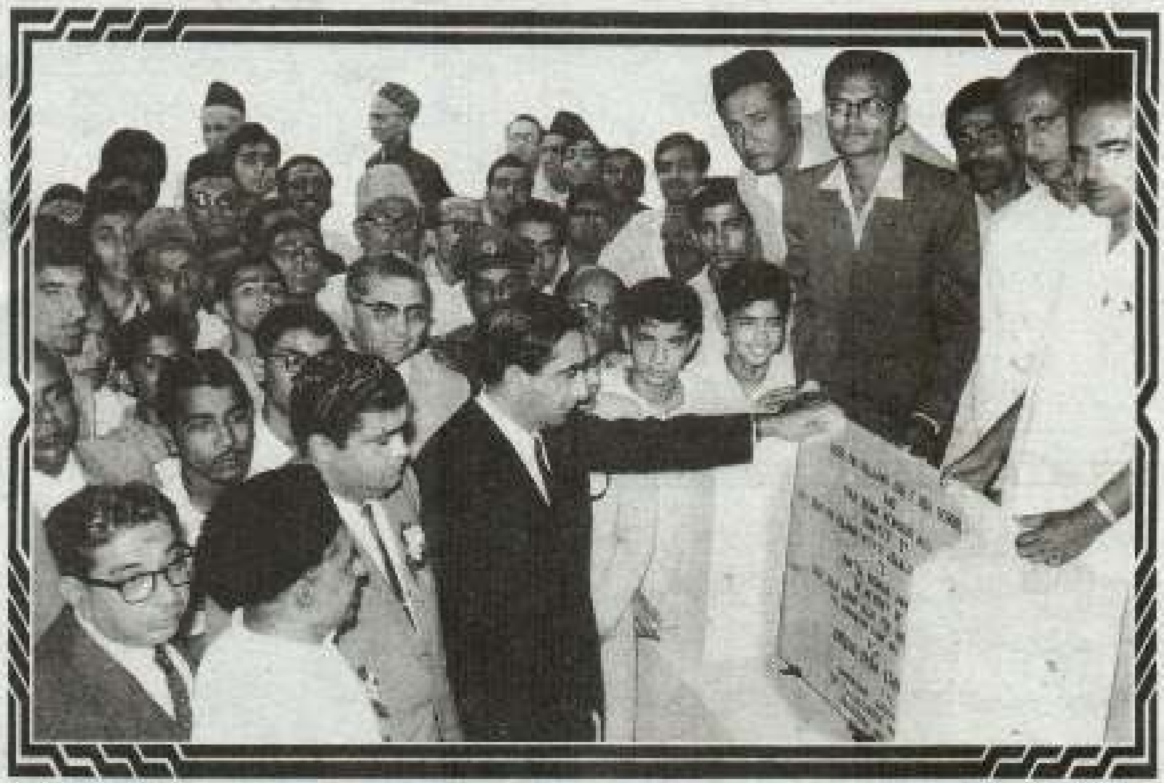

بانٹوا میمن جماعت خانہ حاجی آدم میموریل ہال اور حور بائی حاجیانی گرلز اسکول کی عمارت کے سنگ بنیاد کی تختی کی نقاب کشائی مورخہ 7 دسمبر 1963ء کو کمشنر کراچی جناب روئیداد خان اپنے دست مبارک سے کرتے ہوئے۔ ساتھ کھڑے ہوئے سیٹھ حاجی صدیق آدم جانگڑا، سیٹھ احمد داؤد اور بانٹوا میمن برادری کے دیگر معززین۔

حور بائی حاجیانی اسکول اور مرحوم والد کے نام پر حاجی آدم میمن ہال (بانٹوا میمن جماعت خانہ) کی تعمیر کرادی۔ یہ 1963-64ء کے سالوں کے دوران خطیر رقم سے تعمیر کیا گیا تھا۔ درحقیقت رضویہ سیکشن میں بانٹوا میمن جماعت خانہ اور اسکول آپ کی عطیہ کی گئی یادگاریں ہیں۔

حاجی صدیق آدم جانگڑا نے 1971ء میں اپنے بھائیوں کے مشورے سے سماجی وفلاحی کاموں کے لئے آدم فاؤنڈیشن قائم کیا اور چاروں بھائی اس کے ٹرسٹی بنے۔ آپ نے اس ٹرسٹ کے تحت سولجر بازار میں اللہ کا گھر "صدیقی مسجد" کے نام سے قائم کیا تھا۔ اس کے علاوہ آدم اسکوائر سولجر بازار میں "مدرسہ تعلیم القرآن" بھی قائم کیا جس میں علاقے کے بچے اور بچیاں قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرتی ہیں۔

بانٹوا میمن جماعت 1961 - 62ء کی مدت میں اس کے صدور میں جناب احمد داؤد، جناب حاجی ابراہیم اے لطیف، جناب احمد حاجی حبیب، جناب حاجی صدیق آدم جانگڑا، جناب جان محمد داؤد، جناب محمد عبداللہ کریم تھے۔ اس وقت اعزازی جنرل سیکریٹری کے عہدے پر جناب عبدالکریم محمد جانگڑا فائز تھے۔ 1964ء میں بی ڈی کے الیکشن ہوئے تو جمشید اور کھارادر کے حلقے سے کامیاب ہونے والے تمام میمن بی ڈی ممبران کے الیکشن کے اخراجات آپ نے ہی برداشت کیے تھے۔ آپ نے آل پاکستان میمن فیڈریشن کے پہلے کنونشن کے موقع پر پچیس ہزار روپے کا عطیہ پیش کیا تھا۔ اس وقت یہ رقم بہت اہمیت رکھتی تھی۔

BANTVA MEMON JAMAT
بانٹوا میمن جماعت

آپ ہمیشہ بیواؤں، بے گھروں، غریبوں، ضرورت مندوں اور سفید پوش حضرات کی بچیوں کی خاموشی سے مالی اعانت کرتے تھے۔ یہ آپ کی زندگی کا اہم مشن تھا جسے آپ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے کرتے تھے۔ حاجی صدیق آدم جانگڑا بے انتہا محنتی تھے۔ جس کام کا بھی بیڑا اٹھاتے، اسے دن رات کی پرواہ کئے بغیر مکمل کرنے کی جستجو میں لگ جاتے۔ آپ کی قوت فیصلہ بہت مضبوط تھی۔ ذاتی طور پر آپ سادہ مزاج، رحم دل اور غریب پرور انسان تھے۔ آپ نے ہمیشہ سادگی اختیار کی دکھاوے اور جھوٹی شان و شوکت کو دل سے ناپسند کرتے تھے۔ حاجی صدیق جانگڑا کی خوبی یہ تھی کہ وہ دوسروں کے کام آتے تھے اور اس انداز سے آتے تھے کہ سامنے والی کی انا کو ٹھیس نہ پہنچے۔ اس سے انہیں ذہنی سکون اور روحانی خوشی حاصل ہوتی تھی۔

حاجی صدیق آدم جانگڑا مختصر علالت کے بعد 20 دسمبر 2000ء دوپہر دو بجے (ہوسٹن امریکہ) میں انتقال کرگئے۔ انتقال کے وقت ان کی عمر 64 سال تھی۔ آپ کی غم انگیز رحلت بانٹوا میمن برادری، میمن برادری اور عوام الناس کے لئے بڑا نقصان تھی۔ یہ بے شمار لوگوں کا ذاتی نقصان تھا ایسا نقصان جس پر افسوس تو کیا جاسکتا ہے مگر اس کی تلافی نہیں ہوسکتی۔ مرحوم کے انتقال کی خبر ملتے ہی بانٹوا میمن جماعت، بانٹوا میمن خدمت کمیٹی، بانٹوا میمن راحت کمیٹی اور دیگر بانٹوا میمن برادری کے اداروں نے ہنگامی اجلاس بلا کر مرحوم کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا اور قرارداد تعزیت منظور کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین اور دوست احباب کو صبر و جمیل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

◆

Public Relations

پبلک ریلیشن میں کیریئر

تحریر: جناب محمد یاسر عبدالستار موسانی، ایم بی اے فنانس

پبلک ریلیشن یا تعلقات عامہ کا مطلب ہے کسی ادارے کا دوسرے ادارے یا عوام سے رابطہ، جس کے لیے باضابطہ ایک ادارہ یا ادارے میں ایک شعبہ ہوتا ہے۔ پبلک ریلیشن کا لفظ پہلی بار 1898 میں استعمال ہوا ہے، شروع میں اس کے لیے صرف پبلسٹی اور صحافت سے وابستہ لوگوں سے تعلقات کو ہی کافی مانا جاتا ہے۔ 1982 میں اس شعبے کو نئی تعریف دیتے ہوئے جماعتوں، اداروں، نظریات، خیالات، خدمات اور پیداوار یا پروڈکٹس کو عوام میں قابل قبول بنانے کے عمل کو پبلک ریلیشن کا نام دیا گیا۔ آج کی پی آر میں منصوبہ بندی، تعلقات، لوگوں کو انگیج کرنا، ان سے ملتے رہنا، ان کی خوشی غمی میں ساتھ رہنا اور اپنا امیج بہتر کروانا شامل ہے۔ لوگوں سے موثر رابطہ رکھنا، اس کا اہم حصہ ہے، یہ ذمے داری نہیں ایک طرز زندگی ہے۔ سیاسی پی آر کا مطلب اپنی گڈ ول بنانا اور اسے بہتر کرنا ہوتا ہے۔

پبلک ریلیشن کے شعبے میں کارگزار لوگوں کا بنیادی کام ابلاغ ہے۔ ابلاغ کے اس عمل کے لیے پبلک ریلیشن کا کارکن ویسے ہی ذرائع اور وسیلے اختیار کرتا ہے، جو ابلاغ کے دوسرے میدانوں میں استعمال ہوتے ہیں مثلاً مطبوعہ مواد مہیا کرنے کے لیے وہ تصویروں سے مزید خبری اعلامیے جاری کر سکتا ہے، اپنے ادارے کی طرف سے معلوماتی کتابچے، تعارف نامے، ہینڈبل، فولڈر، کیٹلاگ، ڈائریاں، کیلنڈر، اور مطبوعہ خبرنامے یا ادارے کے رسائل اور جرائد وغیرہ تیار کرتا ہے۔ آڈیو ویژول مواد کے طور پر ریڈیو، ٹی وی پروگرام، تقریروں، مذاکروں، جلسوں اور مباحثوں کا اہتمام کرتا ہے۔ بصری مواد مہیا کرنے کیلیے مظاہروں، نمائش، فلموں، سلائیڈوں، دستاویزی فلموں، ثقافتی تقریبوں، پریڈوں وغیرہ کے انعقاد کا

انتظام کرتا ہے۔ غرض وہ ابلاغ کا ہر حربہ استعمال میں لاتا ہے۔ پبلک ریلیشن اور تشہیر مترادف اصطلاحات نہیں ہیں، تشہیر، پبلک ریلیشن کا ایک حصہ ہو سکتی ہے، بجائے خود اسے پبلک ریلیشن کا عمل نہیں سمجھنا چاہیے۔

چونکہ پبلک ریلیشن کے شعبے کا بنیادی کام ابلاغ ہے اور اس شعبے کے کارکن بھی خبری مواد کی تحریر، رائے عامہ کی تشکیل اور اخبار و رسائل کے اجرا جیسے کام کرتے ہیں، اس لیے اس پیشے میں تربیت یافتہ صحافی عام خواندہ لوگوں کے مقابلے میں زیادہ کامیاب رہتے ہیں اور بالعموم اس پیشے میں ذرائع ابلاغ میں کارگزار رہنے والے لوگ ہی کام کرتے نظر آتے ہیں۔

انفرادی خصوصیات : اس دلچسپ میدان عمل میں آنے والوں میں جو انفرادی خصوصیات درکار ہوتی ہیں ان میں اچھی شخصیت، تحریر و تقریر پر دسترس، عمدہ، دلکش اور دلچسپ گفتگو کرنے کی اہلیت، اپنے ادارے یا محکمے و شعبے سے گہری وابستگی، وفاداری، مجلسی آداب سے آگاہی، ذمہ داری، خوش لباسی، شگفتہ مزاجی وہ اوصاف ہیں، جو آپ کو آپ کے ادارے کی نہیں بلکہ عوام الناس میں بھی ہر دلعزیز شخصیت بنا دیتے ہیں۔

پیشے کی نوعیت : بڑے اداروں میں پبلک ریلیشن کے الگ شعبے اور نظامتیں قائم ہیں اور ان میں ایک وسیع عملہ کارگزار ہوتا ہے، وہاں کچھ لوگ دفتروں میں بیٹھ کر کام کرتے ہیں اور کچھ کارکن اخبارات کے دفاتر اور دیگر پبلک مقامات پر فیلڈ میں کارگزار ہوتے ہیں۔ دفتر میں بیٹھنے والے مطبوعہ، بصری اور سمعی مواد کی تیاری کا کام کرتے ہیں۔ اعلامیے، ہینڈ بل، بروشر اور کتابچے وغیرہ تیار کرتے ہیں یا خبر ناموں کی تیاری کا کام کرتے ہیں اور جو لوگ فیلڈ میں کام کرتے ہیں، وہ رائے عامہ کے ترجمانوں، ذرائع ابلاغ کے کلیدی افراد، اعلیٰ سرکاری و غیر سرکاری حکام اور ممتاز شخصیات سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ تقریبوں، مباحثوں، جلسوں، مذاکروں، ثقافتی تقریبات، مظاہروں، نمائشوں وغیرہ کے انعقاد کا اہتمام کرتے ہیں۔ چھوٹے اداروں میں جہاں ایک ہی پبلک ریلیشن افسر ہوتا ہے، اسے دفتر کے اندر اور دفتر کے باہر سب جگہ کام کرنا پڑتا ہے۔

ترقی کے مواقع : بڑے نجی اداروں میں افسران کو دی جانے والی مراعات اور تنخواہیں اتنی پرکشش ہوتی ہیں کہ کہنہ مشق اور پرانے صحافی اپنا برسوں کا کیریئر چھوڑ کر پبلک ریلیشن کے پیشے کو اپناتے نظر آتے ہیں۔ صوبائی حکومتوں کے محکمہ ہائے اطلاعات سے افسر اطلاعات کا تقرر سترھویں گریڈ میں ہوتا ہے۔ افسر اطلاعات سے اوپر بالترتیب اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ڈپٹی ڈائریکٹر پبلک ریلیشن اور ڈائریکٹر جنرل پبلک ریلیشن کے مدارج ہوتے ہیں۔

حدیث رسول ﷺ

”اگر کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے یا کھیت بوتا ہے جس سے انسان، چرند، پرند روزی حاصل کرتے ہیں تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔“

اپنی شخصیت کو نکھاریں

تحریر: جناب سلمان عارف سلات، سیکنڈ ایئر کامرس

Salman Arif

جس طرح ایک خوش و خرم زندگی گزارنے کے لیے کامیابی لازمی جزو ہے۔ بالکل اسی طرح کامیابی کے حصول کے لیے شخصیت میں نکھار لانا بے حد ضروری ہے۔ اسکول لائف سے ہی ہر انسان کے لیے شخصیت کی تعمیر اور نکھار لانا لازمی اہمیت اختیار کر جاتا ہے، اگر ایسا نہ کیا جائے تو کامیابی کا عمل سست پڑ جاتا ہے۔ لوگوں کی اکثریت ظاہری حسن پر خاص توجہ مرکوز رکھتی ہے، تاہم شخصیت کو پرکشش اور خوبصورت بنانے کے لیے زیادہ توجہ نہیں دی جاتی۔ شخصیت میں نکھار کردار کے دائمی حسن کو بڑھا کر آپ کو کامیاب اور کامران بناتا ہے۔ شخصیت میں نکھار لانے کے حوالے سے آج ہمارے پاس مشہور شخصیات کی کچھ ایسی ٹپس موجود ہیں، جن پر عمل کر کے مثبت تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔

مہارتوں سے متعلق مطالعہ کریں: کیا آپ کوئی خاص مہارت حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں؟ اگر ایسا ہے تو اس سے متعلق مطالعہ کریں۔ مطالعہ ایک ایسا ہتھیار ہے جو کسی بھی مقصد اور خواہش کی تکمیل کے لیے لائحہ عمل ترتیب میں مدد کرتا ہے۔ تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہو یا اعتماد کی بحالی، آپ جو چاہتے ہیں یا جس چیز کی خواہش رکھتے ہیں، اس کے متعلق علم حاصل کریں۔ جتنا آپ علم حاصل کریں گے، اتنا ہی آپ کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوگا۔

خود آگہی: پرسنل ڈویلپمنٹ کے لیے خود آگہی ایک لازمی جزو ہے۔ خود آگہی کا مطلب ہے اپنی ذات کے متعلق آگاہی حاصل کی جائے، مثال کے طور پر آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ آپ کی خواہشات، ترجیحات، عقائد اور مقاصد کیا ہیں۔ خود آگہی ہماری آنکھوں پر پڑے دبیز

پردوں کو ہٹا دیتی ہے۔ اسی کے ذریعے ایک انسان کی تمام ظاہری و باطنی خوبیاں اور خامیاں عمیق مطالعے کے بعد روزِ روشن کی طرح عیاں کی جا سکتی ہیں۔ ایسے مخلص افراد، جو آپ کے بارے لگی لپٹی یا کینہ پروری کے بجائے غیر جانبدار اور دوٹوک رائے کا اظہار کریں، اس سے پوچھیں کہ ان کی آپ سے متعلق کیا رائے ہے۔ سب سے پہلے آپ وہ سنیں گے، جو سنا پسند نہیں کرتے۔ لیکن اپنا دفاع کرنے کے بجائے غیر جانبدار رہتے ہوئے ان غلطیوں کو درست کرنا ہی شخصیت میں نکھار لانے کی جانب دوسرا قدم ہے۔

مشیر تلاش کریں: آپ کا مشیر کوئی گہرا دوست یا ایسا شخص ہو سکتا ہے، جو یہ جانتا ہو کہ آپ کون سے کام نہیں کر سکتے یا کن جگہوں پر آپ کو سیکھنے کی ضرورت ہے۔ مشیر اس شخص کو ہونا چاہیے، جو نہ صرف سمجھدار ہو بلکہ تجربہ کار بھی ہو تاکہ وہ غیر جانبدارانہ انداز میں آپ کی رہنمائی کر سکے۔

ایسے افراد کی تلاش کریں، جو نہ صرف آپ کی حوصلہ افزائی کریں بلکہ آپ پر غیر جانبدارانہ تنقید بھی کرتے ہوں۔

ڈریسنگ: لباس بھی شخصیت میں نکھار لانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ آپ کی توجہ نہ صرف شخصیت سازی کے پیچیدہ مراحل پر ہونی چاہیے بلکہ چھوٹی چھوٹی چیزوں پر بھی نظر ہونا بے حد ضروری ہے۔ لباس کا معاملہ بھی اسی نوعیت کا ہے۔ کامیاب لوگوں کے لباس پر نظر ڈالیں، آپ کو اپنے مسئلے کا حل مل سکتا ہے۔ مثال کے طور پر وہ آفس اور تقریبات میں کس طرح کی ڈریسنگ کرتے ہیں، اس پر آپ کی نظر اور توجہ ہونی چاہیے۔

سوچ: آپ کی سوچ آپ کی شخصیت کی عکاسی ہوتی ہے۔ سوچ اور شخصیت کا ایک خاص اور گہرا تعلق ہے۔ انسان کو اندازہ بھی نہیں ہوتا اور وہ اپنی سوچ کے مطابق خود کو ڈھالتا چلا جاتا ہے۔ آپ نے غور کیا ہوگا کہ بہت سارے لوگ تعلیم یافتہ اور ذہین ہوتے ہوئے بھی معاشرے کو اپنی ذات سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا پاتے کیوں کہ ان کی سوچ میں فیض پہنچانے کا عنصر نہیں ہوتا۔ اس کے برخلاف کچھ لوگ بہت زیادہ تعلیم یافتہ اور ذہین نہ ہونے کے باوجود بھی معاشرے کو اپنی ذات سے فائدہ پہنچاتے ہیں کیوں کہ ان کی سوچ میں فیض پہنچانے کا عنصر شامل ہوتا ہے۔

خود احتسابی: ہر انسان میں کچھ اچھی عادتیں ہوتی ہیں تو کچھ بری۔ اچھی عادتوں پر جہاں آپ خود کو سراہتے ہیں، وہیں بری عادتوں پر تنقید برداشت کرنے کا حوصلہ بھی رکھیں۔ انسان کی یہ عادت جلد تبدیلی اور کامیابی کی ضمانت ٹھہرائی جاتی ہے۔

ناکامی کو قبول کریں: جس طرح آپ اپنی کامیابیوں کو قبول کرتے ہیں، اسی طرح اپنی ناکامیوں کو قبول کریں۔ اپنی غلطیوں سے سیکھیں اور کوشش کریں کہ جو غلطی ایک بار کر چکے ہیں، وہ دوبارہ نہ ہو۔ اس طرح آپ کی شخصیت میں نکھار آتا جائے گا۔

پانی بچاؤ، درخت اگاؤ، ملک کو سرسبز بناؤ

پاکستان سمیت پانی کا مسئلہ اس وقت دنیا بھر میں شدت اختیار کر چکا ہے۔ بارش ہمارے پاس قدرت کا انمول عطیہ ہے اور اس کا پانی بچا کر ہم اس کی کمی پر با آسانی قابو پا سکتے ہیں۔ پانی کو احتیاط کے ساتھ استعمال بے حد ضروری ہے۔ حب الوطنی کا تقاضہ ہے۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

کمپیوٹرائزڈ کارڈ
کے سلسلے میں ضروری ہدایت

چھان بین کے لئے (For Scrutiny Purpose)

کمپیوٹرائزڈ کارڈ کے لئے نیچے دیئے ہوئے دستاویزات جمع کرانے ہوں گے۔

☆ درخواست گزار کے CNIC کارڈ کی کاپی

☆ والد کا بانٹوا میمن جماعت اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی یا

☆ والد کے انتقال کی صورت میں Death Certificate اور بھائی / چچا (خونی رشتہ دار) کا بانٹوا میمن جماعت اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ درخواست گزار کی دو عدد فوٹو 1x1

شادی شدہ ممبران کے لئے

☆ نکاح نامہ کی فوٹو کاپی یا تاریخ اور اگر درخواست گزار صاحب اولاد ہو تو بچوں کے "ب فارم" کی فوٹو کاپی اور 18 سال سے بڑوں کی CNIC کی فوٹو کاپی

☆ بیوی یا شوہر کے CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ دستاویزات مکمل نہ ہونے کی صورت میں فارم جمع نہیں کیا جائے گا۔

آپ سے تعاون کی گزارش کی جاتی ہے

سکندر محمد صدیق اگر

کنوینر لائف ممبر شپ کمیٹی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بہ موقع 16 ویں برسی

براردی کا قابلِ فخر نوجوان

ملکی سطح پر سماجی اور فلاحی شعبوں میں عوام الناس کی خدمات انجام دینے والا
میمن اور بانٹوا میمن برادری کا نوجوان جو جواں عمری میں ہی ہم سب سے جدا ہو گیا تھا

جاوید پرنس مرحوم

پیدائش: 25 ستمبر 1963ء (کراچی) وفات: 3 دسمبر 2003ء (کراچی)

تحقیق و تحریر: کھتری عصمت علی پٹیل

جاوید پرنس ایک ایسے باعزم اور باہمت نوجوان کا نام ہے جو نہایت خاموشی کے ساتھ اچانک ہی منظر عام پر آیا اور پھر اس نے جس انداز سے لوگوں کی خدمت کا آغاز کیا اس نے سبھی لوگوں کو چونکا دیا۔ جاوید کی پرخلوص اور سماجی خدمات دیکھ کر سبھی حیران تھے۔ اس یگک میں نے نہایت کم وقت میں عوام الناس کی خدمت کے اعلیٰ معیار قائم کئے اور عین نوجوانی کے عالم میں ہی دنیا سے چلا گیا۔ ”وہ آیا، اس نے دل فتح کئے اور وہ چلا گیا۔“ یہ مثال جاوید پرنس جیسے پرخلوص شخص پر صادق آتی ہے۔

پیدائش اور تعلیم: جاوید پرنس 25 ستمبر 1963ء بدھ کو کراچی کے ایک کاروباری اور تجارت پیشہ بانٹوا میمن گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد محترم کا نام محمد صدیق عبدالرحمٰن گلہ ہے۔ جاوید نے ابتدائی تعلیم مدرسہ اسلامیہ کھارادر سے حاصل کی اور اسی اسکول سے انہوں نے 1980ء میں میٹرک کا امتحان امتیازی نمبروں کے ساتھ پاس کیا جو ان کے لئے اور ان کے گھر والوں کے لئے بڑی خوشی اور اعزاز کی بات تھی۔ اس کے بعد 1983ء میں انہوں نے انٹرمیڈیٹ کا امتحان سندھ مسلم کامرس کالج سے پاس کیا۔ جاوید پرنس ایک ذہین و باصلاحیت اور ہونہار طالب علم تھے۔ ان کے عمدہ نمبر ظاہر کرتے ہیں کہ وہ تعلیم میں کس قدر دلچسپی لیتے تھے۔ وہ ایک سلجھے ہوئے، دیانت دار اور خدا ترس انسان تھے۔

تعلیم سے علیحدگی: جاوید پرنس شروع ہی سے کاروباری اور سماجی مصروفیات کے سبب وقت نہیں نکال پاتے تھے۔ اگر کاروباری مصروفیات ان کے جسم کے لئے ضروری تھیں تو سماجی مصروفیات ان کی روح کے لئے ناگزیر تھیں۔ چنانچہ انہوں نے مجبوراً انٹر کے بعد تعلیمی سلسلے کو

سری لنکا میں منعقدہ 14 مئی 2001ء کو سرکاری تقریب میں وزیر اعظم سری لنکا رتنا سری وکرما نائیکے کے دست مبارک سے ورلڈ ریکارڈ چار ماہ کے کم سن بچے کو قرنیہ ٹرانسپلانٹیشن کا علاج کرنے پر ''کائمو KYMO'' کے صدر جناب جاوید پرنس (مرحوم) کو اسناد اور پانچ ہزار امریکی ڈالر کا عطیہ پیش کیا۔

جناب جاوید پرنس (مرحوم) اسلام آباد میں ایک سرکاری تقریب میں اس وقت کے سینیٹ کے چیئرمین جناب محترم محمد میاں سومرو صاحب سے گفتگو کرتے ہوئے۔

خیر باد کہہ دیا اور پوری تندہی سے سماجی و کاروباری امور میں مصروف ہوگئے۔ حالانکہ انہیں تعلیم بہت عزیز تھی اور وہ آگے پڑھنا بھی چاہتے تھے مگر شاید قدرت کو ان سے جلدی جلدی دوسرے کام لینے تھے جن کے لئے ان کے پاس وقت کم تھا۔ کون جانتا تھا کہ یہ جواں سال شخص عین عالم جوانی میں اس طرح دنیا سے چلا جائے گا کہ لوگ دیکھتے رہ جائیں گے۔

خاندان اور شادی : جاوید پرنس کی شادی عبدالستار عبداللہ دودھی (پولا) مرحوم کی دختر نیک اختر محترمہ منیزہ کے ساتھ 15 نومبر 1991ء کو ہوئی۔ آپ کے بچوں میں عارفین، اسود، حسنین اور عائشہ شامل ہیں۔ جاوید پرنس کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ آپ کے بھائیوں میں جناب عبدالواحد پرنس (ممتاز سماجی شخصیت ہیں آپ بھی عوام الناس کی خدمت کے لئے قابل عزت شمار کئے جاتے ہیں)، جناب فاروق پرنس، گل انور پرنس (مرحوم) اور جناب عبدالصمد پرنس شامل ہیں۔ آپ کے بڑے بھائی جناب عبدالواحد پرنس نے جاوید پرنس کی رحلت کے بعد ان کے مشن کو سنبھالا ہے اور اسے آگے بڑھا رہے ہیں۔

عملی میدان میں : جاوید پرنس نے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر انسانیت کی خدمت کے لئے اہم منصوبے تیار کئے تھے۔ انہوں نے اپنے دوستوں اور ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایک تنظیم کی داغ بیل ڈالی جس کا نام تھا ”کراچی یوتھ مینجمنٹ آرگنائزیشن“ تھا۔ یہ تنظیم 22 مارچ 1978ء کو قائم کی گئی تھی جس میں ان کے مخلص دوستوں کی سپورٹ اور تعاون بھی شامل تھا۔ اس تنظیم نے اپنے کام کا آغاز اس طرح کیا کہ سول اسپتال کراچی کے بے سہارا، غریب، مفلس، نادار اور دواؤں سے محروم مریضوں کو مفت دوائیں فراہم کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ ابتدا میں یہ سلسلہ خوب چلا اور لوگوں نے اسے پسند بھی کیا مگر چند ایک اسباب کی بنا پر بحالت مجبوری انہیں یہ سلسلہ منقطع کرنا پڑا جس کا جاوید پرنس مرحوم کو بہت دکھ تھا۔

یہ سمجھ لیجئے کہ جنرل او پی ڈی میں جاوید مرحوم نے بلاامتیاز لوگوں کی اس قدر خدمت کی، ان کی اس قدر مدد کی کہ لوگ ان کے دیوانے ہوگئے۔ انھوں نے اپنی زندگی میں لگ بھگ 40194 نادار اور مفلس مریضوں کی مدد کی اور انھیں اپنی جانب سے ہر قسم کی طبی سپورٹ فراہم کی۔

جاوید پرنس کے کام کرنے کا انداز بڑا منفرد تھا۔ کراچی میں سماجی خدمت انجام دینے والی تنظیمیں، ادارے اور این جی اوز (NGOs) اپنی طرح طرح پبلسٹی کرتی ہیں اپنے کاموں کی تشہیر کرتی ہیں جس سے انہیں مزید فنڈز ملتے ہیں مگر جاوید کا یہ مزاج نہ تھا۔ وہ نہایت خاموشی سے کام کرتے تھے اور کسی بھی طرح کی پبلسٹی کے قائل نہ تھے۔ چنانچہ وہ خدمت خلق اور فلاح و بہبود کی اعلیٰ روایات قائم کرتے رہے۔ انہوں نے اپنی راہ میں آنے والی رکاوٹوں کا کوئی شکوہ نہ کیا اور نہ کسی سے ان کے حل کے لئے مدد مانگی بلکہ ہر مشکل، ہر دکھ خود ہی برداشت کرتے رہے اور خدمات اور فلاحی کاموں کے سلسلے کو آگے بڑھاتے رہے۔

آنکھوں کے عطیات : جاوید پرنس کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے سری لنکا سے آنکھوں کے عطیات منگوائے اور پاکستان میں بصارت سے محروم مریضوں کو وہ آنکھیں لگوا کر ان کی زندگیوں میں اجالوں کے رنگ بکھیر دیے۔ یہ بلاشبہ ایک ایسی خدمت تھی جس کے بدلے نوجوان جاوید کو بے انتہا دعائیں ملیں۔ نہ جانے ان کی سلامتی کے لئے ہر روز کتنے ہاتھ اللہ تعالیٰ کے حضور اٹھتے تھے۔ حالانکہ یہ کہا جاتا ہے کہ سری لنکا کے علاوہ دوسرے ملکوں سے آنے والے آنکھوں کے عطیات کا بڑے پیمانے پر کاروبار ہوتا ہے۔ مگر مرحوم جاوید پرنس پر یہ الزام بھی نہ لگ سکا کہ انہوں نے آنکھوں کے عطیات مفت فراہم نہیں کئے ہیں۔ جس زمانے میں پاکستان میں آنکھوں کے عطیات فراہم کرنے والی این جی اوز پر آنکھوں کی عطیات کی خرید و فروخت کے الزام لگ رہے تھے، اس زمانے میں بھی جاوید مرحوم کی طرف اس حوالے سے کوئی انگلی نہ اٹھ سکی۔

مفت علاج
ٽي روزه اکين جي مفت ڪئمپ
بتاريخ 8.7.6 مارچ
KVMO
دورو نارو

RVICE IN

ان کے خلوص اور دیانت داری کے باعث انہیں سری لنکا سے آنکھوں کے عطیات برابر ملتے رہے۔ سری لنکا کی "سری لنکن انٹرنیشنل آئی ڈونیشن سوسائٹی" نے ان حالات میں بھی جاوید پرنس پر اپنا اعتماد برقرار رکھا۔ ڈاکٹر ہڈسن سلوا، مسز ہڈسن، ڈاکٹر قاسم اور بالخصوص سری لنکا کی حکومت جاوید پرنس مرحوم کے کام اور طریقہ کار سے بالکل مطمئن تھی۔ یہی وجہ تھی کہ سری لنکا کے صدر نے جاوید پرنس کو ان کے کام کے اعتراف میں انسانی خدمت کی اعلیٰ سند سے نوازا۔ اس رحم دل شہزادے کو سری لنکا کے صدر نے تو ایوارڈ دے دیا تھا مگر پاکستان کی کسی حکومت نے ان کی خدمت کا کبھی اعتراف نہ کیا اور انہیں کبھی کوئی تعریفی سند ان کے اپنے ملک کی جانب سے نہیں ملی، نہ ہی پذیرائی کی گئی۔

آنکھوں کی طبی خدمات کے حوالے سے جاوید پرنس مرحوم نے بڑے اعلیٰ اور حیران کن معیار قائم کئے تھے۔ انھوں نے لگ بھگ 7366 افراد کو مفت نظر کی عینکیں فراہم کی تھیں تاکہ کمزور نظر کے حامل مفلس و نادار مریض راحت پا سکیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے 891 نابینا افراد کو اپنی جانب سے سفید چھڑی (WHITE STICK) کا تحفہ مفت فراہم کیا تھا۔ یہ خاصی قابل ذکر خدمت تھی آنکھوں کے حوالے سے ان کی اور خدمت بھی قابل قدر ہے، وہ یہ کہ انھوں نے لگ بھگ 1828 آنکھوں میں موتیا اترنے کے مریضوں کے موتیا کے آپریشن بھی کرائے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی آنکھوں میں قیمتی لینس لگوا کر گویا ان کی زندگیوں میں خوشیوں کے رنگ بھر دیئے تھے اور وہ لوگ جو بصارت سے محرومی کے قریب پہنچ چکے تھے، ایک بار پھر آنکھوں والے ہوگئے، ان لوگوں نے جاوید پرنس کو بے حد دعائیں دی تھیں مگر اللہ کو کچھ اور منظور تھا۔ جاوید پرنس کا ایک اور کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے کراچی یوتھ مینجمنٹ آرگنائزیشن (KYMO) کا ادارہ قائم کرکے اس میں ایک آئی بینک (آنکھوں کا بینک) بھی قائم کیا تھا جس نے کم و بیش 765 افراد کی آنکھوں کا علاج کرکے ان کو بینائی سے محروم ہونے سے بچایا تھا۔

جاوید کے لئے مریضوں کا پیار و خلوص اور دعائیں : ملک بھر کے مریض جاوید پرنس کو اپنا پرنس مانتے تھے اور ان کی دل و جان سے عزت کرتے تھے، دعائیں دیتے تھے۔ دل کے امراض کے انجکشن، جان بچانے والی دوائیں اور مہنگی ادویات کے علاوہ وہ دیگر دواؤں کی مستحق افراد و مریضوں میں تقسیم کے پورے نظام کی وہ خود نگرانی کرتے تھے۔ اسپتالوں میں ان کا یہ عالم تھا کہ ڈاکٹر بھی اس مخلص اور ہمدرد نوجوان کا احترام کرتے تھے۔ وہ دوائیں لے کر مریضوں کے پاس خود جاتے تھے۔

اندرون سندھ اور صحرائی و سرحدی علاقوں میں جاوید کی گراں قدر مخلصانہ خدمات : جاوید پرنس کا ایک اور فلاحی و رفاہی کارنامہ اجتماعی ختنہ کی کامیاب مہم تھی۔ ایک بار ان کے علم میں بات آئی تھی کہ سندھ، صحرا و سرحدی، علاقوں کے پسماندہ اور تعلیم سے محروم علاقوں میں لوگ ختنہ نہیں کرواتے۔ اس ضمن میں متعدد بار کوششیں کی گئیں اور کئی این جی اوز نے اس طرف توجہ دی مگر علاقوں کے لوگوں نے ان کی کوششوں میں ان کا ساتھ نہ دیا۔ چنانچہ جاوید نے اس طرف خصوصی توجہ کی۔ انہوں نے اندرون سندھ بالخصوص ٹھٹھہ بدین و دیگر اضلاع میں اجتماعی ختنہ کی مہم شروع کی۔

اس کے لئے انہوں نے کوششیں کیں، فنڈز خرچ کئے، لوگوں کو سمجھایا اور انہیں سنت ابراہیمی کے اس عمل کے فوائد سے آگاہ کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کی کوششیں بارآور ثابت ہوئیں اور لوگوں میں شعور بیدار ہوگیا۔ انہوں نے ختنہ کرانی شروع کردی اور اس طرح سنت ابراہیمی سے محروم لوگ اس سنت سے بہرہ ور ہوگئے۔ جاوید پرنس نے اپنی زندگی میں 9699 سے زائد افراد کی ختنہ کرائی تھی اور ڈیڑھ ہزار مرد، خواتین اور بچوں کی بے نور آنکھوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے نور کا تحفہ دیا تھا۔

وفات : انہیں پانامہ (PANAMA) کی اعزازی سفارت کاری ملنے والی تھی کہ اسلام آباد میں قیام کے دوران ان کے کمرے میں گیس بھر گئی اور دم گھٹنے کی وجہ سے یہ پر عزم جوان بے شمار لوگوں کو سسکتا اور بلکتا چھوڑ کر اس دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے 3 دسمبر 2003ء بدھ کو رخصت ہو گیا۔ ان کی موت کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔ لوگ یہ خبر سن کر سکتے میں آگئے۔ انہیں اپنے شہزادے جاوید پرنس کی موت کا یقین ہی نہیں آرہا تھا مگر جو دنیا میں آیا ہے، اسے ایک نہ ایک دن تو واپس جانا ہی ہے، کوئی بڑھاپے میں جاتا ہے، کوئی جوانی میں شہزادہ جاوید عین جوانی میں چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے اور اس کی قبر کو نور سے بھر دے۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

جاوید مرحوم کا مشن : کہتے ہیں کہ اللہ کے نیک بندے جس چراغ کو روشن کر جاتے ہیں، وہ کبھی نہیں بجھتا۔ جاوید پرنس نے انسانی خدمات کا جو مشن شروع کیا تھا، وہ آج بھی جاری ہے بلکہ آگے بڑھ رہا ہے، اب یہ روشن چراغ جاوید مرحوم کے بڑے بھائی جناب عبدالواحد پرنس کے ہاتھوں میں ہے اور وہ اس چراغ کی روشنی میں اپنے چہیتے اور لاڈلے بھائی کی گراں قدر خدمات کے سلسلے کو کئی سالوں سے آگے بڑھا رہے ہیں۔ اللہ کرے یہ چراغ یونہی روشن رہے اور اس کی روشنی اسی طرح دکھی انسانوں کی رہنمائی کرتی رہے۔ (آمین)

◆

فروغ علم کا چراغ

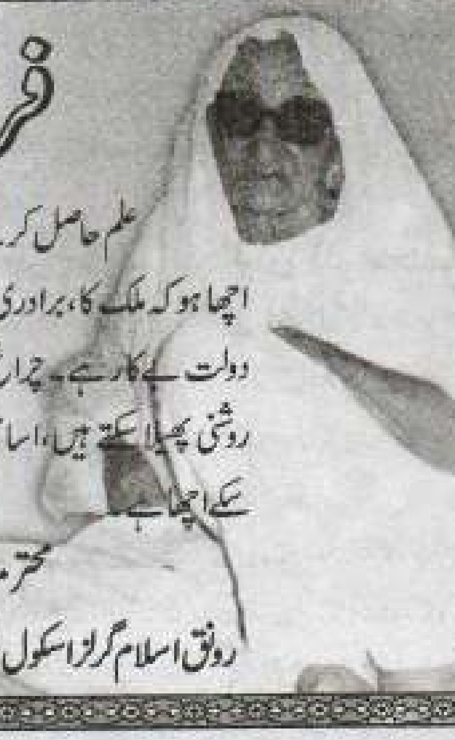

علم حاصل کرنے میں محنت کرو تا کہ دنیا سے اندھیرا ختم ہو جائے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ملک کا، برادری کا بچہ بچہ علم کی دولت سے مالا مال ہو جائے۔ علم کے بغیر دولت بے کار ہے۔ چراغ سے چراغ روشن ہوتا ہے۔ علم ہی سے ہم اپنی برادری میں روشنی پھیلا سکتے ہیں، اساتذہ کے ذریعہ سے جتنی بھی تھوڑی یا بہت علم کی روشنی پھیل سکے اچھا ہے۔

محترمہ خدیجہ حاجیانی کی تقریر سے اقتباس
رونق اسلام گرلز اسکول نانک واڑہ کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر

ماضی کی ایک یاد

میمن ویمن ایجوکیشن سوسائٹی اور ڈی نیشنلائزڈ درس گاہیں

بانٹوا میمن جماعت کی تعلیمی خدمات کا روشن پہلو

میمن برادری کے قومیائے گئے جملہ ستر (70) تعلیمی ادارے حکومت کی جانب سے اعلان شدہ پروگرام کے مطابق ان کے اصل منتظمین کے سپرد کیے گئے ہیں، جن کے تحت رونق اسلام گرلز اسکول کھارادر، نانک واڑہ اور فیڈرل بی ایریا کی تینوں درس گاہیں میمن ویمن ایجوکیشن سوسائٹی کے معاہدے کے مطابق بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے سپرد کی گئی ہیں جن میں تقریبا چار ہزار طالبات زیر تعلیم ہیں۔

ان تین تعلیمی اداروں کا انتظام چلانے کے لیے بانٹوا میمن جماعت کی عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین کی طرف سے جناب پیر محمد ابا عمر کالیا کی سرپرستی میں ایک تعلیمی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ تعلیم کمیٹی کے سربراہ جناب پیر محمد کالیا نے اپنے بیان میں کہا کہ ڈی نیشنلائزڈ تعلیمی اداروں کا انتظام بانٹوا میمن جماعت کے تحت لینے کا مقصد تعلیم کے معیار کو بلند کرنا اور درسگاہوں میں نظم وضبط کی اصلاح اور ترقی علاوہ بچیوں میں تعلیم کا فروغ ہے۔ اور ان مقاصد کو پورا کرنے کے لیے بانٹوا میمن جماعت کو ایک خطیر رقم کا بوجھ اٹھانا پڑے گا جو تقریبا چالیس لاکھ ہے۔

جناب پیر محمد کالیا نے اس پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ برادری کے مخیر حضرات نے مالی خسارے کو پورا کرنے کے لیے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ برادری کی کسی بھی غریب اور حاجت (ضرورت) مند طالبہ پر فیس کا بوجھ نہیں پڑنے دیا جائے گا بلکہ باعزت اور خاموشی کے ساتھ اسکالرشپ (تعلیمی وظیفہ) دیا جائے گا۔

(مطبوعہ: ماہنامہ میمن سماج کراچی۔ شمارہ اپریل 1984ء)

عربی کہاوت

لذیذ ترین نعمت

وہ لقمہ: سب سے بہتر ہے کہ جس کو آدمی خود اپنی محنت سے کماتا ہے

وہ لقمہ: زندگی کی نعمتوں میں سب سے افضل ہے کہ
جس کو آدمی بے ساختہ، رغبت سے کھاتا ہے

M.Usman Mahenti
0300-8221566
M.Ziker Mahenti
0300-8290757

MAHENTI
ESTATE

Buy, Sell, Rent
Plot, Bungalow, Apartment
Deal in DHA, DHA City, Bahria Town, Clifton, Emaar & Port Qasim

Mahenti Corporation
www.mahentiestate.com
G-18/VI Ch Khaleeq-uz-Zaman Road, Block 8 Clifton, Karachi
usman@mahenti.com, /Mahentirealestate 021-35876042, 35876043,

LUNAR
FURNITURE & INTERIOR

Home & Office
Imported Furniture

www.mahenti.com
G-18/VI Ch Khaleeq-uz-Zaman Road, Block 8 Clifton, Karachi
info@mahenti.com, /Lunarfurnitureinterior 021-35821752, 35822154,

تحریر: حرا ابراہیم

ہلدی

مشرقی کھانوں میں ہلدی کی اہمیت اور افادیت کو کسی طور نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، کھانوں میں اس کا استعمال صدیوں پرانا ہے۔ ہلدی کا آبائی وطن ساؤتھ ایشیا ہے جو کہ Curuma Longo پلانٹ کی جڑوں کے ساتھ آگئی ہے۔ اس کا پودا پائیدار اور اس کا تعلق ادرک کے خاندان سے ہے۔ ہلدی کے تنوں کو جو کہ زیرِ زمین جڑ کی طرح تنا ہوتا ہے جس میں ہلدی کی جڑیں اور کونپلیں پھوٹتی ہیں جنہیں Rhizomes کہا جاتا ہے۔ ان Rhizomes کو پہلے اُبالا جاتا ہے۔ اُبالنے کے بعد خشک کر کے اس کا باریک پاؤڈر تیار کیا جاتا ہے یہ پاؤڈر گہرے اورنج، پیلے رنگ کا ہوتا ہے اس کا ذائقہ کڑوا، بدمزہ، تلخ اور ہلکا ترش ہوتا ہے۔ اس میں پاؤڈر بننے کے بعد بھی پودے کی خوشبو محسوس کی جاسکتی ہے۔

ہلدی قدرتی اجزاء سے بھرپور ہے۔ اس کے بے شمار فوائد ہیں۔ کھانوں میں اس کا کثرت سے استعمال کئی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ جیسے بھولنے کی بیماری یا دماغی امراض، ذیابیطس، مختلف اقسام کی الرجیز، جوڑوں کے درد، پٹھوں کے امراض کے ساتھ ساتھ کمزوری کے لیے بھی فائدہ مند ہوتی ہے۔ ہلدی کو اسکن یا خوبصورتی کے لیے بھی نہایت فائدہ مند سمجھا جاتا ہے۔ صدیوں سے خواتین ہلدی اور ابٹن کے ملاپ سے پیسٹ تیار کر کے چہرے کی تازگی اور شگفتگی کے لیے استعمال کرتی چلی آرہی ہیں۔ نہایت کم قیمت پر دستیاب یہ بیوٹی پروڈکٹ اسکن کے لیے بے شمار فوائد فراہم کرتی ہے۔

☆ چہرے کے داغ دھبوں جنہیں ایکنی Acne کہا جاتا ہے کہ خاتمہ کے لیے ہلدی اکسیر کی صلاحیت رکھتی ہے، ہلدی میں چونکہ اینٹی بیکٹیریل اور اینٹی سیپٹک کی صلاحیت موجود ہے اس لیے اسکن کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ ہلدی کا ماسک نہ صرف جلد کو فریش رکھتا ہے بلکہ داغوں اور داغ دھبوں کو دور کر کے چہرے پر چکنائی کے بننے والے غدودوں کا بھی خاتمہ کرتا ہے۔ چہرے پر موجود ایکنی کو دور کرنے کے لیے ہلدی پاؤڈر اور صندل کی لکڑی کا پاؤڈر ہم وزن لے کر اس میں لیموں کا رس ملا کر پیسٹ تیار کریں اور چہرے پر لگائیں۔ پندرہ منٹ بعد نیم گرم پانی سے دھولیں۔ ہفتہ میں دو بار یہ ماسک استعمال کر کے مطلوبہ نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

☆ چکنی جلد کے لیے ہلدی کا استعمال سود مند ثابت ہوتا ہے۔ یہ چکنی جلد پر بننے والے غدود کو روکتی ہے۔ چکنی جلد کے لیے ہلدی کا ماسک بنانے کے لیے ڈیڑھ ٹیبل اسپون صندل پاؤڈر میں ایک چٹکی ہلدی کے ساتھ تین ٹیبل اسپون اورنج جوس شامل کر کے پیسٹ بنالیں۔ صندل پاؤڈر میں جلد کے اندر کھنچاؤ یا تناؤ پیدا کرنے کی قدرتی صلاحیت ہوتی ہے۔ لہٰذا ان تینوں چیزوں کے اشتراک سے بنا ہوا ماسک جلد کے لیے جادو کی حیثیت رکھتا ہے۔

☆ خشک جلد کے لیے جلد کا ماسک نہایت فائدہ مند ہوتا ہے اس ماسک کی تیاری کے لیے ایک انڈے کی سفیدی، دو قطرے اولیو آئل، تازہ لیموں کا رس چند قطرے اور ایک چٹکی ہلدی کو اچھی طرح مکس کر لیں۔ یہ پیسٹ تمام متاثرہ خشک جلد جیسے کہ چہرہ، گردن، کہنی اور گھٹنوں وغیرہ پر لگایا جا سکتا ہے۔ لگانے کے بعد اس ماسک کو مکمل طور پر خشک ہونے کے بعد ہلکے نیم گرم پانی سے صاف کر لیں۔

☆ جھریوں کے خاتمے کے لیے ہلدی میں قدرتی طور پر ایسے اجزا پائے جاتے ہیں جو چہرے پر بننے والی جھریوں اور لائنوں کا خاتمہ کرتے ہیں اور انہیں مزید بڑھنے سے روکتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے ایک فیس پیک اپلائی کیا جاتا ہے۔ ہلدی پاؤڈر، چاول کا آٹا یا پاؤڈر، خشک دودھ اور ٹماٹر کے جوس کو ملا کر ایک پیسٹ تیار کر لیجئے۔ اسے تین منٹ کے لیے اپنے چہرہ پر لگا رہنے دیں اور ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔ اس فیس پیک سے نہ صرف جھریوں کا خاتمہ ہوگا بلکہ چہرے کی رنگت بھی نکھرے گی۔ اگر آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے بہت نمایاں ہیں تو اس کے لیے دو ٹیبل اسپون بٹر ملک میں ایک چٹکی ہلدی ملا کر آنکھوں کے گرد بیس منٹ تک کے لیے لگا رہنے دیں۔ بعد ازاں ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔ اس فیس پیک کو ہفتہ میں دو بار استعمال کریں تو آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے ختم ہو سکتے ہیں۔

☆ بڑھتی ہوئی عمر کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے بھی ہلدی سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس ضمن میں بیسن، ہلدی کو ہم وزن ملالیں اور پانی کے ساتھ پیسٹ تیار کر لیں۔ اس پیسٹ میں خشک دودھ یا دہی بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ اس پیک کو نہ صرف چہرے پر لگایا جا سکتا ہے بلکہ اسے پوری باڈی پر بھی اپلائی کیا جا سکتا ہے۔ خشک ہونے پر اس ماسک کو ٹھنڈے پانی سے دھولیں جبکہ چہرے کے ماسک کو اسکرب کرتے ہوئے ٹھنڈے پانی سے صاف کریں۔

☆ پھٹی ایڑیوں کے لیے ہلدی ایک طاقتور جز سمجھی جاتی ہے۔ اس کے لئے تین ٹیبل اسپون ہلدی میں چند قطرے ناریل یا کیسٹر آئل شامل کریں اور پھٹی ایڑیوں پر پندرہ منٹ تک لگائیں۔ روزانہ یہ عمل کرنے سے پھٹی ایڑیاں نرم ہو جائیں گی اور ان پر بننے والی لائنیں بھی ختم ہو جائیں گی۔

☆ ہلدی خشکی کے خاتمے کے لیے بھی نہایت کارآمد ثابت ہوتی ہے نہ صرف خشکی بلکہ سر کے متعلق دیگر شکایات کے لیے بھی ہلدی کا استعمال سود مند ثابت ہوتا ہے اس کے لیے ہلدی میں اولیو آئل شامل کر کے شاور لینے سے پہلے سر کے بالوں یا جڑوں پر لگائیں اور پندرہ منٹ کے بعد کسی اچھے شیمپو سے بالوں کو دھولیں۔ اس سے نہ صرف بالوں میں سے خشکی ختم ہوگی بلکہ بالوں میں چمک اور تازگی بھی پیدا ہوگی۔ اس کے علاوہ بالوں کو گرنے سے روکنے کے لیے بھی ہلدی کا استعمال مفید ہے۔ اس کے لیے ہلدی، دودھ اور شہد کو ہم وزن ملا کر آمیزہ تیار کریں اور اسے بالوں میں لگائیں۔ چند ہفتوں میں ہی بال گرنا بند ہو جائیں گے۔

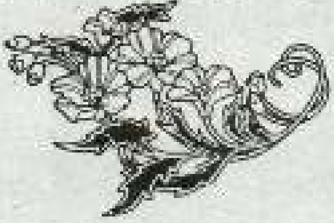

پاکستانی ادب 1947 - 2008ء

انتخاب شاعری۔ افسانہ گجراتی

احمد آباد (انڈیا) کے نوجوان کو دلہن لانے کے ارمان

دلہن

گجراتی تحریر : غلام رسول رنگ مرحوم (ملت گجراتی کے سابق سب ایڈیٹر)

اردو ترجمہ : کھتری عصمت علی پٹیل

اس کا اصل نام غالباً عمر یا احمد تھا مگر پورے علاقے کے لوگ اسے جلیلا کہہ کر پکارتے تھے۔ جلیلا کا یہ نام کیسے پڑا۔ اس کے بارے میں مقامی لوگوں کا کہنا تھا کہ عمر یا احمد اپنی پھوپھی کے ہاں رہتا تھا اور ان کا بہت زیادہ لاڈلا بھی تھا۔ ایک بار عمر نہ جانے کس طرح آگ کے لپیٹ میں آکر اچھا خاصا جل گیا تھا۔ اس مشکل وقت میں احمد آباد کے پانچ کنواں کے قریب ہرن والی پوڑ کے سامنے والے مزار پر رہنے والے سائیں بزرگ نے عمر یا احمد کا علاج بھی کیا تھا اور اس کی جھلسی ہوئی جلد پر لگانے کے لیے جڑی بوٹیوں سے ایک خاص مرہم بھی تیار کر کے دیا تھا۔ اس علاج سے عمر ٹھیک ہو گیا تھا مگر چونکہ وہ آگ سے جلا تھا اس لیے لوگوں نے اسے جلیلا یعنی جلا ہوا لڑکا کہہ کر پکارنا شروع کر دیا تھا۔ یہ نیا خطاب عمر کو بالکل پسند نہیں آیا تھا مگر لوگ اسے مسلسل اسی نام سے پکارتے رہے۔ اس پر عمر چراغ پا ہو جاتا تھا اور جب بچے اسے چھیڑتے تھے تو پتھر اٹھا اٹھا ان کے مارتا تھا مگر لوگوں نے اسے چھیڑنا بند نہیں کیا اور نہ اسے جلیلا کہنا بند کیا تو تھک ہار کر جلیلا نے یہ نام قبول کر لیا۔ اس کے بعد وہ باقاعدہ جلیلا بن گیا۔

جلیلا کی پھوپھی کے گھر میں جلیلا کی ماں بھی رہتی تھی اور جلیلا کا بڑا بھائی سالم بھی۔ اس کے بعد جلیلا تھا اور پھر سب سے چھوٹا بھائی۔ گویا پھوپھی کے اس چھوٹے گھر میں وہ سب ان کے ساتھ رہتے تھے۔ سالم بے روزگار تھا اور سارا دن چارپائی توڑتا رہتا تھا۔ اسے لوگ نکھٹو کہتے تھے۔ مگر جلیلا محنت مزدوری کرتا تھا۔ پانچ کنواں پر فائر بریگیڈ کے اسٹیشن کے سامنے پرتاپ نامی ایک شخص کی ٹائر ٹیوب اور ولکنائزنگ کی دکان

تھی۔ جلیلا اس دکان پر نوکر تھا اور دل و جان سے کام کرتا تھا۔

جلیلا کے بارے میں ایک بات مشہور تھی کہ وہ دھن کا پکا اور بہت محنتی ہے۔ حالانکہ اس نے ہوش سنبھالتے ہی خود کو غربت کی چکی میں پستے ہوئے دیکھا تھا مگر کبھی ہمت نہیں ہاری تھی۔ خالی بیٹھنا تو وہ جانتا ہی نہ تھا۔ کبھی وہ گھوڑا گاڑی ہانکنے لگتا اور برسات کا موسم آتے ہی چھتریوں کی مرمت کا کام شروع کر دیتا۔ جب شادی بیاہ کا زمانہ آتا تو وہ "ترانسہ اور تھال" بجاتا تھا۔ اس کی اس محنت کو دیکھ کر لوگوں نے اسے ہر فن مولا کا خطاب دے دیا تھا۔ وہ واقعی ہر فن مولا تھا۔ ہر کام کر لیتا تھا اور محنت مزدوری کے عوض جو کچھ اسے ملتا، لا کر اپنی ماں کے ہاتھ پر رکھ دیتا تھا۔ اس طرح گھر کی گاڑی چل رہی تھی۔ احمد آباد کے مسلمانوں کے ہاں شادی بیاہ کا رواج بڑا عجیب تھا۔ میمن اور یو پی کے مسلمان شادی کے موقع پر نکاح سے پہلے بڑا جشن مناتے تھے۔ اس کا طریقہ یہ تھا کہ شام کے وقت دلہا کے قریبی رشتہ دار اور دوست احباب اس کے گھر کے سامنے جمع ہو جاتے تھے۔

اس موقع پر دلہا کے علاوہ باقی تمام مہمانوں کے لباس پیلے رنگ میں نہلا دیے جاتے تھے اور ان پر سرخ رنگ سے پنجے کا نشان بھی لگا دیا جاتا تھا۔ دلہا کے کپڑوں پر ایک دن پہلے ہی پیلا رنگ ڈال کر اس پر سرخ رنگ سے پنجے کا نشان ثبت کر دیا جاتا تھا۔ گرمی کے موسم میں تو یہ سب برا نہیں لگتا تھا مگر سردی میں خاصی پریشانی ہو جاتی تھی۔ لوگ یہ کرتے کہ اپنے ہاں آنے والے مہمانوں کا استقبال اس طرح کرتے کہ ایک بدھنی (مٹی کے لوٹے) میں پیلا رنگ گھول کر بھر کر پہلے سے تیار رکھتے تھے اور جیسے ہی مہمان آتا اس لوٹے سے اسے نہلا دیتے تھے۔ اس کے بعد شام کے وقت دلہا اپنے دوستوں کے ساتھ سابرمتی کی پٹی تک اس طرح جاتا تھا کہ اس کے ساتھ یا تو بینڈ باجا ہوتا تھا یا پھر ترانسہ بجانے والے۔ اس کے آگے آگے بانس کی ایک چھوٹی سی کشتی ہاتھ میں رکھ کر پکھالی بھی ساتھ چلتی تھی۔ اس کشتی میں دیا جلتا تھا جس کی گیس کی وجہ سے وہ کشتی پکھالی میں تیرتی تھی۔ جب یہ جلوس سابرمتی پہنچ جاتا تو ریت پر بڑے بڑے تھال رکھ دیے جاتے اور ساتھ لائی ہوئے میٹھے دلیے کی دیگوں سے دلیہ نکال کر ان تھالوں میں ڈالا جاتا جس میں تمام مہمان مل کر کھاتے تھے۔ بینڈ باجے والے مسلمان بینڈز میں دو مشہور تھے۔ ان میں سے ایک مانک چوک کے بینڈ والے تھے اور دوسرے ریچی روڈ کے دربار بینڈ والے۔ اس کے بعد دلہن کے گھر پر ساتویں دن نکاح ہوتا تھا اور آٹھویں دن دولہا کے ہاں ولیمہ کی دعوت ہوتی تھی اور پھر عشاء کے بعد شب گشت ہوتا تھا۔ یہ ایک طرح کا جلوس ہوتا تھا جس میں بینڈ باجے والے بھی شامل ہوتے تھے۔ دولہا گھوڑے پر بیٹھا ہوتا تھا اور اس کا سہرا سر سے پاؤں تک پھیلا ہوتا تھا۔

دولہا اپنے دوستوں اور رشتے داروں کے ساتھ اس جلوس کی صورت میں دلہن کے گھر کی طرف روانہ ہوتا تھا مگر وہاں کی روایت کے مطابق دولہا کو پہلے احمد شاد بادشاہ کے مزار پر حاضری دینی لازمی تھی۔ یہ مزار مانک چوک پر بادشاہ کے حجرے میں واقع تھا۔ مزار پر پہنچ کر دولہا گھوڑے سے اترتا اور پانچ چھ دوستوں کے ساتھ اندر جا کر فاتحہ پڑھتا اور پھر دوبارہ گھوڑے پر بیٹھ جاتا تھا اور اس کا سہرا سر سے پاؤں تک پھیلا ہوتا تھا۔ دولہا اپنے دوستوں اور رشتے داروں کے ساتھ اس جلوس کی صورت میں دلہن کے گھر کی طرف روانہ ہوتا تھا۔ احمد آباد کے گھر کا رواج تھا کہ دولہا چاہے جس محلے میں رہتا ہو مگر دلہن کے ہاں جانے سے پہلے بادشاہ کے مزار پر حاضری لازمی تھی۔ جب بارات دلہن کے گھر پہنچتی تو وہاں گانے بجانے کی محفل جمتی تھی جس کے لیے وڈودرا سے گانے والیاں بلائی جاتی تھیں۔ وہ گاتی بھی تھیں اور ناچتی بھی تھیں۔ بمبئی فلم انڈسٹری کی معروف اداکارہ نمی کی ماں وحیدن بائی آگرے والی بھی ان دنوں وڈودرا میں رہتی تھی۔ اس زمانے میں اس کا ساری رات ناچ گانے کا معاوضہ 125 روپے ہوتا تھا۔ جب وہ اپنی سریلی آواز میں "لالہ دی" کا نغمہ چھیڑتی تو سننے والے جھوم اٹھتے تھے۔ وحیدن بائی کا ان دنوں بڑا شہرہ تھا۔ ہر شادی بیاہ

کی محفل میں اسی کو بلایا جاتا تھا۔ بعد میں وحیدن بائی رجیت مووی ٹون کی فلموں میں کام کرنے لگی تھی۔ بعض لوگ وحیدن بائی کو پھولوں کے گجرے دیتے تھے، بعض جوڑے پر لگانے والے پھول دیتے تھے اور بعض پانچ یا دس روپے کا نوٹ اس کی نذر کرتے تھے اور تھوڑی دیر اس کا ناچ گانا دیکھ اور سن کر چلے جاتے تھے۔

جب بارات بادشاہ کے حجرے سے دلہن کے گھر جاتی تو دلہن والے پوری بارات کی خاطر تواضع کرتے تھے۔ اگر دلہن والے مالدار ہوتے تو دوپہر اور شام کا کھانا بھی کھلاتے تھے۔ اس کے بعد ڈومنیاں تمام مہمانوں کے لیے سیر و تفریح کا سامان کرتیں۔ بعض اوقات بارات کافی دیر میں دلہن کو لے کر واپس آتی تھی۔ رات کے دو بھی بج جاتے تھے۔ دولہا گھوڑے پر آگے ہوتا اور اس کے پیچھے دلہن پالکی میں سواری ہوتی تھی۔ اس میں موٹر کار کا رواج نہ تھا اور نہ نکاح مسجد میں ہوتے تھے۔ ہرن والی پول کے بعض چلبلے نوجوانوں نے ایک بار یہ حرکت کی کہ جلیلا کو گھیر گھار کر شادی کے پیلے کپڑے پہنچا دیے۔ جلیلا بھی من موجی تھا۔ وہ انہی کپڑوں میں کام پر بھی جاتا تھا۔ لوگ اسے اچھی طرح جانتے تھے۔ ایک بار دریاپور کے علاقے میں کسی نے جلیلا سے پوچھا: ''جلیلا! تو نے یہ پیلے کپڑے تو پہن لیے مگر شادی کب اور کہاں کرے گا؟''

جلیلا کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔ اسے یہ پیلے کپڑے اس کے گھر والوں نے نہیں بلکہ اس کے دوستوں نے پہنچائے تھے۔ اس پر کسی نے یہ کہا کہ اگر اس کے دوستوں نے اسے پیلے کپڑے پہنائے ہیں تو اس کے لیے دلہن بھی لائیں ورنہ اس کے تمام دوستوں کی ناک کٹ جائے گی۔ بعد میں چند شرارتی لڑکوں نے اس اعلان کو ایک بڑے کاغذ پر لکھ کر یار محمد سیٹھ کے ہوٹل پر پوسٹ مین کے ساتھ بھجوا دیا۔ یہ ہوٹل پانچ کنواں ملا قاسم مسجد کے پاس واقع تھا۔ جب لوگوں نے وہ پوسٹر پڑھا تو کچھ بڑوں اور بزرگوں نے محلے کے نوجوانوں کو بلا کر کہا ''دیکھو بھئی اب تمہاری عزت کا معاملہ ہے۔ تم سب مل کر جلد از جلد جلیلا کے کے لیے دلہن تلاش کرو ورنہ تمہارے ساتھ ساتھ ہماری عزت بھی خاک میں مل جائے گی۔'' اس معاملے میں یار محمد سیٹھ نے بھی نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اس معاملے کو جلد از جلد حل کریں۔ نوجوانوں نے یار محمد سیٹھ اور ہوٹل پر موجود دیگر بزرگوں سے یہ وعدہ کیا کہ وہ اس محلے کی ناک نہیں کٹنے دیں گے اور جلیلا کے لیے جلد از جلد دلہن تلاش کر کے رہیں گے۔

ادھر جلیلا ہر معاملے سے بے نیاز پیلے کپڑے پہنے اپنے کام میں لگا رہا۔ وہ اس لباس کو بدلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ جب اسے پتہ چلا کہ دریاپور کے نوجوانوں نے اس کے محلے کے نوجوانوں کو کوئی خط لکھا ہے تو وہ بھی دوسروں کی طرح نوجوانوں سے کہنے لگا کہ اب تو یہ ہم سب کی عزت کا معاملہ ہے۔ میرے لیے جلد از جلد دلہن تلاش کرو ورنہ ہم سب کی ناک کٹ جائے گی۔ اس بے چارے کو کچھ اندازہ ہی نہیں تھا کہ وہ کن لوگوں سے کیا کہہ رہا ہے۔

احمد آباد کے ایلس برج کے اس پار ایک بستی تھی۔ اس بستی کو ہندو کوچ رب کہتے تھے اور مسلمان اسے کوچہ عرب کہہ کر پکارتے تھے۔ اس بستی میں ایک غریب مسلمان رہتا تھا۔ اس کی ایک نوجوان بیٹی تھی۔ اس لڑکی کو جلیلا کے لیے منتخب کر لیا گیا۔ محلے کے نوجوان دو تین بڑی بوڑھیوں کو ساتھ لے کر کوچہ عرب گئے اور جلیلا کے لیے اس غریب مسلمان کی بیٹی کا رشتہ مانگا۔ چنانچہ اس شخص نے یہ رشتہ منظور کر لیا۔ جب تمام بات طے ہو گئی تو شب گشت کا مرحلہ آن پہنچا۔ اس موقع پر متعدد ساز بجانے والے اور ڈھول بجانے والے جلیلا کے گھر پہنچ گئے۔ جلیلا لمبا سہرا اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اس کے ساتھ براتیوں کا جلوس روانہ ہوا۔ میرا اندازہ ہے کہ اس بارات میں ہزار سے اوپر تو باراتی ہوں گے۔ اتنی بڑی تعداد میں تو بڑے بڑے سیٹھوں کے ہاں بھی لوگ شب گشت میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ جب بارات کا یہ جلوس چلتا اور جس کسی کو یہ معلوم ہوتا کہ یہ جلیلا کا شب گشت

ہے تو وہ خود ہی اس بارات میں شامل ہو جاتا۔ یہ لوگ تقریباً اس میں شریک ہو رہے تھے یا واقعی انہیں اس بات کی خوشی تھی کہ جلیلا کی بھی شادی ہو رہی ہے اس کا کچھ اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ بس لوگوں کی تعداد مسلسل بڑھتی چلی گئی۔ ان لوگوں کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے۔ جلیلا بھی ان سب کو خوش دیکھ کر خوش ہو رہا ہے۔ غرض جلیلا اپنی دلہن کو بیاہ کر گھر لے آیا مگر یہ اس کی بدنصیبی تھی کہ اس کی شادی زیادہ عرصے تک قائم رہ سکی اور ایک سال کے اندر اندر ان دونوں کے درمیان طلاق ہو گئی۔ بعد میں جلیلا کا انتقال ہو گیا۔ خدا اس کی مغفرت کرے۔ لوگ بعد میں اکثر جلیلا کا یہ قصہ سناتے تھے کہ ہرن پور کے نوجوانوں نے جلیلا کی شادی کروا کے اپنی عزت برقرار رکھی اور ناک نہیں کٹنے دی۔ یہ واقعہ بڑے بوڑھوں کی یادداشتوں میں آج بھی محفوظ ہوگا۔

(بشکریہ: کتاب "پاکستانی گجراتی ادب" شائع کردہ: اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد)

کتاب کے تحریر، ترتیب اور تدوین کار: گلشری عصمت علی پٹیل

احتیاط کیجیے زندگی بہت قیمتی ہے

اک ذرا سی غلطی سے

سب کچھ جل کر خاک ہو گیا

کیسے ہماری چھوٹی سی غلطی اکثر بڑے حادثے کا باعث بن جاتی ہے

- ☆ چولہا کھلا رہ گیا
- ☆ تلتے پلو کے ساتھ کھانا پکایا
- ☆ بچے کو گود میں لے کر گرم چائے پی
- ☆ بجلی کا کھلا تار بچوں کی رسائی میں آ گیا
- ☆ بجلی کے ایک سوکٹ پہ بہت سے کنکشن لگا دیے
- ☆ چارج ہوتا ہوا موبائل کان سے لگا لیا
- ☆ آگ پکڑنے والی اشیاء کو آگ سے دور نہ رکھا
- ☆ زیر زمین ٹینک میں لائٹر یا دیا سلائی روشن کی
- ☆ اسٹارٹ موٹر سائیکل پہ بچے کو بٹھا کر سگریٹ پیا
- ☆ چلتے ہوئے جنریٹر میں پیٹرول ڈال دیا
- ☆ گیس ٹھیک سے بند نہیں کی
- ☆ کھولتا پانی زمین پر رکھ دیا
- ☆ سلگتا سگریٹ زمین پر پھینک دیا
- ☆ بجلی کا کنڈا ڈالنے کی کوشش کی

اور آگ بھڑک اٹھی

☆ آنکھ کھلی رکھیے ☆ آنچ دھیمی رکھیے

بہنوں کا دسترخوان

چیز رولز

اجزاء: میدہ ایک کپ، پانی ایک کپ، پگھلا ہوا مکھن ایک کپ، نمک ایک چٹکی، چوکور کٹا ہوا ٹماٹر ایک عدد، باریک کٹی ہوئی مرچیں دو سے تین عدد، چوکور کٹی ہوئی پیاز ایک عدد، پسی ہوئی کالی مرچ ایک چٹکی، تیل حسب ضرورت۔

ترکیب: میدے میں ملانے کے تمام اجزاء یکجا کرکے پتلا سا آمیزہ بنالیں۔ فلنگ کی چیزیں ایک پیالی میں ملائیں اور پسی ہوئی کالی مرچیں اوپر سے چھڑکیں، ملائیں نہیں۔ اب بڑا فرائی پین لیں ایک چائے کا چمچ تیل یا مکھن ڈال کر گرم کریں۔ پھر آنچ ہلکی کرکے تیار کیا ہوا میدے کا آمیزہ ڈالیں اور ہینڈل کی مدد سے پین کو گھمائیں تاکہ روٹی کی شکل میں پھیل جائے۔ اب فلنگ کے اجزاء کی تہہ لگائیں اور پین کیک کو ایک کنارے سے اٹھا کر رول کردیں اور اچھی طرح سینکنے کے بعد اتارلیں۔ حسب پسند ٹومیٹو کیچپ اور سلاد کے ساتھ پیش کریں۔

چکن چھولے

اجزاء، چکن ایک کلو، ابلے سفید چنے آدھا کلو، کٹی پیاز تین سے چار عدد، ثابت کالی مرچ چار سے پانچ عدد، دارچینی ایک ٹکڑا، کالی الائچی ایک عدد، لونگ دو سے تین عدد، کٹی ادرک دو سے تین چائے کے چمچ، پسی لال مرچ ایک کھانے کا چمچ، نمک ایک چائے کا چمچ، ہری مرچ پانچ سے چھ عدد، تیل دو کھانے کے چمچ، زیرہ ایک چائے کا چمچ، کٹے لہسن کے جوئے دو عدد، ثابت دھنیا ایک چائے کا چمچ، گرم مصالحہ ایک چائے کا چمچ۔

ترکیب: دو کھانے کے چمچ تیل گرم کرکے پیاز گولڈن ہونے تک سوتے کرلیں۔ اب اس میں ثابت کالی مرچ، لونگ، کالی الائچی اور کٹی ادرک سوتے کریں اور پھر تھوڑا سا پانی شامل کردیں۔ پھر ایک کلو چکن اس میں ڈال کر چکن کا رنگ تبدیل ہونے تک سوتے کریں۔ اب ایک چائے کا چمچ نمک ڈال کر چکن پکنے دیں۔ پھر اس میں ہری مرچ، زیرہ، ثابت دھنیا اور آدھا کلو سفید ابلے چنے شامل کرکے پکائیں۔ چکن چھولے تیار ہوجائیں تو گرم مصالحہ پاؤڈر چھڑک کر سرو کریں۔

چکن مکھنی ہانڈی

اجزاء: چکن بون لیس آدھا کلو، دہی ایک پیالی، لونگ پانچ عدد، نمک حسب ذائقہ، ثابت سیاہ مرچ دس سے پندرہ عدد (کٹی ہوئی)، ادرک کا پیسٹ ایک کھانے کا چمچہ، لہسن کا پیسٹ ایک کھانے کا چمچہ، دارچینی پاؤڈر آدھا چائے کا چمچہ، تیل ایک پیالی۔

گریوی کے لیے: مکھن ڈھائی کھانے کا چمچہ، ہری مرچیں چھ عدد، ٹماٹر پیوری سات کھانے کے چمچے، لیموں کا رس دو کھانے کے چمچے، ہلدی پاؤڈر آدھا چائے کا چمچہ، لال مرچ پاؤڈر، دو چائے کے

چمچ۔

ترکیب: چکن میں دہی، لونگ، کٹی ہوئی سیاہ مرچ، نمک، ادرک لہسن کا پیسٹ اور چینی پاؤڈر اچھی طرح ملائیں اور دو گھنٹے کے لیے اسے فریج میں رکھ دیں۔ کڑاہی میں تیل گرم کرکے اس میں مصالحہ لگی مرغی ڈال کر اتنا فرائی کریں کہ تمام مصالحہ اچھی طرح بھن کر تیل چھوڑ دے اور اس کا پانی بھی خشک ہوجائے۔ ایک کڑاہی میں مکھن گرم کرکے پگھلائیں اس میں ٹماٹر پیوری ڈالیں۔ ساتھ ہلدی، لال مرچ اور نمک ڈال کر بھونیں جب گریوی تیار ہوجائے تو چکن کا آمیزہ اس میں شامل کردیں۔ جب مصالحہ تیل چھوڑ دے تو اور ہری مرچیں ڈال کر دو منٹ تک دم دے دیں۔ مزیدار چکن مکھنی ہانڈی تیار ہے۔ سرونگ ڈش میں نکالیں، لیموں کا رس چھڑکیں اور باریک کٹی ہوئی ادرک اور کریم سے گارنش کرکے پیش کریں۔

چکن ویجی ٹیبل سوپ

اجزاء: مرغی آدھا پاؤ، نمک چوتھائی چائے کا چمچ، چینی ایک ٹیبل اسپون، گاجر کدوکش پچاس گرام (چار ٹیبل اسپون)، بند گوبھی کدوکش پچاس گرام (چار ٹیبل اسپون)، مٹر پچاس گرام (چار ٹیبل اسپون)، پنیر ایک ٹیبل اسپون۔

ترکیب: شکر اور پنیر کو علیحدہ رکھیں۔ تمام اجزاء کو مطلوبہ پانی میں شامل کرکے پچیس تا تیس منٹ تک پکائیں اور پھر علیحدہ رکھی ہوئی شکر اور پنیر کو تیاری سے پانچ منٹ قبل اس پر پھیلا دیں اور پھر اسے پیالے میں نکال کر پیش کریں۔

جھینگا

اجزاء: جھینگے ایک کلو، دہی پاؤ کپ، گرم مصالحہ ایک چائے کا چمچ، لہسن کا پیسٹ ایک چائے کا چمچ، ادرک کا پیسٹ ایک چائے کا چمچ، لیموں ایک درمیانہ، ہلدی ایک چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، سرخ مرچ ایک چائے کا چمچ، دھنیا اور زیرہ آدھا چائے کا چمچ، مکھن ایک چائے کا چمچ۔

ترکیب: جھینگوں کو دھوئیں اور ان کے چھلکے اور کالی دھاری کو صاف کرلیں اور جھینگوں کو ہلدی پاؤڈر، نمک اور لیموں کے عرق میں مکس کرلیں اور اسے پندرہ منٹ کے لئے چھوڑ دیں ایک پیالے میں دہی لہسن ادرک کا پیسٹ، گرم مصالحہ مرچ پاؤڈر اور دھنیا، زیرہ پاؤڈر مکس کرکے اس میں جھینگے مکس کردیں اب جھینگوں کو ہلکی آنچ پر دو سے تین گھنٹوں کے لئے رکھ دیں اور پھر انہیں باربی کیو سیخ روسٹ کرلیں اور مکھن لگا کر وقتاً فوقتاً گھماتے رہیں۔

بریڈ پڈنگ

اجزاء: بریڈ چار سے پانچ سلائس، دودھ آدھا کلو، کسٹرڈ پاؤڈر ایک کپ، تازہ کریم ایک کپ، مکس فروٹ کا کوکٹیل ایک ٹن، کشمش سو گرام، شکر حسب ضرورت۔

ترکیب: پین میں دودھ ڈال کر گرم کرلیں۔ بریڈ سلائس کے کنارے کاٹ لیں۔ پیالے میں تھوڑا سا پانی لیں اور اس میں کسٹرڈ مکس کرلیں گرم دودھ میں شکر اور کسٹرڈ ڈال کر مسلسل چمچ چلاتے رہیں اب سلائس پین میں ڈپ کرکے پلیٹ نکال لیں پین میں کوکٹیل فروٹ شامل کرکے مزید تھوڑی دیر پکالیں تازہ کریم بھی ڈال دیں اور مکس کرکے بریڈ سلائس پر ڈال دیں چاکلیٹ سے سجا کر پیش کریں۔

☆ اگر لوکی کاٹ رہے ہوں تو انہیں فوراً پانی میں بھگوتے جائیں ورنہ یہ سیاہ ہوجائے گی۔

☆ تازہ پھلوں کا سلاد بنانا ہو تو پھلوں کو کاٹ کر پانی والے پیالے میں ڈالتے جائیں اس سے پھلوں کی رنگت تبدیل نہیں ہوگی۔

☆ پھٹے ہوئے دودھ کو جلا کر کھویا بنایا جاسکتا ہے۔

☆ اگر اخروٹ کو ایک دو روز فریز میں رکھ کر توڑیں تو اس کی گری بالکل ثابت نکل آتی ہے۔

دلچسپ شگوفے

فرنیچر

☆ ایک صاحب دکاندار سے فرنیچر کی قیمت کم کروانے پر بحث کر رہے تھے۔ بہت بحث کے بعد وہ قیمت کم کروانے میں کامیاب ہو گئے تو ان کے دوست نے ان سے کہا: ”آخر اتنی بحث کرنے کی کیا ضرورت تھی جبکہ تمہیں یہ فرنیچر ادھار لینا تھا اور ادھار آج تک تم نے کسی کا واپس نہیں کیا۔“ اس پر وہ صاحب بولے: ”دکاندار بے حد شریف ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے کم سے کم نقصان ہو۔“

مریض

☆ دانتوں کے ڈاکٹر نے بچے کے تین دانت نکالے اور ماں کے ہاتھ میں پچاس روپے کا بل تھما دیا۔ یہ دیکھ کر ماں نے ڈاکٹر سے کہا: ”پہلے تو آپ نے فیس صرف دس روپے بتائی تھی۔“ ڈاکٹر نے منہ بنا کر جواب دیا۔ ”جی ہاں! لیکن آج آپ کے اس بچے کی چیخ پکار سن کر چار مریض بھاگ گئے ہیں۔“

ٹانگ

☆ استاد: بھینس کی کتنی ٹانگیں ہوتی ہیں۔ شاگرد: سر! یہ تو کوئی بے وقوف بھی بتا دے گا۔ استاد: اسی لیے تو تم سے پوچھ رہا ہوں۔

ڈاکٹر

☆ استاد نے شاگرد سے پوچھا: بتاؤ مکھی اور مچھر کیا کام کرتے ہیں؟ جناب! مکھی اور مچھر ایک ڈاکٹر کے فرائض ادا کرتے ہیں۔ استاد نے کہا: وہ کس طرح؟ شاگرد نے کہا: جناب! اس طرح کہ مکھی مریض کا بغور معائنہ کرتی ہے اور مچھر مریض کو ٹیکہ لگاتا ہے۔

صدمہ

☆ بیٹا (باپ سے): ابو! جب امی گاتی ہیں تو اپنی آنکھیں بند کیوں کر لیتی ہیں؟“ باپ: ”بیٹا! تمہاری امی بہت رحم دل ہیں۔“ بیٹا: ”وہ کیسے؟“ باپ: ”ان کی آواز سننے سے دوسروں کو جو صدمہ ہوتا ہے وہ دیکھ نہیں سکتیں۔

صفر

☆ تین دوست الگ الگ جگہ کرکٹ کھیلنے گئے اور طے ہوا کہ واپسی پر ایک جگہ اکٹھے ہوں گے۔ کھیل کر واپس آئے تو باتیں کرنے لگے۔ پہلا دوست: ”تم نے کتنے رن بنائے؟“ دوسرا: سنچری میں صرف پانچ رن تھے کہ آؤٹ ہو گیا۔ دوسرا (تیسرے دوست سے): تم نے کتنے رن بنائے؟ تیسرا: (سنچری میں 15 رنز باقی تھے کہ آؤٹ ہو گیا۔ تیسرا (پہلے سے) ہاں بھئی تم بتاؤ تم نے کتنے رنز بنائے؟ پہلا: بس بھئی کیا بتاؤں میری تو سنچری میں صرف 100 رنز باقی تھے کہ آؤٹ ہو گیا۔

ہاتھ

☆ دو دوست آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ایک نے کہا: ”میرے ابو سڑک پار کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔“ ”وہ کیسے؟“ دوسرے نے پوچھا۔ ”وہ سڑک پار کرتے ہوئے میرا ہاتھ جو پکڑ لیتے ہیں۔“

تیل

☆ پہلا دوست دوسرے سے: ”میں نے ایک مشروب تیار کیا ہے تم آزمانا پسند کرو گے؟“ دوسرا دوست: ”کیسا ہے یہ مشروب؟“ پہلا دوست: ”اسے پیتے ہی آدمی بالکل سچی باتیں کہتا ہے۔“ دوسرا دوست بولا: ”خوب میں چکھ کر دیکھتا ہوں۔“ ”اوخ...... یہ تو تیل ہے۔“ پہلا بولا: ”تم نے سچ کہا واقعی یہ تیل ہے۔“

کان

☆ استاد! آج تم اپنے کان پر ہاتھ رکھ کر کیوں بیٹھے ہو۔ شاگرد! آپ فرماتے تھے کہ تم ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے اڑا دیتے ہو۔ لہذا میں نے ایک کان پہلے ہی بند کر رکھا ہے۔

درمیان

☆ دو شہری ایک سڑک پر برابر چل رہے تھے جبکہ ایک دیہاتی بھی ان دونوں کے درمیان آ کر چلنے لگا۔ شہریوں نے پوچھا کیوں برادر تم احمق ہو یا بے وقوف اس نے کہا کہ میں احمق اور بے وقوف کے درمیان میں ہوں۔

برف

☆ استاد (شاگرد سے) برف کو جملے میں استعمال کرو۔ شاگرد! پانی بہت ٹھنڈا ہے۔ استاد! اس جملے میں برف کہاں ہے۔ شاگرد! جی وہ پگھل گئی۔

روٹیاں

☆ شوہر: بیگم! جلد کھانا لاؤ آفس کو دیر ہو رہی ہے۔ کتنی دیر کر دی ہے؟ بیگم: جلدی میں بس آپ روٹیاں دھو کر بیٹھیں میں ہاتھ لے کر آ رہی ہوں۔

مہمان

☆ میزبان: آپ کو ہمارے ہاں آئے ہوئے کتنے دن ہو گئے، کیا آپ کو اپنے بچے یاد نہیں آتے؟ مہمان: ہاں واقعی! آپ نے میرے دل کی بات کہہ دی میں بھی سوچ رہا تھا کہ انھیں فون کر کے یہاں بلواؤں۔

ریڈیو

☆ ایک آدمی ریڈیو اسٹیشن پر گیا اور ایک ریڈیو کو اٹھا کر کہا کہ یہ کتنے کا ہے اس نے کہا کہ سو روپے کا! اس نے اس کا سوئچ آن کیا تو کڑ کڑ کی آواز آنے لگی۔ اس نے پوچھا کہ یہ تو خراب ہے دوسرے نے جواب دیا جناب ریڈیو ٹھیک ہے صرف موسم خراب ہے اس نے کہا یار! دس روپے لے لو اور اس میں موسم ڈال دو۔

نقل

☆ استاد دو سگے بھائیوں سے: تم دونوں نے اپنے والد کا نام مختلف کیوں لکھا ہے؟ ایک بھائی: ایک جیسا لکھ دیتے تو آپ کہتے کہ تم نے نقل کی ہے۔

ملازمت

☆ ملازمت کے لیے امیدواروں کا انتخاب ہو رہا تھا۔ ایک امیدوار سے پوچھا گیا: آپ اور کیا کام جانتے ہیں؟ امیدوار نے جواب دیا: میں کامیڈی بڑی اچھی کر لیتا ہوں۔ پھر اس سے کہا گیا کہ کوئی عمدہ سا مذاق کر کے دکھایے۔ یہ سنتے ہی امیدوار نے اٹھ کر باہر بیٹھے امیدواروں سے مخاطب ہو کر کہا: اب آپ حضرات جا سکتے ہیں۔ میرا انتخاب ہو چکا ہے۔

وصیت

☆ ایک شخص ایک ہوٹل میں کھانے کا آرڈر دے کر انتظار کر رہا تھا۔ جب کافی دیر ہو گئی اور کھانا نہ آیا تو اس نے ویٹر کو بلایا اور کہا: مجھے ایک قلم اور کاغذ لا دو۔ ویٹر حیرت سے بولا: آپ کو ان چیزوں کی کیا ضرورت پڑ گئی؟ وہ شخص: مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میں اپنی زندگی میں تو یہ کھانا نہیں کھا پاؤں گا چنانچہ میں یہ وصیت لکھنا چاہتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد کم از کم یہ کھانا میری اولاد کو تو مل جائے۔

رشتے جو طے ہوئے

منگنیاں

نومبر 2019ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	بلال عبدالواحد عبدالستار جانگڑا کا رشتہ صبا فاطمہ محمد سکندر عبدالعزیز پولانی سے طے ہوا	یکم نومبر 2019ء
2	محمد مصعب جاوید اسماعیل ماڈھ ویا کا رشتہ حرا شہزاد حبیب بلو سے طے ہوا	یکم نومبر 2019ء
3	سلیمان محمد صدیق محمد سلیمان متی والا کا رشتہ ایمن محمد انور محمد صدیق حتلا سے طے ہوا	2 نومبر 2019ء
4	امتیاز محمد جاوید عبدالعزیز کوڑیا کا رشتہ حرمین محمد دانش محمد اسلم منائی سے طے ہوا	4 نومبر 2019ء
5	سلمان اختر عبدالعزیز کنگری والا کا رشتہ حفظہ محمد اقبال عبدالرزاق سارن پوری والا سے طے ہوا	5 نومبر 2019ء
6	معظم مناف عبدالعزیز لدھا کا رشتہ ام حبیبہ محمد فیصل عبدالرحمٰن کھانی والا سے طے ہوا	5 نومبر 2019ء
7	عبدالصمد محمد صدیق عبداللطیف وڈال والا کا رشتہ شازیہ محمد اقبال رحمت اللہ موتی والا سے طے ہوا	11 نومبر 2019ء
8	حسن عبدالجبار نور محمد کا رشتہ ایمن فاطمہ محمد اشفاق عبدالغفار سومار سے طے ہوا	11 نومبر 2019ء
9	محمد عرفان الطاف ابراہیم کھاتانی کا رشتہ فرح محمد فاروق حبیب چامڑیا سے طے ہوا	13 نومبر 2019ء
10	محمد سعد محمد سلیم ابراہیم موسیٰ موسانی کا رشتہ طیبہ محمد قاسم رحمت اللہ درویش سے طے ہوا	14 نومبر 2019ء
11	محمد سعد محمد اشفاق گل احمد اڈوانی کا رشتہ عائشہ محمد سہیل عبدالستار کاپڑیا سے طے ہوا	14 نومبر 2019ء
12	حماد محمد حنیف حاجی محمد تولہ کا رشتہ مسکان زبیر عبدالرزاق بلا سے طے ہوا	15 نومبر 2019ء
13	محمد حسنین اے ظہور عبدالرحمٰن ویکری والا کا رشتہ انسا عرفان عبدالقادر گوگراری سے طے ہوا	16 نومبر 2019ء
14	محمد مزمل اے ظہور عبدالرحمٰن ویکری والا کا رشتہ ماریہ محمد جاوید حاجی موسیٰ بھنڈا سے طے ہوا	16 نومبر 2019ء
15	مزمل انیس احمد عبدالستار کھریا والا کا رشتہ مصباح بانو محمد یاسین عبدالرزاق کسباتی سے طے ہوا	20 نومبر 2019ء
16	حسنین محمد حنیف عبدالعزیز مینڈھا کا رشتہ عائشہ فضل محمود اے حبیب کھاتانی سے طے ہوا	21 نومبر 2019ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
17	مبین محمد سلیم عبدالغفار شیرڈی والا کا رشتہ عائشہ محمد اشرف محمد یوسف غازی پورہ سے طے ہوا	21 نومبر 2019ء
18	سہیل سلیم داؤد پوپٹ پوترا کا رشتہ ثمرہ محمد امین محمد اسماعیل دوچکی سے طے ہوا	23 نومبر 2019ء
19	شاداب سکندر اسماعیل پوپٹ پوترا کا رشتہ انوشا جعفر عبدالغفار بلوانی سے طے ہوا	23 نومبر 2019ء
20	احمد محمد سلیم قاسم شیخا کا رشتہ اریبہ شبیر عبدالغفار میمنڈھا سے طے ہوا	24 نومبر 2019ء
21	سلمان عبدالرزاق سلیمان پنکھیوا کا رشتہ عروسہ محمد یونس رحمت اللہ بجوڈا سے طے ہوا	25 نومبر 2019ء
22	محمد یاسر محمد یوسف حاجی عبدالغنی بجوڈا کا رشتہ سکینہ محمد اقبال عبدالستار پاجوڑ والا سے طے ہوا	26 نومبر 2019ء
23	عبدالمقیت عارف عمر بلو کا رشتہ زینب محمد یحیٰ عبدالعزیز جانگڑا سے طے ہوا	28 نومبر 2019ء
24	محمد آفاق محمد حنیف عبدالعزیز گاندھی کا رشتہ عائشہ محمد اسماعیل موسیٰ بجوڈا سے طے ہوا	28 نومبر 2019ء
25	بلال احمد گل محمد محمد اسماعیل دوچکی کا رشتہ عائشہ حاجی اقبال عبدالرحمٰن کھریا والا سے طے ہوا	29 نومبر 2019ء
26	بلال منیر ابا عمر کالیا کا رشتہ طاہرہ محمد سکندر عبدالستار کھاتانی سے طے ہوا	29 نومبر 2019ء
27	محمد نجیب محمد منیر عبدالغفار اڈوانی کا رشتہ توبا محمد اشفاق محمد عمر کھریا سے طے ہوا	29 نومبر 2019ء
28	محمد عبید عبداللہ عبدالستار بکالی کا رشتہ عائشہ عرفان عبدالعزیز گھانی والا سے طے ہوا	29 نومبر 2019ء
29	محمد حنظلہ محمد عارف ابا عمر دوچکی کا رشتہ رابعہ محمد عقیل عبدالکریم کوڈواوی سے طے ہوا	29 نومبر 2019ء
30	شاہ رخ ابو طالب سلیمان جانگڑا کا رشتہ اقرا محمد آصف ابا عمر کسباتی سے طے ہوا	30 نومبر 2019ء
31	محمد علی محمد یاسین محمد صدیق سرسہ والا کا رشتہ حلیمہ محمد اشرف محمد تنذانی سے طے ہوا	30 نومبر 2019ء
32	محمد احمد محمد امین حاجی اسماعیل ایدھی کا رشتہ اقصیٰ محمد جاوید جان محمد چھیل سے طے ہوا	30 نومبر 2019ء
33	نبیل محمد ذاکر محمد سلیمان موسانی کا رشتہ صبا محمد منیر عبدالرزاق ایدھی سے طے ہوا	30 نومبر 2019ء

جماعت کی سرگرمیوں میں اچھی طرح دلچسپی سے
حصہ لے کر آپ اپنی ذمہ داری کا ثبوت دیں

جو رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے

(شادی خانہ آبادی)

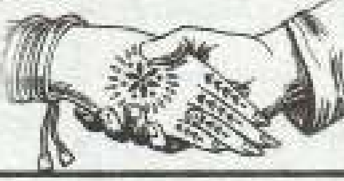

نومبر 2019ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	محمد اسد اشفاق یوسف تولہ کی شادی آمنہ اے محسن ایم اے اختر سے ہوئی	یکم نومبر 2019ء
2	عمر محمد انیس حاجی عمرٹی کی شادی ایمن غلام مصطفیٰ ابوبکر کھتہ سے ہوئی	یکم نومبر 2019ء
3	محمد جنید محمد فاروق عبدالستار رونڈیا کی شادی ثنا محمد اشرف نور محمد ویہ سے ہوئی	یکم نومبر 2019ء
4	محمد رئیس محمد رفیق عبدالرزاق بھوری کی شادی رمشا محمد خالد حیدر علی سے ہوئی	یکم نومبر 2019ء
5	محمد حسین محمد انور اباعمر کسباتی کی شادی حدیبیہ آصف جان محمد کیسودیا سے ہوئی	یکم نومبر 2019ء
6	محمد انیس رضا محمد حنیف عبدالعزیز ایدھی کی شادی نہال عبدالجبار حاجی اباعمر موتی سے ہوئی	2 نومبر 2019ء
7	ڈاکٹر محمد احمد ڈاکٹر محمد الیاس صالح محمد کسباتی کی شادی ڈاکٹر خوشبو محمد سلیم عبدالحبیب ٹی ٹی سے ہوئی	8 نومبر 2019ء
8	طلحہ محمد توفیق ابوبکر لدھا کی شادی انعم محمد جاوید ذکریا نورووالا سے ہوئی	8 نومبر 2019ء
9	سلمان ہارون سلیمان جاگمڑا کی شادی نمرہ عرفان عبدالقادر مانڈوی والا سے ہوئی	8 نومبر 2019ء
10	عادل حبیب عبدالغنی کھانانی کی شادی انعم محمد احمد عبدالرزاق چکالی سے ہوئی	13 نومبر 2019ء
11	محمد علی محمد حنیف عبداللہ بالاگام والا کی شادی بی بی آمنہ غلام حسین صالح محمد سوریا سے ہوئی	14 نومبر 2019ء
12	زوشین محمد یوسف تار محمد ہالاری کی شادی سعید محمود محمد دین قریشی سے ہوئی	15 نومبر 2019ء
13	محمد زبیر محمد توفیق اباعمر کالیا کی شادی عائشہ محمد فیصل سلیمان ایدھی سے ہوئی	15 نومبر 2019ء
14	ذیشان محمد عارف موسیٰ کسباتی کی شادی ماہم محمد جاوید عبدالرزاق گلا سے ہوئی	15 نومبر 2019ء
15	انس محمد انیس حاجی محمد موسانی کی شادی زلیخا محمد سلیمان آدم فدا سے ہوئی	16 نومبر 2019ء
16	شاہ رخ جاوید صدیق ایدھی کی شادی سدرہ ابراہیم علی محمد مندرا سے ہوئی	17 نومبر 2019ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
17	ایوب محمد انیس رحمت اللہ موسانی کی شادی تنزیل محمد اشرف عبدالرحمن سلاٹ سے ہوئی	22 نومبر 2019ء
18	بلال محمد اقبال عبداللطیف اکوئی کی شادی مصباح محمد الطاف عبدالستار ریکالی سے ہوئی	22 نومبر 2019ء
19	محمد حسن محمد الطاف حاجی حسین منہا کی شادی عائشہ عامر محمد کھاناتی سے ہوئی	22 نومبر 2019ء
20	عمیر فہیم عبدالستار مدراس والا کی شادی اریبہ عبدالغفار عبدالعزیز مووی سے ہوئی	22 نومبر 2019ء
21	عاطف محمد غلام نور محمد اوساوالا کی شادی کرن محمد ہارون رحمت اللہ کھاناتی سے ہوئی	23 نومبر 2019ء
22	محمد فیصل محمد غلام نور محمد اوساوالا کی شادی عائشہ الیاس محمد یونس شیرڈی والا سے ہوئی	23 نومبر 2019ء

EXCELL
EXCELLEN
STRIBUTIO
ISTRIBUTION
MEDI CE
MEDICAL CE

اوکھائی میمن یوتھ سروس کے تحت طالبات کے اعزاز میں منعقدہ تقریب تقسیم ایوارڈ کے موقع پر OMYS کی وائس چیئرپرسن ریحانہ گابرانی B-ED میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے پر روحیلا زینب کو گولڈ میڈل پیش کررہی ہیں جبکہ ان کے ہمراہ محترمہ حمیدہ شعیب مانگرودیا، اور محترمہ رومیا حمید پنجوانی بھی موجود ہیں۔

جماعت کے منصوبوں اور سرگرمیوں کے متعلق آپ کی واقفیت ضروری ہے

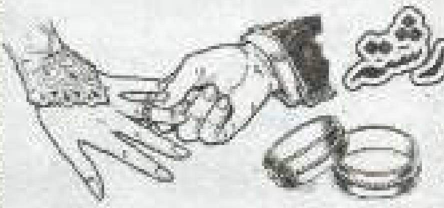

بانٹوا میمن برادری کے بچوں کا رشتہ دیگر برادری میں طے ہوا

نومبر 2019ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	بابر محمد بلال محمد اسماعیل واڈا کا رشتہ حمیرا احمد جاوید عبدالستار بھوری سے طے ہوا	یکم نومبر 2019ء
2	ارسلان ادریس ابوبکر سوز کا رشتہ اریبہ محمد مناف محمد اسماعیل کھریا والا سے طے ہوا	18 نومبر 2019ء
3	وقاص جاوید محمد صدیق مکڑا کا رشتہ منیزہ منیر ابا علی جاگڑا سے طے ہوا	18 نومبر 2019ء
4	محمد صادق عبدالستار حاجی ابراہیم لوکدی کا رشتہ مریم عبدالعزیز محمد اڈوانی سے طے ہوا	29 نومبر 2019ء
5	محمد معاذ عمران حاجی عمر میو والا کا رشتہ اقصیٰ محمد شعیب محمد رفیق کسباتی سے طے ہوا	30 نومبر 2019ء
6	محمد دانیال محمد یوسف عبدالحمید کوبا کا رشتہ حیا محمد ریاض جان محمد بھوت سے طے ہوا	30 نومبر 2019ء

صفحہ نمبر 56 کا بقیہ حصہ

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	عمر
-13	21 نومبر 2019ء	فاطمہ ابا عمر کسباتی بیوہ محمد ویکری والا	78 سال
-14	21 نومبر 2019ء	احمد اقبال مودی	15 سال
-15	22 نومبر 2019ء	کلثوم حاجی حبیب ڈھیسڈیا زوجہ عبدالرزاق میمیا	75 سال
-16	24 نومبر 2019ء	زہرہ آدم پولانی بیوہ قاسم دوجکی	82 سال
-17	25 نومبر 2019ء	زیب النساء ابا طیب کسباتی بیوہ عبدالستار رکھا تانی	78 سال
-18	26 نومبر 2019ء	افروز عبدالکریم کاپا زوجہ اللہ رکھا طیب جاگڑا	79 سال
-19	27 نومبر 2019ء	عیسہ عبدالحبیب ناتھانی زوجہ عبدالکریم قاسم موسانی	67 سال

وہ جو ہم سے بچھڑ گئے

(انتقال پرملال)

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں۔ اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے موصولہ مرحومین کی فہرست کا گجراتی سے ترجمہ

یکم نومبر 2019ء ـــ 30 نومبر 2019ء ٹیلی فون نمبر: بانٹوا انجمن حمایت اسلام **32202973**

تعزیت: ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں جن کے خاندان کے افراد اللہ رب العزت کے حکم سے انتقال کر گئے۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

صدر، جنرل سیکریٹری اور اراکین مجلس منتظمہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

نوٹ: مرحومین کے اسمائے گرامی بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے ''شعبہ تجہیز و تکفین'' کے اندراج کے مطابق شائع کیے جا رہے ہیں۔

نمبرشمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	عمر
-1	5 نومبر 2019ء	زبیدہ اسماعیل کرنول والا زوجہ احمد صالح محمد کاپڑیا	86 سال
-2	6 نومبر 2019ء	زرینہ نور محمد اوجری بیوہ محمد یونس موسانی	70 سال
-3	7 نومبر 2019ء	عبدالغفار احمد حاجی عثمان کاپڑیا	70 سال
-4	8 نومبر 2019ء	زہرہ صالح محمد دادا زوجہ الیاس بالا گام والا	83 سال
-5	9 نومبر 2019ء	حاجی محمد یونس رحمت اللہ بھوری	75 سال
-6	11 نومبر 2019ء	اسحاق آدم ڈوگر گڈھ والا	85 سال
-7	11 نومبر 2019ء	ہارون رشید ابا علی تھانیا نا والا	74 سال
-8	15 نومبر 2019ء	سلیمان عبدالشکور درویش	81 سال
-9	16 نومبر 2019ء	زرینہ رحمت اللہ چامڑیا زوجہ ابوبکر نوری والا	78 سال
-10	17 نومبر 2019ء	زیب النساء محمد احمد جاگڑا زوجہ محمد ہاشم پولانی	73 سال
-11	18 نومبر 2019ء	ہارون رشید جان محمد دوجکی	69 سال
-12	19 نومبر 2019ء	حنیفہ اسماعیل ٹی ٹی زوجہ سلیمان بھوری	81 سال

بقیہ صفحہ نمبر 55 پر

Engagement

NOVEMBER 2019

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Bilal Abdul Wahid Abdul Sattar Jangda with Saba Fatima Muhammad Sikandar Abdul Aziz Polani	01-11-2019
2	☆......Muhammad Musab Jawed Ismail Mandvia with Hira Shahzad Habib Billo	01-11-2019
3	☆......Suleman Muhammad Siddiq Muhammad Suleman Mitiwala with Aiman Muhammad Anwar Muhammad Siddiq Matla	02-11-2019
4	☆......Imtiaz Muhammad Jawed Abdul Aziz Kudiya with Harmain Muhammad Danish Muhammad Aslam Manai	04-11-2019
5	☆......Salman Akhtar Abdul Aziz Cutlerywala with Hifza Muhammad Iqbal Abdul Razzak Saran pipriwala	05-11-2019
6	☆......Muazzam Munaf Abdul Aziz Ladha with Umm-e-Habiba Muhammad Faisal Abdul Rehman Ghaniwala	05-11-2019
7	☆......Abdul Samad Muhammad Siddiq Abdul Latif Wadalwala with Shazia Muhammad Iqbal Rehmatullah Motiwala	11-11-2019
8	☆......Hassan Abdul Jabbar Noor Muhammad with Aimen Fatima Muhammad Ashfaq Abdul Ghaffar Soomar	11-11-2019
9	☆......Muhammad Irfan Altaf Ibrahim Khanani with Farah Muhammad Farooq Habib Chamdia	13-11-2019

S.NO	NAMES	DATE
10	☆.....Muhammad Saad Muhammad Saleem Ibrahim Moosa Moosani with Tayaba Muhammad Qasim Rehmatullah Durvesh	14-11-2019
11	☆.....Muhammad Saad Muhammad Ashfaq Gul Ahmed Advani with Aisha Muhammad Sohail Abdul Sattar Kapadia	14-11-2019
12	☆.....Hammad Muhammad Hanif Haji Muhammad Tola with Muskan Zubair Abdul Razzak Billa	15-11-2019
13	☆.....Muhammad Hasnain Abdul Zahoor Abdul Rehman Vekriwala with Unsaa Irfan Abdul Qadir Gograri	16-11-2019
14	☆.....Muhammad Muzammil Abdul Zahoor Abdul Rehman Vekriwala with Maria Muhammad Jawed Haji Moosa Bhatda	16-11-2019
15	☆.....Muzammil Anis Ahmed Abdul Sattar Khadiawala with Misbah Bano Muhammad Yaseen Abdul Razzak Kasbati	20-11-2019
16	☆.....Hasnain Muhammad Hanif Abdul Aziz Mendha with Ayesha Fazal Mehmood Abdul Habib Khanani	21-11-2019
17	☆.....Mubeen Muhammad Saleem Abdul Ghaffar Sherdiwala with Aisha Muhammad Ashraf Muhammad Yousuf Ghazipura	21-11-2019
18	☆.....Sohail Saleem Dawood Popatpotra with Nimra Muhammad Amin Muhammad Ismail Dojki	23-11-2019
19	☆.....Shadab Sikandar Ismail Popatpotra with Anusha Jaffar Abdul Ghaffar Bilwani	23-11-2019
20	☆.....Salman Abdul Razzak Suleman Pankhira with Uroosa Muhammad Younus Rehmatullah Bijuda	25-11-2019
21	☆.....Muhammad Yasir Muhammad Yousuf Haji Abdul Ghani Bijuda with Sakina Muhammad Iqbal Abdul Sattar Pajodwala	26-11-2019
22	☆.....Abdul Muqeet Arif Umer Billo with Zainab Muhammad Yahya Abdul Aziz Jangda	28-11-2019

S.NO	NAMES	DATE
23	☆.....Bilal Ahmed Gul Muhammad Muhammad Isamil Dojki with Aisha Haji Iqbal Abdul Rehman Khadiawala	29-11-2019
24	☆.....Shahrukh Abu Talib Suleman Jangda with Iqra Muhammad Asif Aba Umar Kasbati	30-11-2019
25	☆.....Muhammad Ali Muhammad Yaseen Muhammad Siddiq Surmawala with Haleema Muhammad Ashraf Muhammad Tandani	30-11-2019
26	☆.....Muhammad Ahmed Muhammad Amin Haji Ismail Adhi with Aqsa Muhammad Jawed Jan Muhammad Patel	30-11-2019
27	☆.....Nabeel Muhammad Zikar Muhammad Suleman Moosani with Hiba Muhammad Munir Abdul Razzak Adhi	30-11-2019
28	☆.....Ahmed Muhammad Saleem Qasim Sheikha with Arbina Shabbir Abdul Ghaffar Mendha	24-11-2019
29	☆.....Muhammad Afaq Muhammad Hanif Abdul Aziz Ghandi with Aisha Muhammad Ismail Moosa Bijuda	28-11-2019
30	☆.....Bilal Munir Aba Umer Kaliya with Tahira Muhammad Sikandar Abdul Sattar Khanani	29-11-2019
31	☆.....Muhammad Muneeb Muhammad Munir Abdul Ghaffar Advani with Tooba Muhammad Ashfaq Muhammad Umer Khidaria	2911-2019
32	☆.....Muhammad Ubaid Abdullah Abdul Sattar Bakali with Ayesha Irfan Abdul Aziz Ghaniwala	29-11-2019
33	☆.....Muhammad Hanzala Muhammad Arif Aba Umer Dojki with Rabia Muhammad Aqeel Abdul Karim Kodvavi	29-11-2019

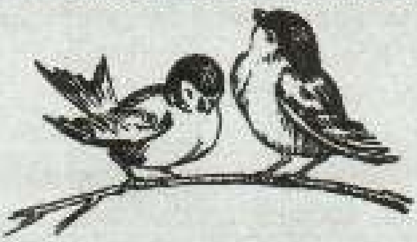

Wedding

NOVEMBER 2019

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Muhammad Asad Ashfaq Yousuf Tola with Amna Abdul Mohsin M. A. Akhyar	01-11-2019
2	☆.....Umar Muhammad Anis Haji Umar Tea with Aiman Ghulam Mustafa AbuBaker Khanna	01-11-2019
3	☆.....Muhammad Junaid Muhammad Farooq Abdul Sattar Dandia with Sana Muhammad Ashraf Noor Muhammad Vaid	01-11-2019
4	☆.....Muhammad Raees Muhammad Rafiq Abdul Razzak Bhoori with Ramsha Muhammad Khalid Hyder Ali	01-11-2019
5	☆.....Muhammad Hussain Muhammad Anwer Aba Umer Kasbati with Hudaibiya Asif Jan Muhammad Kesodia	01-11-2019
6	☆.....Muhammad Anis Raza Muhammad Hanif Abdul Aziz Adhi with Nahal Abdul Jabbar Haji Aba Umar Moti	02-11-2019
7	☆.....Dr. Muhammad Ahmed Dr. Muhammad Ilyas Saleh Muhammad Kasbati with Dr. Khushbo Muhammad Saleem Abdul Habib Nini	08-11-2019
8	☆.....Talha Muhammad Taufiq AbuBaker Ladha with Anum Muhammad Jawed Zakaria Noorwala	08-11-2019
9	☆.....Salman Haroon Suleman Jangda with Nimra Irfan Abdul Qadir Mandviwala	08-11-2019
10	☆.....Adil Habib Abdul Ghani Khanani with Anum Muhammad Ahmed Abdul Razzak Chakali	13-11-2019

S.NO	NAMES	DATE
11	☆......Muhammad Ali Muhammad Hanif Abdullah Balagamwala with Bibi Amna Ghulam Hussain Saleh Muhammad Suriya	14-11-2019
12	☆......Zumain Muhammad Yousuf Tar Muhammad Halari with Sumaiya Mehmood Muhammad Din Qureshi	15-11-2019
13	☆......Muhammad Zubair Muhammad Taufiq Aba Umer Kaliya with Aisha Muhammad Faisal Suleman Adhi	15-11-2019
14	☆......Zeeshan Muhammad Arif Moosa Kasbati with Maham Muhammad Jawed Abdul Razzak Galla	15-11-2019
15	☆......Anus Muhammad Anis Haji Muhammad Moosani with Zulekha Muhammad Suleman Adam Fudda	16-11-2019
16	☆......Shahrukh Jawed Siddiq Adhi with Sidra Ibrahim Ali Muhammad Mindra	17-11-2019
17	☆......Ayub Muhammad Anees Rehmatullah Moosani with Tanzeel Muhammad Ashraf Abdul Rehman Silat	22-11-2019
18	☆......Bilal Muhammad Iqbal Abdul Latif Akooli with Misbah Muhammad Altaf Abdul Sattar Bakali	22-11-2019
19	☆......Muhammad Hassan Muhammad Altaf Haji Hussain Minah with Aisha Amir Muhammad Khanani	22-11-2019
20	☆......Umair Naeem Abdul Sattar Madraswala with Areeba Abdul Ghaffar Abdul Aziz Modi	22-11-2019
21	☆......Atif Muhammad Ghulam Noor Muhammad Osawala with Kiran Muhammad Haroon Rehmatullah Khanani	23-11-2019
22	☆......Muhammad Faisal Muhammad Ghulam Noor Muhammad Osawala with Aisha Ilyas Muhammad Yunus Shirdiwala	23-11-2019

بانٹوا میمن برادری کے بچوں کا رشتہ دیگر برادری میں طے ہوا

NOVEMBER 2019

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Baber Muhammad Bilal Muhammad Ismail Wada with Humaira Muhammad Jawed Abdul Sattar Bhori	01-11-2019
2	☆......Arsalan Idrees AbuBaker Sozer with Areeba Muhammad Munaf Muhammad Ismail Khadiawala	18-11-2019
3	☆......Waqas Jawed Muhammad Siddiq Maitra with Muneeza Munir Aba Ali Jangda	18-11-2019
4	☆......Muhammad Sadiq Abdul Sattar Haji Ibrahim Lokhdi with Maryam Abdul Aziz Muhammad Advani	29-11-2019
5	☆......Muhammad Mahad Imran Haji Umer Meo wala with Aqsa Muhammad Shoaib Muhammd Rafiq Kasbati	30-11-2019
6	☆......Muhammad Daniyal Muhammad Yousuf Abdul Hameed Koba with Hiba Muhammad Riaz Jan Muhammad Bhoot	30-11-2019

Printed at: **Muhammed Ali — City Press**
OB-7A, Mehersons Street, Mehersons Estate,
Talpur Road, Karachi-74000. **PH : 32438437**
Honorary Editor : **Ali Muhammad (Haji Baba) Khanani**
Published by: **Imtiaz Abdul Ghaffar Biddu**
At **Bantva Memon Jamat (Regd.)**
Near Raja Mansion, Beside Hoor Bai Hajiani School, Yaqoob Khan Road, Karachi.
Phone: 32728397 - 32768214 - 32768327
Website : www.bmjr.net **Email:donate@bmjr.net**

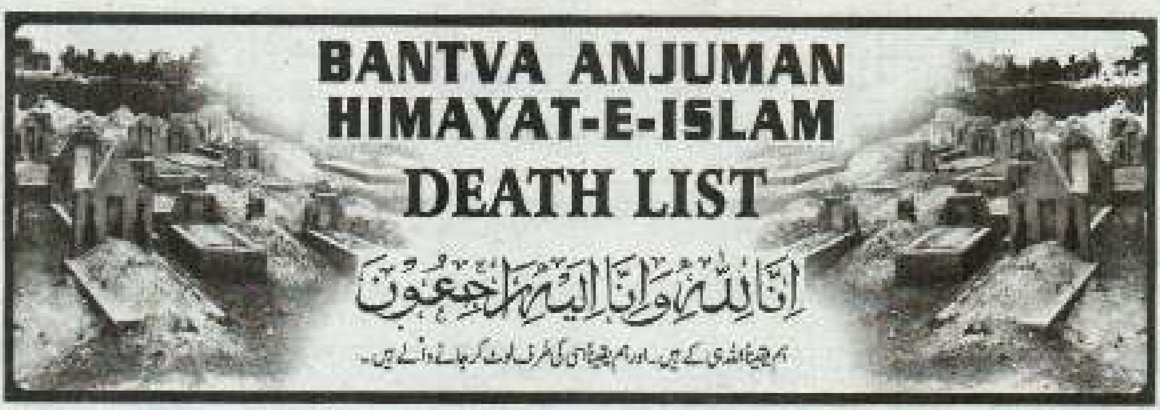

BANTVA ANJUMAN HIMAYAT-E-ISLAM

DEATH LIST

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

[illegible]

1st November to 30th November 2019

Bantva Anjuman Himayat-e-Islam

Contact No. 32202973 - 32201482

S.No.	Date	Name	Age
1	05-11-2019	Zubeda Ismail Karnolwala w/o. Ahmed Saleh Muhammad Kapadia	86 years
2	06-11-2019	Zarina Noor Muhammad Ozri widow of Muhammad Yunus Moosani	70 years
3	07-11-2019	Abdul Ghaffar Ahmed Haji Usman Kapadia	70 years
4	08-11-2019	Zohra Saleh Muhammad Dada w/o. Ilyas Balagamwala	83 years
5	09-11-2019	Haji Muhammad Yunus Rehmatullah Bhuri	75 years
6	11-11-2019	Ishaq Adam Dungargadhwala	85 years
7	11-11-2019	Haroon Rashid Aba Ali Thanianawala	74 years
8	15-11-2019	Suleman Abdul Shakoor Durvesh	81 years
9	16-11-2019	Zarina Rehmatullah Chamdia w/o. Abu Baker Naviwala	78 years
10	17-11-2019	Zaibun Nisa Muhammad Ahmed Jangda w/o. Muhammad Hashim Polani	73 years
11	18-11-2019	Haroon Rashid Jan Muhammad Dojki	69 years
12	19-11-2019	Hanifa Ismail Nini w/o. Suleman Bhuri	81 years
13	21-11-2019	Fatima Aba Umer Kasbati widow of Muhammad Vakriwala	78 years
14	21-11-2019	Ahmed Iqbal Modi	15 years
15	22-11-2019	Kulsoom Haji Habib Dhisidia w/o. A.Razzak Mesia	75 years

S.No.	Date	Name	Age
16	24-11-2019	Zohra Adam Polani widow of Kasim Dojki	82 years
17	25-11-2019	Zaibun Nisa Aba Tayyab Kasbati widow of Abdul Sattar Khanani	78 years
18	26-11-2019	Afroze Abdul Karim Kaya w/o. Allah Rakha Tayyab Jangda	79 years
19	27-11-2019	Anisa Abdul Habib Nathani w/o. Abdul Karim Kasam Moosani	67 years

بانٹوا میمن برادری کے مرحومین کی

فاتحہ سوئم کے سلسلے میں

مردوں کے لیے مسجد میں صبح کا وقت اور خواتین کے لیے دوپہر تین بجے کے بعد رہائش گاہ پر مقرر کیا جائے۔

قیام 1916ء بانٹوا (انڈیا)　قیام 1948ء کراچی (پاکستان)

بانٹوا انجمن حمایت اسلام

چوبیس گھنٹے خدمت کے لئے کوشاں

ضروری گزارش

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے میت کے غسل، کفن اور قبرستان لے جانے کے لئے بسوں کی سروس چوبیس گھنٹے موجود ہے۔ یہ خدمت بانٹوا میمن برادری کے علاوہ دیگر تمام برادریوں کو سہولتیں دی جاتی ہیں۔ اس کے لئے ٹیلی فون نمبر پر دن رات میں کسی وقت رابطہ کرسکتے ہیں۔ اس نیک کام کے لئے چار بسیں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ شادی بیاہ پر شادی ہال پر مہمانوں کو لے جانے کے لئے بسوں کی بکنگ کی جاتی ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ

عبدالعزیز ایدھی

اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا انجمن حمایت اسلام

فون نمبر: 32202973 - 32312939

پتا: کالیا سینٹر گراؤنڈ فلور، نواب مہابت خانجی روڈ، بالمقابل کھارادر جنرل اسپتال کراچی

બાંટવા મેમણ જમાઅત (રજી.) કરાચીનું મુખપત્ર

મેમણ સમાજ

ઉર્દુ-ગુજરાતી માસિક

Memon Samaj

Urdu-Gujrati Monthly

THE SPOKESMAN OF
BANTVA MEMON JAMAT
(REGD.) KARACHI

માનંદ તંત્રીઃ
અલીમોહંમદ
(હાજી બાબા) ખાનાણી

પ્રકાશકઃ
ઈમ્તીયાઝ
અબ્દુલ ગફ્ફાર બીદુ

Graphic Designing
A. K. Nadeem
Hussain Khanani
Cell : 0300-2331295

Printed at : City Press
Muhmmed Ali Polani
Ph : 32438437

December 2019 Rabi-ul-Sani 1441 Hijri - Year 64 - Issue 12 - Price 50 Rupees

તેં રચી મેઅરાજ છે

જનાબ 'મુનશી' ધોરાજવી

સર્વ પ્રશંસા અને તારીફ તારે કાજ છે,
તારા હાથોમાં જ અમ સૌ બેકસોની લાજ છે

તેં જ 'કુન' કહીને કર્યાં છે સર્વ જીવોને જીવંત,
વિશ્વનું કણ-કણ ઈલાહી તુજ કને મોહતાજ છે

જેને તું અર્પી દે ઈઝઝત, એ સફળતાને વરે !
એ બને હડધૂત, જે બંદાથી તું નારાજ છે.

તેં નમાઝો દ્વારા સૌને આપ્યું ઉત્તમ ઈનામ,
અમ ગુનાહગારોના કાજે તેં રચી મેઅરાજ છે.

શ્વાસની પ્રત્યે ગતિમાં તું જ છે રબ્બે જલીલ,
તારી કુદરતનો ભલા કેવો અકળ અંદાજ છે

વિશ્વના શાહોને માથે તાજ ધરનારો છે તું,
તું પ્રત્યેક શાહોનો શાહ છે તે છતાં બેતાજ છે.

તારી ઈચ્છા વિણ ન ધ્રૂજે પાંદડું હલચલ કરે !
તુજ કરમને કારણે 'મુનશી'ની રૈ' મે લાજ છે

સર બલન્દી

અ. સત્તાર 'દર્દ' કાઝમાણી (મર્હૂમ)

જગતના આશરા સઘળા ભુલાવીને બેઠો છું
દરે એહમદ ઉપર પાલવ બિછાવીને હું બેઠો છું

મદીનાના પથિકની ચાકરી બસ ધ્યેય છે મારૂં
એ કારણ પંથમાં આંખો બિછાવીને હું બેઠો છું

કદમ મૂકી નથી શકતું તિમિર નફરતનું અંતરમાં
નબીની પ્રિતના દીપક જલાવીને હું બેઠો છું

તુફૈલે-મુસ્તફા દિલથી મિટાવી શિર્કના ચિન્હો
ખુદાઓ વહદહુથી લો લગાવીને બેઠો છું

ગુલામે મુસ્તફાના પગની રજ માથે ચઢાવીને
હુકુમત શાહોના દિલ પર જમાવીને હું બેઠો છું

બહારો કેમ અદબ વાળી ન ઊભે મારા આંગણમાં
મદીનાનું ચમન દિલમાં વસાવીને હું બેઠો છું

મુકદ્દર સર બલન્દીને વરે ના 'દર્દ' કાં મારૂં
દરે ખયરૂલ બશર પર સર ઝુકાવીને હું બેઠો છું

અજમાવી જુઓ

- માલિશ કરવાથી મૂડ સુધરે છે, થાકેલા સ્નાયુઓને રાહત મળે છે. લોહીનું પરિભ્રમણ સુધરે છે અને શરીરમાં રહેલા ઝેરી તત્વો નીકળી જાય છે.
- નિયમિત માલિશ કરવાથી ત્વચા નિખરે છે.
- માલિશ કરતી વખતે રૂમનું તાપમાન હૂંફાળ હોવું જોઈએ.
- ફોનનું રિસિવર નીચે મૂકી દો, જેથી કોઈ ખલેલ ન પહોંચે. ઈચ્છો તો હળવું સંગીત સાંભળી શકો છો.
- રૂમમાં આછો અજવાસ હોવો જોઈએ.
- ઢીલા વસ્ત્રો પહેરવા જોઈએ.
- તમારી નજીક ઈચ્છા મુજબનું તેલ રાખીને તેના વડે માલિશ કરો.
- ગરદન અને બાવડાની માલિશ કરવાથી માનસિક તણાવ ઘટે છે અને ડોક પર કરચલીઓ નથી પડતી.
- માથાની માલિશ કરવાથી બાવડા પરની વધારાની ચરબી ઘટી જાય છે.
- ચહેરાની માલિશથી કરચલીઓ દૂર થાય છે. તર્જની અને બીજી આંગળીઓને નાકની કિનારીથી ગળાના હાડકા સુધી અથવા જડબાના પાછળના ભાગ સુધી થોડીવાર ફેરવો.
- કાનની પાછળ હવે હાથ દબાવો, આવું બે વાર કરો. જડબાંના બહારના ભાગેથી કાન સુધી ચપટી લો. આવું બે વાર કરો.
- હાથની માલિશથી આંગળીઓ મજબૂત અને સુંદર બને છે. આંગળીઓને શક્ય તેટલી ફેલાવી લો. પછી મુઠ્ઠી વાળીને જલ્દી જલ્દી મુઠ્ઠી ખોલો અને બંધ કરો.
- એક હથેળીને બીજા હાથથી પકડો અને અંગૂઠા વડે ગોળાકારે માલિશ કરો, બીજી હથેળી પર આ પ્રક્રિયા કરો.
- હાથના પંજા પર, નખથી કાંડા સુધી ધીરે ધીરે માલિશ કરો.
- એક હથેળીને બીજાં હાથથી પકડો અને અંગૂઠા વડે ગોળાકારે માલિશ કરો. બીજી હથેળી પર આ પ્રક્રિયા કરો.
- હાથના પંજા પર, નખથી કાંડા સુધી ધીરે ધીરે માલિશ કરો.
- પેટ અને કમરના ભાગે જોરથી ચૂંટી લેતા માલિશ કરો. સગર્ભા સ્ત્રીઓને આ પ્રકારે માલિશ કરવું નહિ. ડાબી હથેળીની નાભિની ચારે બાજુ ગોળાકારે માલિશ કરો.

* * *

"મેમણ સમાજ"

બાંટવા મેમણ બિરાદરીના
દરેક ઘરમાં "મેમણ સમાજ"
માસિક હોવું અને વાંચવું જરૂરી છે.
બાંટવા મેમણ જમાતની પ્રવૃત્તિઓ
અને બિરાદરીમાં થતી સગાઈ,
શાદી અને મરણ નોંધનો પૂરો
રિપોર્ટ છાપવામાં આવે છે.

મેમણી કહેવતો

સંશોધન અને સંકલન: ખત્રી ઈસ્મતઅલી પટેલ

મેમણ, કચ્છી તેમજ અન્ય ગુજરાતી બિરાદરીઓને સામાજીક અને સામુહિક રીતે પરસ્પર જોડતી ગુજરાતી સંસ્કૃતિના જાહેર જીવનના પ્રવાહો, બનાવો, આઘાતો, અનુભવોમાંથી ઉદભવેલી કહેવતો, કેટલી સચોટ, સંપૂર્ણ અર્થકારક તેમજ સંભવિત બનાવ પર બંધબેસતી આપણા બહુજ ઓછું ભણેલા વડીલો/બુઝુર્ગોએ સર્જીને આપણને અર્પી ગયા. એમાંની અમુક મેમણી ભાષામાં આપના કરકમળમાં પ્રસ્તુત છે:

ઉતાવળે આમા ના પકન

જરૂરત કરતાં ઓછા સમયમાં કામ પાર પાડવાની ઉતાવળીયા કોશિષો કરવાથી કામમાં નાકામી સાંપડતા આ કહેવત બોલવામાં આવે છે.

કનમેં વાલ થીની

કોઈ પણ દર્દ માટે અકસીર ઈલાજ સૂચવતી વેળા એ ઔષધની ઉપયોગીતાનું મહત્વ વધારવા બોલાય છે.

કીડીકે પખ આવ્યા

પોતાની હેસીયતથી ઉપરવટ જઈ બીજાઓ સામે બણગાં ફૂંકનાર માટે કહેવાય છે.

કાજીકે સજે શહેરજી ફીકર

દરેકની વાતમાં માથું મારી બીજાઓને પોતાના સૂચનો સમેત સંભળાવનારને કહે છે.

કોથળેમાંથી બીલાડો કઢનું

કોઈ મોટા કામનું અણધાર્યું બદૂક પરિણામ બહાર આવતાં એને લોકો આ ઉપમા આપે છે.

કુંભારજો ગુસ્સો ગધેડે મથે

કુંભારનો એની ઢેરી સાથે ઝગડો થયો હોય તો એ એના ગધેડા પર એનો ગુસ્સો ઉતારશે. ઉપરી અધિકારી ઓફિસમાં હાથ નીચેના માણસને ધમકાવે તો એ એના હાથ નીચેના નોકરને વગર વાંકે બૂરૂં-ભલું કહે, તેવા સંજોગો માટે આ કહેવતનો ઉપયોગ થાય છે.

કન કપી અચનું

કોઈ ધારણાં કરતાં પણ વધારે સારૂં કામ કરી દેખાડે, એની તારીફ માટે આ બોલાય છે.

કરે કોક, ને ભરે કોક

કોઈ એક જણનો દોષ, બીજા કોઈના માથે પડતો હોય અને એ બીજો ભોગવતો હોય ત્યારે આ કહેવતનો ઉપયોગ થાય છે.

કછમેં છોકરો ને ગામમેં ગધેડો

પોતાના કબ્જામાં હોવા છતાં, બીજે ઠેકાણે શોધખોળ કરવી, બલ્કે ગામ આખાને માથે ઉપાડી લેવું, એવી સ્થિતિ સર્જાય ત્યારે આ કહેવત બોલવામાં આવે છે.

કુતેજી પૂંછડી વાંકીજી વાંકી જ હોય

કોઈને લાખ સમજાવ્યા છતાં ન માને, હઠીલો બની રહે, ભલે નુકશાન ભોગવે, છતાંય ન માને, એવા જીદ્દી શખ્સના સ્વભાવ માટે આ મીસાલી કહેવત વપરાય છે.

ઉંદર ફુંકુ મારી મારીને ખાય

છળકપટથી સીધા માનવીને ફોસલાવી ફોસલાવીને પોતાનો સ્વાર્થી હેતુ પાર પાડનારને કહેવામાં આવે છે.

ઉધારજી મા મરે

ઉધાર ન આપનાર નાનો મોટો કોઈ પણ દુકાનદાર, ગ્રાહકો સમક્ષ આ કહેવતનો છૂટથી ઉપયોગ કરે છે.

ઉમરૂં પક્યું ને અકલું મારી વીયું

મોટી ઉમરનો કોઈ વડીલ શખ્સ કોઈ મૂર્ખાઈ કરી બેસે તો એને પસ્તાવો આપવા માટે આમ બોલાય છે.

આંવ અજ તાં સેવીયું ખાધુમ થાં

સેવીયું ન ખાધી હોય તો પણ ખાધી હોવાની ખોટી ડંફાશ કરનાર આ કહેવત કહે છે.

ખેનું ઉનજો ખોદનું

કોઈનું ખાઈને એનું ભલું ઈચ્છવાને બદલે એની નિમકહરામી કરનાર માટે કહેવાય છે.

ખડ્ડેમેં ઉતારી ડીનું

કોઈને દગાફટકાથી નુકશાનીના ખાડામાં ઉતારી દેનાર દુષ્ટ માનવીની મીસાલ છે.

અઈંક પીઅણજી અઢોજ થીનો, બીયો કુરો થીનો

કોઈ પણ કામનું પરિણામ પામી લીધા છતાંય વારંવાર એનો વધુ લાભ મેળવવા મીથ્યા પ્રયાસો કરનાર લાલચુ શખ્સ માટે આ કહેવત વપરાય છે.

આઢો ખાઈને વાસે પુઠું

કોઈ માણસ યા કોઈ કામ પાછળ લગાતાર પડયા રહેવું, દમ ન ભરવું એ માટે બોલાય છે.

અક્કલમંદકે ઈશારો કાફી હોય

બુદ્ધિવાન માનવી જરા જેટલી વાતમાં જ એનો સાર સમજી જતાં આમ કહેવાય છે.

કીતરે વીએં ઓ વીન

કોઈ વસ્તુની હકીકત સમજાવવા યા કોઈની બુદ્ધિ ચકાસવા માટે આ કહેવત ઉપયોગી છે.

કમજોરકે ગુસ્સો બહુ

શરીરે દુબળો માણસ બહુજ ગુસ્સે થાય ત્યારે સાંભળનાર એને એમ કહે છે.

કોયલેજી દલાલીમેં હથ કારા થીન

કોઈ પણ કામમાં વળતરરૂપે નફો ન દેખાતાં કામ કરનાર, આ કહેવત ઉચ્ચારે છે.

કણા કાલેમેં, ને પીણો મુબારક

કોઈ પણ કામનું હજુ મંડાણ પણ ન થયું હોય અને ખ્યાલોમાં સોનાના ખઝાના શેખચલ્લી જેમ જોનાર શેખીખોર માટે કહેવાય છે.

કીડાં દુબરેજે વરે વીયાહ હીન

હૈસીયતવાળા પાસેથી ઓછો લાભ લીધો હોય તો વધારે લાભો મેળવવા માટે કમર કસવાની સલાહરૂપે આ કહેવત ઉપયોગમાં લેવાય છે.

અક્કલજો ઓથમીર, મંગાયાવાય ભાજી, ને ગીની આવ્યો કોથમીર

કોઈ કામસર મોકલેલ જણ, એકને બદલે કોઈ ભળતું બીજું જ કામ કરી આવે ત્યારે એને કામ પર મોકલનાર માણસ અફસોસ વ્યકત કરવા આ કહેવત સંભળાવે છે.

ઓળખીતો બીપારી બો હીસા વધારે મારે

ઓળખીતો દુકાનદાર, ટેકનીશીયન, હુન્નરમંદ, ઓળખાણવાળાને, જાણપીછાણની આડમાં બીજા કરતાં પણ વધારે પૈસા લઈ લ્યે તો ભોગ બનનાર આ કહેવતમાં બળતરા કાઢે છે.

અખમેં કમરો હોય તાં બધે પીળો ડીસાય

જેમની નજરમાં ગંદકી ભરેલી હોય છે તેને આખી દુનિયા ગંદી નજર આવે છે.

કચ્યો કપનું

બેખબરીમાં, ઉતાવળમાં કે પછી દોઢ ડહાપણ કરવામાં ભારે નુકશાન ભોગવનાર અફસોસ સાથે આ કહેવતને યાદ કરે છે.

કુળ તે ધુળ

કોઈ નામવર આબરૂમંદ કુળનો કોઈ ફર્દ દુષ્ટકાર્યથી ખાનદાનનું નામ નષ્ટ કરે ત્યારે લોકો મજકુર દુષ્ટને મલામત કરતાં કહે છે.

કર હાવો, થી બાવો

નાના ઝઘડાઓમાં કોર્ટે ચડનાર ઊંડા ખર્ચમાં ઉતરી બરબાદ થઈ જાય છે ત્યારે કોર્ટે ચડનાર માટે આ કહેવતનો ઉપયોગ થાય છે.

હીડાં આસમાન ટુટી પીયો

કોઈ મોટા નુકશાનના બદલે મામુલી નુકશાન થયું હોય ત્યારે નુકશાન વેઠનાર બીજાઓને આ કહેવત કહે છે.

આલે જે બદલે માલો

બતાવેલ કામને બદલે ભળતું જ કામ કોઈ કરી આવે ત્યારે લોકો આમ કહે છે.

ખીસ્સાં ખાલી ભરમ ભારી

ખરી સ્થિતિ કરતાં મોટાં અને ખોટાં દેખાવ કરનાર સામે દર્પણ દેખાડતી કહેવત છે.

ખાળ તે ડૂચા, ને દરવાજા ઉઘાડા

મોટી રકમો વગર વિચાર્યે ખર્ચી નાખવી અને નાની રકમના ખર્ચાઓમાં લોભ કરનાર માટે લોકો આ કહેવતનો ઉપયોગ કરે છે.

આંય ગુજર બનો તાં, બીયો હુરેલાય ના વજે

એવા ભોળાભાળા ન બનો કે, કોઈ તમને આખેઆખો ચાવી જાય.

અંધે મેં કાણું રાજા:

કશું ન જાણનારા વચ્ચે થોડું-ઘણું જાણનાર એમનો રાજા લેખાય.

અંધે વટે રૂણું, ને અખીઉં ખોયણીઉં:

બેઅક્કલ પાસે અક્કલની ઘેરી વાતો કરવી બેકાર છે.

અંધે જો વા પાંસરો:

કોઈનું આકસ્મિક રીતે કોઈ કામ પાર પડી જાય તે વખતે બોલાય છે

અંધે વિના હલે ના, અને અંધો સૂઝાય ના:

અણગમતા વગર ચલાવી ન શકાય ત્યારે બોલાય છે

અંધારેમેં કાંગ કુટાણી:

અજાણતામાં ઓચીંતું કોઈ અવનવું

કાર્ય થઈ જતાં આમ કહેવાય છે.

કન્નેં ભીંસો ભરેલો હાય

કોઈ જણ ધ્યાનથી કોઈની વાત ના સાંભળે અને ઘડી ઘડી સવાલો પૂછે ત્યારે આ કહેવત વપરાય છે.

કાયાજ હરામજી થીવી હાય

કોઈ માણસ કોઈ કામ કરવામાં આળસ કરી બેઠો રહે, ત્યારે લોકો એના માટે બોલે છે.

કમ હાય ના, હલકે શીખાય તો

અજાણ્યો કામનો કોઈ શખ્સ કોઈ નવું કામ જલ્દી શીખી, અનુભવી બની જાય ત્યારે આમ કહેવાય છે.

મતલબ હોય તાં, સાકા સાકા કરે

મતલબી માણસ કામ પડે તો કામ કઢાવવા સામેવાળાની ખુશામદ કરે ત્યારે આ કહેવતનો ઉપયોગ કરાય છે.

ખીર જો ખીર, ને પાણી જો પાણી

સાચું-ખોટું શું છે એનું પારખું કરવા જો કદમ ભરવામાં આવે ત્યારે એ માટે બોલાય છે.

ખીરમાંથી પુરા કઢના

નાની નાની વાતો, યા સાવ મામુલી કામોમાં ખોટી માથાકોડી કરનાર માટે આ કહેવત પ્રચલિત છે.

ભર્યાં તાંઉ હોશ હવર ભરૂં, ઝડાંજે એડૂંસ થીયે હુકાં હલ્યા વીનું

વિરોધ કર્યા વગર હુકમ બજાવી લાવનારાઓ ચીડીના ચાકર જેમ પોતાની વફાદારીઓ દર્શાવવા પોતાના માટે ઉપરોક્ત કહેવતનો ઉપયોગ કરતાં રહે છે.

ખીરજો બરીયો છાય ભી ફૂંકી ફૂંકીને પીયેઃ

કડવા અનુભવથી દઝાયેલો, દરેક કામ બહુજ ચીવટપૂર્વક કરે ત્યારે લોકો આ કહેવતની મીસાલ આપે છે.

ઓળખાણ તાં ખાણ હાય

ખાણને વધુ ખોદતાં વધુ ફાયદાઓ થાય તેમ ઓળખાણને પણ વધુ ફેલાવવાથી વધુમાં વધુ ફાયદાઓ હાસીલ કરી શકાય છે.

અજ તાં ખુદી આતમ હાય

દુકાનદારનો ધંધો થયો ન હોય અને કોઈ, ધંધો કેમ છે ? એ પૂછી લ્યે તો દુકાનદાર જવાબમાં આમ ઉચ્ચારે છે.

વાયણી ફુંગે તે ખીલે

જેનામાં અક્કલનો છાંટો પણ ન હોય એ, કોઈ અક્કલમંદની હાંસી ઊડાવે અને એના કામમાં ખામીઓ કાઢે ત્યારે લોકો તેના વિષે આ મીસાલ આપે છે.

પે કરનાં પુતર સવાયો

બાપ કરતાં એનો બેટો વધુ હોશીયાર અને તેજ હોય તો લોકો આ કહેવતનો ઉપયોગ કરે છે.

'મેમણ બુલેટીન' ૧૯૭૦-૧૯૮૦
'મેમણ સમાજ' ૧૯૭૨-૧૯૭૪
'મેમણ ન્યુઝ' ૧૯૮૦

"મુજી પ્યારી કોમ મેમનજી"

મેમન ઇસ્માઇલ "દરવેશ"

Late Ismail Durvesh

મુંજી પ્યારી કોમ મેમનજી
આય ભારી કોમ મેમનજી

જડેસે ઈસ્લામ ગીની આયા
કાયમ ઈ શાન ગીની આયા
પ્યારો નામ ગીની આયા
બની સારી કોમ મેમનજી—મુંજી

સદાસે હી અઈન અગ્યા
વણી શાન સે હી વધ્યા
નીશાને ફતહકે પુજયા
કડે ન હારી કોમ મેમનજી—મુંજી

આય ઈન્તે ખુદાજી રહેમત
ખુદા કે પસંદ ઈનજી આદત
આયે મશહૂર ઈન્જી સખાવત
એહી ન્યારી કોમ મેમનજી

મુંજી પ્યારી કોમ મેમનજી
આય ભારી કોમ મેમનજી

"આંઉ સદા મેમન અયાં"

મેમન ઇસ્માઇલ "દરવેશ"

આય મઝા મેમન અયાં
શુકે ખુદા મેમન અયાં

મુજે ખબર પુછો અગર
આંઉ સદા મેમન અયાં

હા મુસ્લમાન અગ્યા અગ્યા
પુકથા પુકથા મેમન અયાં

હીનેજી આન હીનેજી શાન
શોભે સભા મેમન અયાં

છાપ અલગ તે ઢબ અલગ
ખુશ અદા મેમન અયાં

"દરવેશ" ઈ ગાલ મઝેજી
ખુદા ખુદા મેમન અયાં

પાંજી બોલી,
મેમણી બોલી
નાંય ઈન્સે,
મીઠી કોઈ બોલી
ગર્વસે બોલો,
મેમણી બોલો !

ભૂલી જાવ હવે બધી રંજીશો કૌમી ભલાઈમાં

(ગઝલ)

અબ્દુલ રઝ્ઝાક ફુલી

મનાવી લો, મનાવી લો, થોડું નમતું જોખીને
મનાવી લો, મનાવી લો, ભૂલોની માફી માંગીને
મનાવી લો, મનાવી લો, ફાટાના વીર બહાદુરોને

તુટી પડવા તૈયાર મેદાને જંગમાં અલ્લાહના મુજાહીદો
કોશીશ કદી કરો નહિં, પુરવા બંધ ગલીમાં શેરોને
ધ્યાનમાં લો, ધ્યાનમાં લો, ફાટાના વીર બહાદુરોને

કરી દફની બધી ભૂલો ને અવગણનાઓ ભૂતકાળમાં
ભૂલી જાવ હવે બધી રંજીશો કૌમી ભલાઈમાં
કહી દો કહી દો, ફાટાના વીર બહાદુરોને

નથી ઈચ્છતા સોંપવા ખંડેરો અમારા વારસોને
બનાવો સર્વત્ર યાદો, કરી ઊભા મિનારે પાકિસ્તાન
સંભળાવી દો, સંભળાવી દો, ફાટાના વીર બહાદુરોને

દૂર બેઠો દુશ્મન દેખી ન શકે, પાકિસ્તાનની ખુશહાલી
કાળી મધ-રાતે શકરો ટાપી બેઠો ખીજડાની ડાળે
ચેતાવી દો ચેતાવી દો, ફાટાના વીર બહાદુરોને

ઉગશે નવો સૂરજ ભા-રઝ્ઝાક નવી રોશનીમાં
ગાશે ગીતો ચોમેર સદા લોકો તમારી શુરવીરતાના

શીખના હૈ તો યહ શીખો

કડવા બોલના મત શીખો,
બોલ શકો તો મીઠા બોલો
દિલ જલાના મત શીખો,
બતા શકો તો રાહ બતાઓ
આગ લગાના મત શીખો,
કમા શકો તો દુઆઓંકો કમાઓ

ફરિયાદ

હબીબ જસદણી (મર્હુમ)

હૈયાની વાત હોઠે એ લાવી શકાય ના....
અંતર વ્યથાને અશ્રુથી ઠારી શકાય ના....

દુશ્મનના કડવા ઘૂંટ ઉતારું છું તે છતાં...
અમૃત આપે નિજના તો એ પી શકાય ના....

[illegible] મુખેથી એની કરું શું વગોવણી.....?
સંયમમાં શું મેં વેઠ્યું ગણાવી શકાય ના....

નિજના ગણ્યા મેં જેને થયા એજ વેરીઓ
આપ્યા છે એવા ઝખ્મ જે ભૂલી શકાય ના....

કાંટા તો આપે કષ્ટ એ કાંટાનો ધર્મ છે
ફૂલ જો આપે કષ્ટ તો જિરવી શકાય ના

મારી ગઝલ સુણી એ મહાશય વદ્યો 'હબીબ'
એવું લખો છો આપ, ઉથાપી શકાય ના...

મફત મોબાઈલ (SMS) સર્વિસ

બાંટવા મેમણ બિરાદરીની મહત્વના સમાચાર અને બીજી માહિતીઓથી જાણકાર રહેવા આપ આપના મોબાઈલમાં રાઈટ Messageમાં જઈને **Follow BMJNEWS** લખો અને **40404**ને સેન્ડ કરી દયો. (મોકલી આપો.) બિરાદરીની પળેપળની જાણકારી આપને સેંકડોમાં મળતી રહેશે.